بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صراطِ مستقیم

رہنمائے اساتذہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب	....	صراطِ مستقیم
تالیف	....	تحقیقی ٹیم (ہمارے بچے)
ناشر	....	الہدٰی پبلی کیشنز اسلام آباد
ایڈیشن	....	اول
تعداد	....	3000
تاریخ اشاعت	....	جولائی 2011ء، شعبان 1432ھ
ISBN	....	
قیمت	....	

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

برائے رابطہ

اسلام آباد: 7۔اے کے بروہی روڈ، H-11/4 اسلام آباد، پاکستان

فون : +92-51-4436140-3, +92-51-4434615

salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com,   www.farhathashmi.com

کراچی سیلز آفس: A-30 سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان۔

فون: +92-21-34528547-8

کینڈا : 5671 McAdamRd, Mississauga Ontario,L4Z IN4 Canada

فون: (905) 624-2030, (647) 896-6679

www.alhudainstitute.ca

امریکہ: PO Box 2256, Keller, TX762 44

فون: (817)-285 -9450 (480)-234-8918

alhudaonlinebooks@ymail.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	سبق نمبر1 : قرآن مجید ہدایت کی کتاب	1
2	سبق نمبر2 : الحمدللہ	11
3	سبق نمبر3 : صراطِ مستقیم	18
4	سبق نمبر4 : متقی کون؟	26
5	سبق نمبر5 : بیمار دل	33
6	سبق نمبر6 : جنت	39
7	سبق نمبر7 : آسمان ایک چھت اور زمین فرش	45
8	سبق نمبر8 : مچھر	51
9	سبق نمبر9 : آدم علیہ السلام پہلا انسان	57
10	سبق نمبر10 : شیطان کا تکبر	62
11	سبق نمبر11 : التَّوابُ الرَّحیم	70
12	سبق نمبر12 : غم و خوف	77
13	سبق نمبر13 : اللہ سے وعدہ	84
14		

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آپ ﷺ کہہ دیجئے

بے شک میری نماز، اور میری ساری عبادت
اور میرا جینا اور میرا مرنا، یہ سب خالص اللہ ہی کے
لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کا کوئی
شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب
ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔

(الانعام:23-122)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 1 قرآن مجید ہدایت کی کتاب

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ ہر مسلمان کی زندگی میں قرآن مجید کی اہمیت کو جان لے۔

☆ قرآن مجید کے پیغام کی افادیت کو سمجھ جائے کہ یہ ہماری ہدایت کے لیے آئی ہے۔

☆ قرآن مجید کا احترام اور قرآن مجید پڑھنے کے آداب سیکھ جائے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ قرآن مجید ہماری ہدایت کی کتاب

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ **خاکہ کا دورانیہ:** 15 منٹ

درکار اشیاء: اسکٹ (skit) کے لیے:

ایک مسالہ پیسنے والی مشین، ایک استری، کچھ کپڑے، کچھ پھل اور دودھ، قرآن مجید کا ایک نسخہ، کچھ مختلف اشیاء کے ساتھ ملنے والی ہدایات کے کتابچے۔

سبق کے لیے: مختلف کتابیں، فلیش کارڈز، اور قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ اسکٹ (skit) کی پہلے سے اچھی طرح تیاری کر لینا صحیح پیغام پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

نوٹ: کُتب: ''علوم القرآن'' از ابو ہشام، ''فضائلِ قرآن'' از اقبال کیلانی

آڈیو: ''ہم قرآن کیوں پڑھیں'' از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

❖ سلام سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

❖ دعا پڑھائیں: بچو! جب بھی ہم کچھ سیکھنا شروع کرتے ہیں تو پہلے دعا پڑھتے ہیں۔ اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو جاتی ہے اور ہمیں ہر بات اچھی طرح سمجھ آتی ہے۔ یاد بھی جلد ہو جاتی ہے۔ عمل کرنے کو بھی دل چاہتا ہے۔ تو میں ہر کلاس کے آغاز میں یہ دعائیں پڑھوں گی اور آپ سب دعا کے وقت اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائیں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ اٹھایا کرتے تھے۔

(استاد اشارے سے کر کے دکھائے)

- ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِيo وَيَسِّرْ لِي أَمْرِيo وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيo يَفْقَهُوا قَوْلِيo﴾ (طٰہٰ:25-28)
- ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًاo﴾ (طٰہٰ:114)
- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

❖ خاکہ (skit) : ''قرآن مجید ہماری ہدایت کی کتاب ہے''۔

خلاصہ: دو لوگ لاعلمی میں مختلف مشینوں کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس کو غلط استعمال کیا اور وہ اپنی کوشش میں ناکام ہو گئے۔ ایک اور ساتھی نے مداخلت کی اور ان کو ہدایات کے کتابچے کے بارے میں بتایا کہ دراصل اس کا کیا کام ہوتا ہے۔ پھر اس نے ان دونوں کو سمجھایا کہ جس طرح ہر مشین کے ساتھ ہدایات کا ایک کتابچہ ہوتا ہے، ہم انسانوں کے لیے قرآن مجید ہدایت کی کتاب ہے۔

کردار: تین سہیلیاں: صائمہ، طاہرہ، سعدیہ۔

صائمہ اور طاہرہ کمرے کے اندر آتی ہیں (دونوں آپس میں باتیں کر رہی ہیں)۔ وہاں کمرے میں کچھ پھل اور دودھ، استری، مسالہ پیسنے والی مشین اور کچھ کپڑے رکھے ہیں۔

صائمہ: دیکھو! سعدیہ کا کتنا کام ابھی رہتا ہے۔

طاہرہ: ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنی چاہئے۔ کیوں نہ ہم اس کا کچھ کام کر دیں۔ جب وہ آئے گی تو کتنی خوش ہو گی کہ ہم نے اس کا سارا کام کر دیا۔ (طاہرہ استری اٹھاتی ہے اور اس کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتی ہے)

صائمہ: ارے! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ کپڑے استری کیوں نہیں کر رہی؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طاہرہ: دراصل مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا کہ اس کے استعمال کا صحیح طریقہ کیا ہے، کیونکہ یہ ہمارے گھر کی استری سے مختلف ہے۔

صائمہ: اچھا اس کو چھوڑ دو۔ اس کی بجائے ملک شیک بنا لیتے ہیں۔ سعدیہ آئے گی تو مل کر پئیں گے۔

طاہرہ: (آگے بڑھتی ہے اور مسالہ پیسنے والی مشین اٹھا کر لاتی ہے) مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا!! اس میں ملک شیک بنے گا کیا؟

صائمہ: سعدیہ نے اتنی مشکل چیزیں کیوں رکھی ہیں؟

(سعدیہ کمرے میں داخل ہوتی ہے)

سعدیہ: السلام علیکم! بھئی تم لوگوں نے کمرے میں چیزیں کیوں پھیلا رکھی ہیں؟

طاہرہ: ہم نے کیا پھیلا رکھی ہیں؟ ہم نے تو سوچا کہ تمہاری کچھ مدد کر دیں، لیکن ان کو کیسے استعمال کرنا ہے، سمجھ میں ہی نہیں آ رہا۔

صائمہ: واقعی! تم ان کو کیسے استعمال کرتی ہو۔ ہم تو ڈر رہے تھے کہ اگر غلط چلا دیا تو کچھ خرابی نہ ہو جائے۔

سعدیہ: (مسکرا کر) شروع میں مجھے بھی ایسا ہی لگتا تھا!!!

صائمہ: دیکھو! اس استری کو کتنا گرم رکھنا ہے، کہاں سے دیکھوں؟ (وہ استری اٹھاتی ہے اور اس کو دکھاتی ہے)

طاہرہ: ہاں اور دیکھو ملک شیک کس میں بنے گا؟ (وہ ملک شیک کی مشین اور مسالہ پیسنے والی مشن کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے)

سعدیہ: (سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے) تم دونوں یہ کیسے کام کرتی رہی ہو؟

صائمہ اور طاہرہ: کیا... ہم نے کیا کیا ہے؟

سعدیہ: دیکھو! ہر مشین کا اپنا ایک کام ہوتا ہے اور اس کو اسی کام کے لیے استعمال ہونا چاہیے جس کام کے لیے وہ بنائی گئی ہے۔ ہر مشین کے ساتھ ایک چھوٹا سا کتابچہ ہوتا ہے، وہ بتاتا ہے کہ اس مشین سے کیا کام لینا ہے اور کیسے کام لینا ہے۔

طاہرہ: اوہ! تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم جب بھی کوئی مشین استعمال کریں تو استعمال سے پہلے اس سے متعلق کتابچے کو پڑھ لیں کہ اس مشین کو استعمال کیسے کرنا ہے؟

صائمہ: تمہارا مطلب یہ ہے کہ متعلقہ کتابچے کی مدد ہی سے ہم مشین کو صحیح طریقے پر استعمال کر سکیں گے اور اس طرح سے کام بھی صحیح طریقے سے ہو سکتا ہے۔

سعدیہ: جی ہاں! اب دیکھو! یہ استری کا کتابچہ ہے اور یہ بتائے گا کہ اس کو کیسے استعمال کرنا ہے؟

طاہرہ: صائمہ دیکھو! اس میں کتنا آسان طریقہ لکھا ہے اس کو استعمال کرنے کا۔ (صائمہ اور طاہرہ ہر مشین کے کتابچے کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیتی ہیں)

صائمہ: اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر مشین کے ساتھ ایک کتاب بھی ملتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سعدیہ: بالکل!!

طاہرہ: میرا خیال ہے کہ مشین کے ساتھ کتاب کا ہونا ضروری نہیں!! ہم انسان بھی تو مشین کی طرح کام کرتے ہیں مگر ہمارے ساتھ تو کوئی کتاب نہیں ہوتی۔

سعدیہ: (مسکراتے ہوئے) ہمارے لیے بھی ایک کتاب ہے!!! اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں کیا کام کرنا ہے اور کیا نہیں۔

صائمہ: اچھا! واقعی! مجھے وہ دو!! تاکہ میں اپنے جسم اور ذہن سے بہترین کام لے سکوں۔

طاہرہ: ہاں ہاں! برائے مہربانی ہمیں یہ بتاؤ کہ ہمیں یہ کتاب کہاں سے ملے گی تاکہ اس پر عمل کر کے ہم غلطیاں نہ کریں۔

سعدیہ: (بچوں سے پوچھتی ہے) بچو! کیا آپ بتائیں گے یہ کون سی کتاب ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب: **قرآن مجید!**

طاہرہ: الحمد للہ! اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت کی کتاب دی تاکہ اس کو پڑھ کر اور عمل کر کے ہم صحیح کام کریں۔ (سعدیہ ان دونوں کے ہاتھوں میں قرآن مجید پکڑاتی ہے اور وہ دونوں اس کو خوشی خوشی پڑھتی ہیں)

سعدیہ: دیکھو اس میں کتنی اچھی باتیں لکھی ہیں، وہ کام ہمیں بتائے گئے ہیں جو ہم آسانی سے کر سکتے ہیں! یہ کتاب بتاتی ہے کہ ہمیں اپنی آنکھوں کو کس طرح استعمال کرنا ہے، ان سے کیا دیکھنا ہے۔ اپنے ذہن کو کس طرح استعمال کرنا ہے اور اس سے کیا سوچنا ہے۔ اور بھی بہت کچھ ہے اس میں۔

طاہرہ: سنو! میں اس کو سمجھ نہیں سکتی یہ تو عربی میں ہے۔

صائمہ: ہاں! اب ہم کیا کریں؟

سعدیہ: ابھی سے عربی پڑھنا شروع کر دو تاکہ بڑے ہونے تک تمہیں سمجھ آ جائے کہ قرآن مجید میں کیا لکھا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے کیا کہہ رہا ہے؟

اور منار الاسلام کی کلاس میں باقاعدگی سے آؤ تاکہ یہاں پر سب کچھ سیکھ سکو۔

صائمہ: آج سے میں وہ کام کروں گی جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کرنے کا حکم دیا ہے۔

طاہرہ: اور میں بھی! تاکہ میں دنیا میں بھی بہترین زندگی گزار سکوں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو۔

سعدیہ: آؤ بچو! اب ہم اپنے گروپ میں چلیں اور قرآن مجید کے بارے میں مزید سیکھیں۔

اگر استاد پہلی کلاس میں خاکہ نہ کرنا چاہے تو اس کو چند مشینیں رکھ کر سبق کے آغاز میں بھی سمجھایا جا سکتا ہے سکتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

بچوں سے خاکہ پر فیڈ بیک لیں کہ انہوں نے کیا سیکھا؟

❖ بچو! اللہ تعالیٰ کا ہم پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور پھر مسلمان بنایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا اور اپنی سب سے بڑی نعمت ہمیں دی یعنی ''قرآن مجید''۔

❖ بچو! ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کیوں دیا ہے؟ (بچوں کو جواب کا موقع دیں)۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید اس لیے دیا ہے تاکہ ہم اس کو پڑھ کر صحیح کام کریں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔

❖ بچو! قرآن کا کیا مطلب ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اس کا مطلب ہے ''بار بار پڑھنا''۔ یعنی یہ وہ کتاب ہے جس کو بار بار پڑھنا ضروری ہے۔

❖ ہم اس کو بار بار کیوں پڑھیں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ کیونکہ یہ نصیحت اور یاد دہانی ہے۔ اس لیے اسے بار بار پڑھنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے الفاظ۔ یہ کسی انسان کے الفاظ نہیں۔

اس تمام گفتگو کے دوران استاد اپنے ہاتھ میں قرآن مجید کو پکڑے رکھیں۔

❖ بچو! آپ کو پتہ ہے کہ قرآن مجید رسول اللہ ﷺ تک کیسے پہنچا؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ جی وحی کے ذریعے۔ جبرائیل علیہ السلام کلام اللہ کو رسول اللہ ﷺ کے دل پر لاتے۔ رسول اللہ ﷺ کو فوراً یاد ہو جاتا، لکھنا نہ پڑتا۔

❖ جبرائیل علیہ السلام جب وحی لے کر آتے تو اس کی مختلف صورتیں ہوتیں، کبھی گھنٹی کی سی آواز آتی، کبھی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی آواز ہوتی، رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ پسینہ آتا۔ (صحیح البخاری:2)

❖ بچو! جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو قرآن مجید کی باتیں بتانا شروع کیں تو لوگ رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہو گئے اور کہتے کہ نعوذ باللہ، ''رسول اللہ ﷺ اپنے پاس سے باتیں بتاتے ہیں۔ یہ اللہ کا کلام نہیں ہے''۔

تو پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چیلنج کیا کہ

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ.

ترجمہ: اگر تم اس چیز کے بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی تو اس جیسی ایک سورۃ ہی بنا لاؤ۔ اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو'' (البقرۃ:23)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچو!1400سال گزر چکے،آج تک کوئی ایک آیت بھی نہیں بنا سکا، پوری کتاب بنانا تو دور کی بات ہے۔

بچوں کے سامنے دوسری کتابیں مثلاً انسائیکلو پیڈیا، کہانی کی کتابیں اور سکول کی کتابوں کے ساتھ قرآن مجید رکھیں۔ باری باری ہر کتاب بچوں کے سامنے کھولتے جائیں اور ان کو بتاتے جائیں کہ یہ کتاب کس چیز کی معلومات دیتی ہے اور کس چیز کی نہیں دیتی۔

❖ بچو!ان کتابوں کو دیکھیں۔مثلاً جانوروں کا انسائیکلو پیڈیا صرف جانوروں کے بارے میں بتاتا ہے،سائنس کی کتاب اور طرح کی معلومات فراہم کرتی ہے۔انگلش اور اردو کی کتابوں کے اور مضمون ہو سکتے ہیں۔مگر کوئی کتاب ہر چیز کے بارے میں مکمل معلومات نہیں دیتی۔اسی طرح ہم جب ایک جماعت سے دوسری جماعت میں جاتے ہیں تو دوبارہ پچھلی کلاس کی کتابیں نہیں پڑھتے۔

❖ لیکن قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کو ہم بار بار پڑھتے ہیں۔یہ ایک ایسی کتاب ہے جو نہ صرف دنیا بلکہ ہماری آخرت بھی سنواتی ہے۔بچو! کوئی بھی کتاب خواہ کتنی ہی اچھی ہو وہ ہر چیز کے بارے میں معلومات نہیں دیتی اور زندگی کے ہر شعبے میں آپ کو ہدایات فراہم نہیں کرتی۔تمام کتابوں میں قرآن مجید خاص الخاص ہے کیونکہ اس کتاب میں زندگی گزارنے کے سارے طریقے بتائے گئے ہیں کہ کون سے ایسے کام کرنے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو اور کون سے کام ہمیں نہیں کرنے ہیں۔

❖ بچو!صرف قرآن مجید ہی ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی دیتا ہے۔یہ ایک مکمل کتاب ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے کہ ہم اپنی زندگی کو صحیح طریقے سے گزاریں اور آخرت کے لیے صحیح تیاری کریں۔یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جو اتنے لوگوں کو زبانی بھی یاد ہے۔

استاد قرآن مجید کو ہاتھ میں اٹھائے اور معنوں کے ساتھ کچھ آیات پڑھے۔مثلاً البقرۃ:83،اٰلِ عمران:134، لقمٰن:17۔بچوں سے بھی پڑھوایا جا سکتا ہے اور پھر ان سے ہی معنی پوچھیں۔اس سے ان میں قرآن مجید کو فہم کے ساتھ سیکھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

❖ قرآن مجید میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔قرآن مجید میں جنت اور دوزخ کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔قرآن مجید میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانی اور ان کو کیا انعام دیا جائے گا۔ان لوگوں کا ذکر بھی ہے،جنھوں نے بات نہ مانی اور وہ کیا سزا پائیں گے۔

❖ بچو! قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کے دل پر نازل ہوا تو پھر ہم تک کیسے پہنچا؟

۱۔صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ سے قرآن سنتے اور زبانی یاد کر لیتے۔عربوں کا حافظہ بہت تیز تھا۔۱۰۰۰ اصحابہ کو قرآن مجید حفظ ہو گیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۱۔صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ سے قرآن سنتے اور زبانی یاد کر لیتے۔عربوں کا حافظہ بہت تیز تھا۔۱۰۰۰ صحابہ کو قرآن مجید حفظ ہو گیا۔
مثلاً سیّدنا ابوبکر،عمر،عثمان،علی،طلحہ رضی اللہ عنہم وغیرہ۔
۲۔حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے مختلف چیزوں پر قرآن مجید لکھواتے تھے۔مثلاً پتھر کی تختیوں پر،چمڑے کے
پتلے ٹکڑوں پر،مٹی کی
ٹھیکریوں پر،درخت کی چھال اور چوڑی ہڈی پر۔(صحیح البخاری:4679) جو کچھ بھی لکھا جاتا وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر رکھ دیا جاتا۔
چار صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن مجید جمع کیا۔

- ابی بن کعبؓ
- زید بن ثابتؓ
- معاذ بن جبلؓ
- ابوزیدؓ

(صحیح البخاری:3810)

۳۔سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں جنگِ یمامہ میں 4679 قاری شہید ہو گئے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ ذمہ داری دی کہ قرآن مجید کو کتابی شکل دیں، جو آج ہمارے پاس موجود ہے۔(صحیح البخاری:4986) اس میں سورتوں کی ترتیب رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی ہے۔
۴۔سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تعلیم قرآن کو لازمی کر دیا، جس طرح ہم سکول میں چند لازمی مضامین پڑھتے ہیں۔اس وجہ سے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حفظِ قرآن تیزی سے بڑھا۔
۵۔سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام عرب سے لے کر ایران اور روم تک پہنچ گیا تھا۔اب ڈر تھا کہ لوگ مختلف طریقوں سے پڑھنا نہ شروع کر دیں۔اس لیے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو ایک ہی قراءت پر جمع کیا۔ (صحیح البخاری:4987)

اگر بچوں کو ابتداء سے ہی قرآن مجید کی تدوین کے بارے میں واضح معلومات دی جائیں گی تو زندگی میں وہ قرآن مجید سے مضبوط تعلق رکھ سکیں گے اور مختلف فتنوں سے اپنے آپ کو بچا لیں گے۔

- اب قرآن مجید ہمارے پاس ہے۔آپ نے قرآن مجید کو صحیح طریقے سے پڑھنا سیکھنا ہے۔جب قرآن مجید پڑھنا آ جائے تو پھر اس کا مطلب سیکھنا ہے تاکہ اس پر عمل کر سکیں۔بچو! ہم اپنی آئندہ آنے والی کلاسوں میں وہ تمام کام سیکھیں اور سمجھیں گے جن کی مدد سے ہمیں اپنی زندگی کو قرآن مجید کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گزارنا ہے۔
- بچو! قرآن مجید ان لوگوں کے دل پر بھی اثر کرتا ہے جو مسلمان نہیں ہوتے اور ان پر بھی جو خود کو مسلمان کہتے ہیں۔آئیں میں آپ کو ایک واقعہ سناتی ہوں:

مکہ والوں کے بُرے سلوک کے باوجود رسول اللہ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لیے ہر وقت کوشش کرتے رہتے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آہستہ آہستہ لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ سردارانِ قریش نے اسلام کو روکنے کے لیے ہر طرح کے طریقے استعمال کر ڈالے۔ انہوں نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی لالچ دے کر اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔

ایک دن انہوں نے اپنے ایک سردار عتبہ بن ربیعہ کو رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کے لیے بھیجا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے کہا: ''اے بھتیجے! تم جانتے ہو کہ ہم تمہاری کتنی عزت کرتے ہیں۔ تم ایک معزز گھرانے کے فرد ہو۔ تم نے ہمیں یہ کس مصیبت میں ڈال دیا ہے؟ خاندان تقسیم ہوگئے ہیں۔ تم ہمارے دین کو برا بھلا کہتے ہو، تم ہمارے خداؤں کو جھٹلاتے ہو اور تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہمارے باپ دادا کافر تھے۔ میری بات غور سے سنو! میرے پاس تمہارے لیے بہت سی پیشکش ہیں شاید کہ تم ان میں سے کسی ایک کو قبول کرلو''۔

رسول اللہ ﷺ غور سے سنتے رہے۔

عتبہ نے کہا: ''اے بھتیجے! اگر تمہاری زندگی کا مقصد دولت جمع کرنا ہے تو ہم تم کو اتنی دولت سے مالا مال کر دیں گے کہ تم ہمارے درمیان سب سے دولت مند انسان بن جاؤ گے۔ اگر تمہیں اقتدار چاہیے تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنالیں گے۔ اگر تم پر جنات کا غلبہ ہوگیا ہے تو ہم تمہارا علاج کروادیں گے''۔

آپ ﷺ غور سے سنتے رہے۔ جب اس نے اپنی بات مکمل کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا آپ کچھ اور بھی کہنا چاہتے ہیں؟'' عتبہ نے جواب دیا: 'نہیں'۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ 'اب بولنے کی میری باری ہے'۔ آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھی اور قرآن مجید کی سورت فصلت (جس کا دوسرا نام حٰم السجدۃ ہے):13-1 تلاوت کرنا شروع کی۔ عتبہ غور سے سنتا رہا۔ نبی ﷺ نے جب تلاوت مکمل کی تو پوچھا: ''تم نے میرا جواب سن لیا۔ اب تمہارے اوپر ہے کہ تم کیا کرتے ہو''۔ عتبہ اٹھا اور سردارانِ قریش کی جانب پلٹا۔ سردارانِ قریش اس کو دور سے آتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ عتبہ کی شکل دیکھ کر انہوں نے کہا: ''بخدا عتبہ کی شکل بدلی ہوئی ہے۔ جب وہ محمد ﷺ کے پاس جارہا تھا اس وقت تو اس کی شکل ایسی نہ تھی''۔ جب عتبہ واپس آیا اور ان کے سامنے بیٹھا تو انہوں نے اس سے پوچھا: تم محمد ﷺ سے کیا سن آئے ہو؟'

اس نے جواب دیا: ''بخدا میں نے اس سے پہلے ایسے الفاظ نہیں سنے! نہ وہ شاعری ہے اور نہ وہ جادو ہے۔ اے قریش کے لوگو! میری بات غور سے سنو! اس انسان کو تنہا چھوڑ دو۔ جو پیغام یہ دے رہا ہے وہ اثر رکھتا ہے۔''

سردارانِ قریش نے عتبہ کی بات سن کر کہا: ''لگتا ہے تم پر بھی اس کا جادو چل گیا ہے''۔

(دلائل النبوة للبيهقی، ج: 2، ص: 202، طبع: دار الكتب العلمية، مصنف ابن ابی شيبة، حديث: 36560، اس کی سند حسن ہے۔ مستدرك حاكم، حديث: 3002، سيرت ابن هشام 293,294 + تفسير سوره فصّلت: 13 to 1)

واقعہ کو مؤثر انداز میں سنائیں۔ خاص طور سے اس بات پر روشنی ڈالیں کہ جب عتبہ نے قرآن مجید سنا تو اس کے دل پر کیا اثرات مرتب ہوئے۔

❖ بچو! ہمیں احادیث سے بھی قرآن مجید کی اہمیت کے بارے میں پتہ چلتا ہے:

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے قرآن مجید کا ایک حرف تلاوت کیا اس کے لیے نیکی ہے اور وہ نیکی دس نیکیوں کے مثل ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے''۔ (سنن الترمذی:2910)

بچو! جب ہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو کتنے حروف پڑھ لیتے ہیں؟ تو اس طرح ہمیں کتنی زیادہ نیکیاں مل جاتی ہیں۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔'' (صحیح البخاری:5027)

بچو! جس طرح آپ یہاں آ کر قرآن مجید سیکھتے ہیں۔ جو کچھ آپ سیکھیں وہ اپنے سکول کے دوستوں سے بھی شیئر کریں تو آپ بھی ان بہترین لوگوں میں شامل ہوں گے۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''قاری قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا آج اسی طرح ترتیل سے پڑھ، تیرا جنت میں وہ مقام ہے جہاں تو آخری آیت مکمل کرے گا''۔
(سنن الترمذی:2914)

بچو! قرآن مجید کی چھ ہزار، دو سو سے کچھ زائد آیات ہیں۔ تو پھر حافظِ قرآن کا درجہ کتنا بلند ہوگا۔ آپ بھی قرآن مجید کو حفظ کرنے کی کوشش کریں تا کہ آپ بھی جنت کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ سکیں۔

❖ بچو! آپ کو قرآن مجید کی کون سی سورتیں یاد ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ ماشاءاللہ! یہی تو حفظ ہے۔ اگر آپ اور یاد کرتے جائیں تو کچھ عرصہ میں تمام قرآن مجید آپ کو حفظ ہو جائے گا۔

❖ بچو! ہم کب کب قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں ہی فرمایا ہے کہ

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ

''جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں''۔ (سورہ ال عمران :191)

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا

''بے شک فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے''. (سورہ بنی اسرائیل:79)

بچو! اس آیت سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور پر فجر کے وقت قرآن مجید پڑھنا اہم ہے۔

❖ اس کے علاوہ جب بھی ہمیں موقع ملے ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے۔ مثلاً

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• سکول سے آ کر • مغرب کی نماز کے بعد • سونے سے پہلے
• جب قاری صاحب سے پڑھنے جائیں یا وہ پڑھانے آئیں زبانی یاد ہو تو
• سکول آتے اور جاتے وقت • نماز میں • لیٹتے وقت • چہل قدمی کرتے وقت

❖ بچو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

''اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔'' (سورہ المزّمل:4)

تو قرآن مجید کو آرام آرام سے پڑھنا چاہیے تا کہ الفاظ کی صحیح ادائیگی ہو اور بہت عمدہ طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

❖ قرآن مجید پڑھنے کے چند آداب بھی یاد رکھیں:

یہ نکات بتاتے وقت یہ بات یاد رکھی جائے کہ یہ تمام آداب ہیں فرائض نہیں۔

۱۔ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے وضو کریں۔
۲۔ قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھیں۔
۳۔ اپنے آپ سے کہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے الفاظ پڑھ رہے ہیں۔
۴۔ قرآن مجید پڑھنے کے دوران کھائیں پئیں نہیں۔
۵۔ اچھی آواز میں اس کی تلاوت کریں۔

❖ قرآن مجید میں یہ بھی آتا ہے کہ

''اور جب قرآن کو پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔ (الاعراف:204)

اس لیے بچو! اگر گاڑی یا گھر میں قرآن مجید کی تلاوت لگی ہو تو باتیں نہیں کرنی بلکہ غور سے سننا ہے تا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔ لیکن اگر کوئی کام ہم خاموشی سے کر رہے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

❖ بچو! اب ہمیں پانچ کام کرنا ہیں:

۱۔ قرآن مجید کی تلاوت۔
۲۔ قرآن مجید کے معنی سمجھنا تا کہ ہمیں پتا چلے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا کہہ رہا ہے۔
۳۔ جو کام اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل کرنا ہے اور جن سے روکا ان کو نہ کرنا۔
۴۔ قرآن مجید کے معنی پر غور و فکر کرنا ہے اور سوچنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔
۵۔ قرآن مجید کا پیغام آگے پہنچانا ہے۔ جس جس سے موقع ملے شیئر کرنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 2 الحمدللہ

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے معنی سمجھ جائے اور اس کو استعمال کرنا سیکھ جائے۔

☆ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

☆ سورۃ الفاتحہ کی اہمیت کو سمجھ لے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ الفاتحہ آیت 4-1

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَO الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِO اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُO

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

☆ اللہ تعالیٰ ہمارا رب

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: قرآن مجید، فلیش کارڈز، انسائیکلوپیڈیا یا کتابیں۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ آخری حدیث چھوٹے بچوں کے لیے ذرا سی مشکل ہو جائے گی۔ اس لیے آپ اس کو چھوڑ سکتے ہیں یا پھر آسان لفظوں میں بیان کر سکتے ہیں۔

☆ اس سبق کے ذریعے بچوں کو غور و فکر اور تدبر کی عادت پر ابھاریں۔

نوٹ: آڈیو: ''اللہ تیرا شکر'' از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

❖ سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں: بچوں کے سامنے قرآن مجید کھولیں اور ان سے پوچھیں کہ قرآن مجید کا مطلب کیا ہے؟ قرآن مجید کو بار بار پڑھنا اور اسے سمجھنا کیوں ضروری ہے؟ قرآن مجید ہمیں کس معاملے میں ہدایت دیتا ہے؟

❖ بچو! قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اگر ہم دنیا میں بہترین عمل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں یہ پڑھنا اور جاننا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے قرآن مجید میں کیا کہا ہے اور یہ جاننے کے بعد اس پر عمل کرنا ہوگا۔ قرآن مجید سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے کون سے کام کرنا ضروری ہیں اور کون سے کام ہمیں بالکل نہیں کرنے چاہییں۔

❖ بچو! آیئے ہم قرآن مجید کی پہلی سورۃ ''سورۃ الفاتحۃ'' سے پڑھنا شروع کرتے ہیں۔

❖ بچو! کون مجھے یہ سورۃ پڑھ کر سنائے گا؟

سورۃ الفاتحۃ کی تلاوت کرائیں اور بچوں سے اس کے معنی پوچھیں۔ تلاوتِ آیات کے دوران استاد تلاوت قرآن مجید کے آداب کا پورا پورا مظاہرہ کرے تاکہ بچے تلاوت قرآن کے آداب بھی ساتھ سیکھیں۔ استاد ایک آیت کی تلاوت کرے اور اس کے معنی بہت آسان الفاظ میں بیان کرے۔ ترجمہ بتاتے ہوئے مسکرائے اور بچوں کی آنکھوں میں دیکھے تاکہ بچوں کی توجہ سبق پر مرکوز رہے۔

❖ سورۃ الفاتحۃ کا مطلب ہے ''کھولنے والی''۔ ہدایت کا راستہ کھولنے والی۔ یہ قرآن مجید کو کھولتی ہے۔ بچو! یہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ ہے۔

استاد بچوں کو قرآن مجید کھول کر دکھائے۔

سورۃ الفاتحۃ کے اور بھی نام ہیں۔ ''اُم القرآن، اُم الکتاب، الشفاء، الرقیہ۔'' یہ سورۃ پورے قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر ہے۔

❖ بچو! ایک مرتبہ کچھ صحابہ سفر کے دوران عرب کے ایک قبیلہ کے پاس ٹھہرے اور ان سے کھانا مانگا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اتفاق سے اسی دن قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ قبیلے والوں نے ہر طرح کا علاج کیا لیکن آرام نہ آیا۔
آخر انہیں صحابہ کا خیال آیا تو وہ ان کے پاس آئے اور ان سے علاج کے متعلق پوچھا۔ قبیلے والوں نے علاج کے عوض بکریوں کا ایک

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ریوڑ دینے کا وعدہ کیا۔ ایک صحابی وہاں تشریف لے گئے۔ وہ سورۃ الفاتحہ پڑھ پڑھ کر سردار پر دم کرتے جاتے تھے۔ بس پھر کیا تھا، سردار تھوڑی ہی دیر میں اٹھ بیٹھا اور چلنے پھرنے لگا۔ (صحیح البخاری:5736)

❖ بچو! سورۃ **الفاتحۃ** پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس کو ''الدعاء'' بھی کہتے ہیں۔ سورۃ **الفاتحۃ** پوری کی پوری دعا ہے۔ اس میں ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتے ہیں۔

❖ یہ سورۃ یاد دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

بچوں سے سورۃ **الفاتحۃ** پڑھوائیں۔ پھر بچوں کو دو گروپ میں بانٹیں۔ بچوں سے کہیں کہ وہ گن کر بتائیں کہ ہم ہر روز فرض نمازوں میں کتنی بار سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں۔ (17 بار)

❖ بچو! ایک حدیث میں آتا ہے کہ سیّدنا ابوسعید بن معلیٰ نے فرمایا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی حالت میں بلایا میں نے کوئی جواب نہیں دیا (پھر بعد میں نے حاضر ہو کر) عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا ہے کہ (اللہ اور اس کے رسول اللہ تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے، پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور جب آپ ﷺ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ حضور ﷺ نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا (**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ**) یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔ (صحیح البخاری:4474)

❖ بچو! سورۃ **الفاتحۃ** کو ہر نماز میں پڑھنا کیوں ضروری ہے۔ یہ سورۃ پورے قرآن مجید کا نچوڑ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو پیغام ہمیں دیا ہے اس کا خلاصہ ہے۔

❖ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر ایک آواز سنی۔ انہوں نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا: ''یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج کھلا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا''۔ پھر فرمایا: ''یہ ایک فرشتہ ہے جو آج زمین پر اترا ہے اور آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔'' پھر اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور دو نوروں کی خوشخبری دی اور کہا'' یہ دو نور آپ ہی کو دیے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ ایک سورۃ **الفاتحۃ** اور دوسرا سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات۔ آپ ﷺ جب کبھی ان دونوں میں سے کوئی حرف تلاوت کریں گے تو آپ ﷺ کو (طلب کردہ چیز) ضرور عطا کی جائے گی۔'' (صحیح مسلم:806)

❖ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا۔ پھر اور بھی زیادہ شکر اس بات کا کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا۔

- بچو! ہم خاص طور پر کس کا شکریہ ادا کرتے ہیں؟

  - جب کوئی ہمیں کچھ تحفہ دے، خاص طور پر اگر وہ چیز ہمیں پسند بھی ہو۔
  - کوئی ہمارا خیال رکھے۔

- بچو! اگر ہم اپنے اردگرد دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز خوبصورت اور کسی مقصد کے لیے بنائی اور وہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کا خیال بھی رکھتا ہے۔ اس نے جو کچھ بنایا ہمارے لیے بنایا اور ہم اس کو استعمال کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اس کا شکر بھی ادا کرتے ہیں۔

جب ہم اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام چیزیں اپنی تخلیق میں مکمل ہیں اور بخوبی کام کر رہی ہیں۔

> ہر بچے کو ایک پنسل اور ایک پیپر دیں اور ان سے کہیں وہ کہ اس پر اپنا نام لکھیں۔ اب بچوں سے کہیں کہ وہ اپنی کسی ایک انگلی کو اندر کی طرف موڑیں اور فرض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ انگلی نہیں بنائی۔ کیا اب بھی ان کے ہاتھ لکھنے کے قابل ہیں؟

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہمیں ایسے ہاتھ دیے جس سے ہم بہترین کام لیتے ہیں۔ اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں۔ پاؤں دیے کہ ہم چل سکتے ہیں۔ اگر آنکھیں نہ ہوتیں تو ہم اللہ کی بنائی ہوئی کائنات ہی نہ دیکھ سکتے۔

- بچو! اب آپ سب باری باری سوچ کر مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا کیا نعمتیں دی ہیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں) مثلاً گھر، والدین، بہن بھائی، سکول، کپڑے، کھانا پینا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہمیں بتاتا ہے کہ جو میرا شکر ادا کرے گا، میں اس کو اور زیادہ دوں گا۔ (ابراھیم: 7)

لیکن بچو! اگر کوئی چیز ہمارے پاس نہیں تو اس پر بھی الحمدللہ کہنا چاہیے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ چیز ہمارے لیے نقصان دہ ہو۔

> اضافی ایکٹیوٹی:
>
> استاد بچوں کے سامنے پھل کی ٹرے پیش کرے۔ پھر بچوں سے مختلف پھلوں کا موازنہ کروائے، ان کی ظاہری شکل، پھر ان کو کاٹ کر ان کی اندرونی ساخت کا موازنہ کرے۔ بچوں کو ان دونوں کا ذائقہ چکھنے کو کہیں۔ پھل کھا کر سب اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کریں اور الحمدُ لِلّٰہِ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا خوبصورت اور رس بھرا پھل بنایا۔
>
> اس کے ساتھ اصلی اور نقلی پھولوں کا موازنہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہر شے بہترین ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بچو! رب کون ہوتا ہے؟ ''پالنے والا''۔ ہم بار بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس لیے بھی کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز بنائی اور پھر بنا کر چھوڑ نہیں دی وہ اس کا مسلسل خیال بھی رکھ رہا ہے۔ ہمارا رب ہر ایک کی ضرورت جانتا ہے اور پوری بھی کرتا ہے۔ **الخالق، المالک، المدبر**۔ یعنی ہمیں پیدا کرنے والا، ہمارا مالک اور ہمارے تمام معاملات کے فیصلے کرنے والا۔

استاد انسائیکلوپیڈیا یا کسی کتاب سے بچوں کو تصاویر کے ذریعے بتائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو کیسے پالتا ہے۔

- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

اگر اللہ تعالیٰ ہم پر مہربان نہ ہوتا تو یہ دنیا اور اس کی ہر چیز کب کی ختم ہو چکی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ الرحمٰن ہے: دنیا کے ہر انسان کا خیال رکھتا ہے۔ خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی بات مانے یا نہ مانے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لیے مہربان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ میں الرحیم بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں صرف ان ہی لوگوں کا خیال رکھے گا جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بات مانی ہوگی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہت سے انعامات دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اتنا کچھ کیا تو اس کے جواب میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ کی بات مانیں، اس کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانیں۔

- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بنایا۔ ہمیں بہت سی نعمتیں دیں۔ وہ مسلسل ہمارا خیال رکھ رہا ہے۔ اس نے ایک دن ایسا رکھا کہ جب تمام نعمتوں کا حساب ہوگا۔ اگر آپ کو کسی نے تنگ کیا، مارا، گالی دی لیکن آپ نے صبر کیا اور بدلہ نہیں لیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دن رکھا ہے جب وہ آپ کے ساتھ کی ہوئی زیادتی کا بدلہ لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس تو کوئی جھوٹ بھی نہ بول سکے گا، کیونکہ وہاں ہر بات درج ہے۔ اس لیے حق کے ساتھ جزا سزا ملے گی۔

- جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنا کچھ دیا، ہمارا خیال رکھا، تو اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ O

صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر بات ماننی ہے اور مدد بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی ہے۔

- بچو! اب ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کیوں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ کیونکہ:
  - وہ رب العلمین ہے۔
  - وہ الرحمن الرحیم ہے۔
  - وہ مالک یوم الدین ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کریں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)

- قلبی: دل سے محسوس کر کے
- لسانی: زبان سے بول کر
- عملی: تمام وہ کام کر کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا بہترین استعمال کر کے۔

بچوں سے مثالیں لیں۔

❖ بچو! نماز شکر ادا کرنے کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ دعا اور ذکر بھی۔ بچو! یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی پسند فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو بھی جزاک اللہ خیراً کہہ کر شکریہ ادا کریں۔ (سنن الترمذی:2035) مثلاً امی نے کھانا بنایا، ابو ہمارے لیے بازار سے کچھ لے کر آئے، کام والی (ماسی، ملازمہ) نے ہماری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب ہمیں کوئی نعمت ملے (کھانا، کپڑے، کھلونے، کتابیں) تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

❖ اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ اگر بیمار بھی ہوں تو کہیں ''**الحمد للّٰہ علیٰ کُلِّ حا ل**'' یعنی اللہ تعالیٰ جس بھی حال میں رکھے اس کا شکر۔ اگر ٹھیک ہوں تو کہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے (جس کی حالت یہ ہے) کہ جب کھانا کھاتا ہے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور جب پانی پیتا ہے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ (صحیح مسلم:2734)

❖ بچو! میں آپ کو ایک حدیث سناتی ہوں: سیّدنا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سورۃ الفاتحۃ کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصّوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے۔ ریفرینس؟؟؟؟

بچو! اس حدیث کا پہلا حصّہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کا دوسرا حصّہ بندوں کے لیے۔

جب بندہ کہتا ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔

جب بندہ کہتا ہے: **الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء کی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جب بندہ کہتا ہے: مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ O

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ میرے بندے نے اپنا معاملہ میرے سپرد کر دیا۔

جب بندہ کہتا ہے: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ O

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے۔

جب بندہ کہتا ہے: اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ O صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ O

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور یہ جو کچھ طلب کرے گا اسے دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم:395)

یہ حدیث بچوں کو آہستہ آہستہ بیان کریں اور ساتھ ساتھ ان سے تبادلہ خیال بھی کرتے رہیں تاکہ وہ اس کو اچھی طرح سمجھیں۔ یہ حدیث چھوٹے بچوں کے لیے ذرا مشکل ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 3 صراطِ مستقیم

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ صراطِ مستقیم کے معنیٰ سمجھ جائے۔

☆ جان لے کہ تمام مشکلات کا حل صرف صراطِ مستقیم پر چلنے میں ہے۔

☆ صراطِ مستقیم سے منسلک عملی پہلوؤں کو اچھی طرح جان لے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ الفاتحہ آیت 5-6

☆ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ O صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ... O

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ صراطِ مستقیم جنت کا راستہ۔

سبق کا دورانیہ: 30 منٹ **ایکٹیویٹی کا دورانیہ:** 15 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، مٹی کا طشت/ پرات، قرآن مجید، حدیث رسول ﷺ کی کتاب، کہانی کی کتابیں، کھلونے، تھرموپور شیٹ، چارٹ پیپر۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ سبق کے آغاز میں ہونے والی مختصر ایکٹوٹی کا بچوں پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔

☆ بچے اس نئے تصور کو بہت اچھی طرح یاد کرتے ہیں لہٰذا اس پیغام کی بنیادی باتیں بچوں کو اچھی طرح سمجھائی جائیں۔

☆ کلاس میں خاکہ (skit) کرنے سے پہلے اس کو اچھی طرح دہرا لیا جائے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

❖ سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ بچو! ہم نے پچھلی کلاس میں پڑھا تھا کہ قرآن مجید ہماری ہدایت کے لیے آیا ہے۔

> پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں: قرآن مجید کی پہلی سورۃ کا نام کیا ہے؟ سورۃ الفاتحۃ کا مطلب کیا ہے؟ بچو! آپ نے گھر جا کر کس کس چیز کے بارے میں سوچا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا؟ استاد اپنے بارے میں بھی بتا سکتی ہے کہ اس نے خاص طور پر کس چیز پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ بچوں سے سورۃ الفاتحۃ سنیں۔ بچو! ہر روز فرض نماز میں ہم اس کو کتنی بار پڑھتے ہیں؟

❖ آج ہم سورۃ الفاتحۃ کا آخری حصہ پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس میں ہمیں کون سی اہم بات بتا رہا ہے۔

> مٹی یا ریت سے بھرا طشت سامنے رکھ کر مختصراً ایکٹوٹی اور حدیث کے بیان سے سبق کا آغاز کریں۔

❖ بچو! ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے زمین پر ایک لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے سیدھا، پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان بیٹھا ہے اور ان راستوں کی طرف دعوت دے رہا ہے، اس کے بعد نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "یہ میرا سیدھا راستہ ہے سو اس کی پیروی کرو، دوسرے راستوں کے پیچھے نہ پڑو۔" (مسند احمد: 4437)

> استاد کو کلاس پر پوری توجہ دینا ہوگی اور بچوں کو کنٹرول میں رکھنا پڑے گا ورنہ وہ مٹی سے کھیلنا شروع ہو جائیں گے۔
> دوسری مددگار اساتذہ آس پاس کھڑی ہو کر بچوں پر نظر رکھیں۔ یہ عملی مظاہرہ اونچی اور صاف آواز میں کیا جائے۔

❖ بچو! ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے کیونکہ وہ ہمارا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس دنیا میں الرحمٰن ہے اور آخرت میں الرحیم ہوگا۔ دنیا میں لوگ جیسے بھی کام کریں گے (اچھے یا برے)، قیامت کے دن اس کا بدلہ پائیں گے۔ اس لیے ہم نے صرف ایک اللہ کی عبادت کرنی ہے۔ ہر وہ کام کرنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔ کوئی بھی مسئلہ ہو، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔

❖ بچو! آج کا ہمارا سبق ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر رکھنا۔ صراطِ مستقیم صرف اس کو ملتا ہے جو اس کے لیے دعا کرتا ہے اور پھر کوشش کرتا ہے۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❖ بچو! صراطِ مستقیم کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ یہ وہ سیدھا راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی راستے کے بارے میں بتایا ہے۔

صراطِ مستقیم کا تصور سڑک یا موٹروے کے مختلف راستوں کی مثال دے کر سمجھایا جائے۔

❖ بچو! موٹروے پر کون کون گیا ہوا ہے؟ ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ موٹروے کہاں جا رہی ہے؟ مختلف شہروں تک لنک روڈ جاتی ہیں۔ راستے میں جگہ جگہ سائن بورڈ لگے ہوتے ہیں، جن سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں جانا ہے۔ اگر میں موٹروے پر چلی اور جس شہر میں جانا تھا اس کی بجائے کہیں اور پہنچ گئی۔ اب پریشان ہونے کا کیا فائدہ! غلطی تو میری ہے کہ میں نے جہاں جانا تھا اس راستے کو سمجھا ہی نہیں۔ اس کے متعلق پوری معلومات لی ہی نہیں۔

❖ تو جب ہم کہیں جانا چاہتے ہیں تو اسی راستے کو اختیار کرتے ہیں جو راستہ اس جگہ جاتا ہو۔ اگر ہم کوئی دوسرا راستہ اختیار کریں گے تو ہم بھٹک جائیں گے اور اس جگہ کبھی بھی نہیں پہنچ سکیں گے جہاں ہمیں جانا ہے۔

❖ بچو! کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک راستہ ایسا بھی ہے جو ہمیں جنت کی طرف جاتا ہے؟ (بچوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیں) اللہ تعالیٰ نے جنت ہمارے لیے بنائی اور وہ راستہ جو جنت کی طرف جاتا ہے وہ صراطِ مستقیم کہلاتا ہے۔ جنت کی طرف جانے کا یہ واحد راستہ ہے۔

❖ صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے ہمیں رہنمائی کہاں سے ملے گی؟ جی! قرآن وسنت سے۔ جنت میں جانے کے لیے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہم ہر کام قرآن وسنت کے مطابق کریں۔

❖ جیسے موٹروے پر چلتے وقت سائن بورڈ ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ کس طرف جانا ہے۔ اسی طرح جنت کے راستے پر کون سے سائن بورڈ ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ انبیاء اور صحابہ۔ اگر ہمیں کوئی بھی مسئلہ پیش آئے تو ہم نے دیکھنا ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا اور صحابہ نے کیا کیا؟ وہ ہمارے راہنما ہیں۔

❖ کیا ہمیں صراطِ مستقیم نظر آ رہا ہے؟ یہ کوئی اصلی سڑک تو نہیں بلکہ یہ ہمارا عمل ہے۔ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم صراطِ مستقیم پر ہیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ اس راستے کو ہم نہیں دیکھ سکتے لیکن اس کو ہم اپنے اعمال کے ذریعے خود اختیار کرتے ہیں۔ جب ہم اچھے اعمال کرتے ہیں جو قرآن وسنت کے مطابق ہوں تو ہم صراطِ مستقیم پر ہوتے ہیں اور اس طرح اچھے عمل جنت میں پہنچا دیتے ہیں لیکن جب ہم برے اعمال کرتے ہیں تو ہم شیطان کے راستے پر چل رہے ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے بہت دور نکل جاتے ہیں اور جنت میں جانے کے قابل نہیں رہتے۔ شیطان نہیں چاہتا کہ ہم جنت میں جا سکیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❖ بچو! اس لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید سمجھ کر پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو بھی جانیں۔ بچو! آپ کو منارالاسلام کلاس میں قرآن وسنت کو پڑھنے اور سمجھنے کا موقع ملے گا۔ آپ نے جو پڑھنا اور سمجھنا ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ ان شاءاللہ!

بچوں سے اچھے اور برے کاموں کی فہرست بنائیں۔ ان کی ذہانت پر حوصلہ افزائی کریں۔ ہر گروپ سے تعلق رکھنے والے بچوں کو اس تبادلہ خیال میں شامل کریں لیکن بحث کو زیادہ لمبا نہ کریں۔

❖ بچو! ہم اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم مانگتے ہیں تو کیا کوئی اور چیز نہیں مانگ سکتے؟ (بچوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیں)۔ مثلاً مجھے کھلونا، آئس کریم، کتاب وغیرہ چاہیے۔ آپ کو جو بھی چیز چاہیے ہو وہ مانگیں لیکن ساتھ یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ چیز ملنے کے بعد مجھے صراطِ مستقیم پر رکھنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب مجھے وہ چیز مل جائے تو میں اس کے استعمال میں اتنا مصروف ہو جاؤں کہ نماز اور قرآن مجید پڑھنا بھول جاؤں یا امی کی بات نہ مانوں۔

❖ بچو! ایک اہم بات یاد رکھنے کی ہے کہ شیطان صراطِ مستقیم پر بیٹھتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس راستے سے ہٹ جائیں اور ہمیں اس راستے سے ہٹانے کے لیے وہ ہم سے برے کام کروانا چاہتا ہے۔ اس لیے کہ وہ نہیں چاہتا کہ ہم جنت میں جائیں۔

❖ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہمیں اچھے اور برے کاموں کے بارے میں پتہ ہونا چاہیے تاکہ ہم اچھے کام کریں اور برے کاموں سے بچیں۔ اس کے لیے ہمیں لازمی طور پر قرآن مجید پڑھنا ہوگا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہوگا اور نبی ﷺ کی احادیث بھی پڑھنی ہوں گی

بچوں کو قرآن مجید اور حدیث کی کتابیں دکھائیں۔ اس طرح سے ان دونوں چیزوں کی اہمیت اجاگر ہوگی۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم صرف ان اعمال کا ذکر کریں جو بچوں کی زندگی سے متعلق ہوں تاکہ بچے ان کے بارے میں سنجیدگی سے سوچیں۔ یہ چیز بچوں کے اندر وسیع النظری بھی پیدا کرے گی۔

❖ چلیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ کون سے کام ہیں جو ہمیں صراطِ مستقیم پر رکھیں گے اور جنت میں لے کر جائیں گے۔

اچھے اور برے اعمال کے فلیش کارڈز بنائیں اور تمام کارڈ نکالیں اور بچوں کو پڑھ کر سناتے جائیں اور ان سے پوچھتے جائیں کہ آیا یہ کام صراطِ مستقیم پر چلانے والا ہے یا اس سے ہٹانے والا؟ اس کے علاوہ اضافی نکات بھی بچوں سے ڈسکس کریں۔

ا۔ شکر: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں سوچ کر شکر ادا کرنا ہے۔ مثلاً اللہ نے ہمیں انسان بنایا اور مسلمان بنایا پھر ہمیں امی ابو دیے، گھر، بہن بھائی، کھانا پینا، سب دیا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا ہے۔ الحمدللہ!

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۲۔ **نرم دل، عاجز، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے:** جو لوگ دوسروں سے آرام سے بات کرتے ہیں۔ کسی کو تنگ نہیں کرتے۔ اچھے کام کرتے ہیں اور ہر برے کام سے بچتے ہیں۔

۳۔ **غریب محتاج، مسکین، کمزور:** جو یہ نہ کہیں گے کہ ہر چیز مجھے مل جائے بلکہ پہلے ان لوگوں کا سوچیں گے جو زیادہ ضرورت مند ہیں کہ ان کو چیز ملے۔

۴۔ **رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے:** جو لوگ سنت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ ہر کام اس طرح کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ مثلاً بیٹھ کر اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا پینا۔

۵۔ **نماز کی سنتیں ادا کرنے والے:** کیا صرف فرض نماز ہی پڑھنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرض نماز کی تاکید فرمائی اور ساتھ ہی نماز کی سنتیں پڑھنے کی ترغیب دی۔ جو فرض نماز کے ساتھ سنت کی پابندی کرے وہ جنت میں جانے والا عمل ہے۔

۶۔ **صلہ رحمی:** یہ کیا ہوتا ہے؟ ہم نے اپنے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھنا ہے، ان سے لڑائی جھگڑا نہیں کرنا، کھانا کھلانا ہے اور اچھے انداز میں بات کرنی ہے، بہن بھائی بھی اس میں شامل ہیں۔

۷۔ **خوش اخلاق، دوسروں کو کھانا کھلانے والا:** دوسروں سے مسکرا کر بات کرنا ہے۔

۸۔ **سلام کرنے والا:** کیا جب ہم سلام کرتے ہیں تو اس سے بھی صراطِ مستقیم پر رہتے ہیں؟ اتنا آسان اور چھوٹا سا کام کر کے بھی! بس ہر ایک کو سلام کرنا ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، جاننے والا ہو یا اجنبی۔ سب کو سلام کریں۔

۸۔ **مزید کام:** وضو کے بعد دو نفل پڑھنے والا، گالی نہ دینا، مسجد بنانے والا، ہمسایہ سے اچھا سلوک کرنے والا، حافظِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے نام یاد کرنے والا، امی ابو کی خدمت کرنے والا، بیماری پر صبر کرنے والا، غصہ پینے والا، دوسروں کو معاف کرنے والا، اذان کا جواب دینے والا، تہجد گزار، نفلی روزے رکھنے والا۔

❖ چلیں اب ہم وہ کام بھی جانتے ہیں جو صراطِ مستقیم سے دور کرنے والے ہیں:

ا۔ **جھوٹ بولنا:** مثلاً آپ سے کوئی چیز ٹوٹ گئی یا خراب ہوگئی اور پوچھنے پر جھوٹ بول دیا۔

۲۔ **مزید کام:** رشتہ داروں سے اچھا سلوک نہ کرنے والا، امی ابو کی بات نہ ماننے والا، ہمسایہ کو تنگ کرنے والا، گالی دینے والا۔

❖ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سے صحابہ کرام نے مکّہ سے مدینہ ہجرت کی کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے تھے اور ان سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت کچھ سیکھنا چاہتے تھے۔ ان اصحاب کو اصحابہ صُفہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ علم حاصل کرتے ہوئے صُفہ نامی ایک چبوتڑے پر اپنا وقت گزارتے تھے جو مسجدِ نبوی کے سامنے تھا۔ ان کا سارا وقت قرآن مجید پڑھنے اور حدیثیں یاد کرنے میں گزرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی ان سے بہت محبت تھی اور آپ ﷺ ان کو دین اسلام سکھاتے تھے اور ان کو ان اچھے اعمال کے بارے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

میں بتاتے تھے جو انہیں جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں۔
صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے وہ سخت محنت کر رہے تھے۔ بعض اوقات ان کے پاس کھانے کو نہ ہوتا لیکن ان کے لیے اس بات کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اسلام کے بارے میں جاننے کے بعد اصحاب صُفہ دوسروں کو بھی اسلام کی تعلیمات سکھاتے تھے۔
بچو! آپ کو دیکھ کر مجھے اصحاب صُفہ کی یاد آ رہی ہے اس لیے کہ آپ بھی قرآن حدیث سیکھنے میں اپنا وقت لگا رہے ہیں اور صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے آپ خود اپنی بھی اور دوسروں کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔

ایکٹیوٹی

ایک تھرمو پور شیٹ پر ایک سیدھا راستہ بنائیں۔ اس راستے کے آخر میں ایک بورڈ لگا دیں جس پر جنت لکھا ہو یعنی وہ جو جنت کی نشاندہی کرتا ہو۔ دو سٹک والے کردار بنائیں۔ ایک اور سٹک پر شیطان لکھیں (شیطان کی کوئی بھی شکل بنانے سے گریز کریں)۔ مختلف حالات پیش کرتے ہوئے بچوں کو بتائیں کہ کس طرح ایک انسان جو ہمیشہ قرآن اور سنتِ رسول ﷺ کے مطابق عمل کرتا ہے صراطِ مستقیم پر چلتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس دوسرا آدمی شیطان کی بات مان کر صراطِ مستقیم سے ہٹ جاتا ہے اور بعد میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر دوبارہ صراطِ مستقیم پر آ جاتا ہے۔

> بچوں کو یقین دہانی چاہیے اپنی چھوٹی موٹی غلطیوں کی معافی سے متعلق جو وہ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہت سی باتیں سیکھ رہے ہیں اور ان کی کردار سازی ہو رہی ہے تو جہاں ہم ان کو سیدھے راستے کا شعور دلائیں، ساتھ ہی ان کو یہ بھی بتائیں کہ اپنی غلطیوں کو ہم کیسے ختم کریں۔

کردار: دو بہنیں: ماہ رخ اور صائمہ، شیطان، چھوٹا بھائی: حسن، ماں، استاد۔
دو بہنیں ماہ رخ اور صائمہ جنت میں جانے کے لیے سیدھے راستے صراطِ مستقیم پر چلنے کا ارادہ کرتی ہیں۔ استاد تبصرہ کرتے ہوئے یہ ایکٹیوٹی کرائے۔

سین۔1

دونوں بہنیں ماہ رخ اور صائمہ صراطِ مستقیم پر ہیں اور اذان کی آواز آتی ہے۔ شیطان دونوں بہنوں سے کہتا ہے کہ نماز بعد میں پڑھ لینا۔ دیکھو تم ٹی وی دیکھ لو، کتنے اچھے کارٹون آ رہے ہیں۔ ماہ رُخ اس خیال کو جھٹک کر فوراً نماز کی تیاری شروع کر دیتی ہے۔ صائمہ سے بھی نماز پڑھنے کو کہتی ہے۔ صائمہ بہن کی بات کو نظر انداز کر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ اتنا اچھا پروگرام چھوڑ نہیں سکتی۔ وہ نماز بعد میں پڑھ لے گی۔ اس عمل کے نتیجے میں ماہ رُخ نماز پڑھنے سے صراطِ مستقیم پر آگے بڑھ جاتی ہے۔ نماز کے بعد وہ کہتی ہے کہ اگر میں ٹی وی

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لگاؤں تو کوئی معلوماتی پروگرام دیکھوں گی۔لیکن ساتھ ہی اس کو ایک اچھی کتاب کا خیال آتا ہے اور وہ اس کو پڑھنا شروع کر دیتی ہے۔ صائمہ پیچھے رہ جاتی ہے۔استاد دونوں کو روکتی ہے اور بچوں سے پوچھتی ہے: کیا صحیح تھا اور کیا غلط؟ اب صائمہ صراطِ مستقیم پر کیسے آ سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر۔صائمہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہے اور صراطِ مستقیم پر آگے بڑھ جاتی ہے۔بچوں کو یہ بھی یاد دلانا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کا مطلب ہے کہ وہ غلطی دوبارہ نہ کرنا۔

شیطان کو کوئی خاص قسم کا لباس پہنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ قرآن مجید شیطان کی صفت بتاتا ہے اس کا حلیہ نہیں بتاتا۔ شیطان کو کسی خاص قسم کے لباس پہنانے کا تصور ہمیں دوسرے مذاہب میں ملتا ہے۔شیطان کو صرف ایک آواز کی شکل میں بتائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سین۔2

دونوں بہنیں کو امّی آواز دیتی ہیں کہ کھانا کھا لو۔شیطان ان سے کہتا ہے کہ پہلے کمپیوٹر پر گیم کھیل لو، اتنا مزہ آ رہا ہے مت جاؤ۔امّی کی بات بعد میں سن لینا۔ماہ رُخ امّی کی بات فوراً سنتی ہے جب کہ صائمہ بیٹھی رہتی ہے اور گیم کھیلتی رہتی ہے۔اس عمل کے نتیجے میں ماہ رُخ صراطِ مستقیم پر آگے نکل جاتی ہے اور صائمہ اس سے ہٹ جاتی ہے۔استاد بچوں سے پوچھتی ہے: کیا صحیح تھا اور کیا غلط؟ پھر وہ صائمہ کو استغفار کا موقع دیتی ہے کہ وہ امّی سے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر دوبارہ صراطِ مستقیم پر آگے بڑھ جائے۔

سین۔3

حسن اپنی دونوں بہنوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا ہے جب کہ شیطان ان دونوں بہنوں سے کہتا ہے کہ اس کو اپنے ساتھ نہ کھلائیں ورنہ یہ سارا مزہ کرکرا کر دے گا۔صائمہ چھوٹے بھائی کو ڈانٹتی ہے اور بھگاتی ہے تو وہ رونے لگتا ہے۔ماہ رُخ صائمہ سے کہتی ہے کہ اس کو بھی ساتھ کھیلنے دو۔وہ صائمہ کو حدیث بھی سناتی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔" (سنن ترمذی:1919)

اس عمل کے نتیجے میں ماہ رُخ صراطِ مستقیم پر آگے نکل جاتی ہے اور صائمہ ہٹ جاتی ہے۔استاد بچوں سے پوچھتی ہے: کیا صحیح تھا اور کیا غلط؟ پھر وہ صائمہ کو استغفار کا موقع دیتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر صراطِ مستقیم پر آگے بڑھ جائے۔

سین۔4

امّی دونوں بہنوں کو کتاب تحفے میں دیتی ہیں۔شیطان ان سے کہتا ہے کہ امّی کا شکریہ ادا نہ کرو۔ یہ کتاب بہت بور ہے اور تمہاری پسند کی نہیں۔ ماہ رُخ امّی کا شکریہ ادا کرتی ہے؛ صائمہ تحفے کو دیکھ کر جھلاّ کر کہتی ہے یہ تو صرف ایک کتاب ہے وہ بھی بور۔اس عمل کے نتیجے میں ماہ رُخ صراطِ مستقیم پر آگے نکل جاتی ہے اور جنت اس سے صرف ایک قدم کے فاصلے پر رہ جاتی ہے جب کہ صائمہ پیچھے رہ جاتی ہے۔استاد بچوں سے پوچھتی ہے کہ کیا صحیح تھا اور کیا غلط؟ پھر وہ صائمہ کو استغفار کا موقع دیتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر صراطِ مستقیم پر آگے بڑھ جائے اور جنت میں چلی جائے۔

آخر میں استاد دونوں بہنوں کی مجموعی حرکت کو بچوں کے ساتھ ڈسکس کرے اور ماہ رُخ کو کامیاب قرار دے اور بچوں کو سمجھائے کہ صائمہ کو ہر غلط کام کے بعد صراطِ مستقیم پر آنے کے لیے کتنی محنت کرنا پڑی۔

تو بچو! اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کے مواقع دیتا رہتا ہے مگر کامیاب انسان شیطان کی بات سننا پسند نہیں کرتا اور وہ ہمیشہ وہ کرتا ہے جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث میں عمل کرنے کو بتایا۔

استاد کے لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک ایکٹویٹی پر مکمل گرفت رکھے اور خوبصورتی سے اس کو سمیٹے۔ یہ تب ہی ہوسکتا ہے اگر استاد پوری طرح حاضر دماغ ہو اور دورانِ ایکٹویٹی وہ بچوں کو جانچتی رہے کہ وہ کتنا سیکھ رہے ہیں اور ان کے سوالات کے جوابات بھی دے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 4 متقی کون؟

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ وہ جان لے کہ متقی کون ہوتا ہے۔

☆ متقین کی بنیادی صفات کے بارے میں آگاہی حاصل کرلے۔

☆ عملی طور پر متقی کے کردار کو اپنا سکے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ آیات 5-3

☆ **الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ.**

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ.

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ **الصّراط المستقیم**

☆ **متقی**

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ متقی کا تصور ایک بہت اہم تصور ہے اس لیے بچوں کو بہت وضاحت سے یہ تصور پہنچایا جائے۔

☆ اس سبق میں متقی اور الصّراط المستقیم دونوں تصورات کا بیان ہے لہٰذا دونوں کو بہت اچھی طرح واضح کریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

❖ سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں: سورۃ الفاتحۃ میں ہم اللہ تعالیٰ سے کون سی خاص دعا مانگتے ہیں؟ صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟

❖ سورۃ الفاتحۃ کے بعد قرآن مجید میں کون سی سورۃ آتی ہے؟ (بچوں کو سوچنے دیں)۔ کون سورۃ البقرۃ کی تلاوت کرے گا؟ (بچوں سے ابتدائی چند آیات کی تلاوت کروائیں)۔

❖ آج میں آپ کو ایک حدیث سناؤں گی۔

بچوں کو حدیث سننے کے آداب بتائیں۔ مثلاً سیدھے بیٹھنا، خاموش رہنا، استاد کی بات کو غور سے سننا۔ اس کے بعد بچوں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ بچوں کو استاد حدیث سنائے تاکہ وہ اس سورۃ کی اہمیت کو محسوس کر سکیں۔

❖ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے، جو آج کھولا گیا ہے، اس دن سے پہلے کبھی یہ دروازہ نہیں کھولا گیا تھا اور وہاں سے ایک فرشتہ اترا۔ تو انہوں نے کہا: ''یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین پر اترا ہے اور اس سے پہلے یہ زمین پر کبھی نہیں اترا۔ اس نے سلام کیا اور کہا: دونوروں کی خوشخبری سنیں جو آپ کو عطا کیے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ ایک سورۃ الفاتحۃ اور دوسرا سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔ ان دونوں میں سے آپ جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو ضرور دیا جائے گا''۔ (صحیح مسلم: 806)

بچوں کو قرآن مجید دکھائیں اور یہ حدیث بتاتے ہوئے کھولیں اور سورۃ الفاتحۃ دکھا کر صفحے پلٹیں اور پھر اگلی سورۃ البقرہ دکھائیں۔

❖ بچو! اب ہم سورۃ البقرہ پڑھنے جا رہے ہیں۔ سورۃ الفاتحۃ میں ہم نے صراطِ مستقیم کے بارے میں پڑھا جو کہ جنت میں جانے کا راستہ ہے۔ اب سورۃ البقرہ ہمیں یہ بتائے گی کہ اس راستے پر چلنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

❖ بچو! ایک اور حدیث بھی سنیں: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (صحیح مسلم: 780)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچو!اس کا مطلب ہے کہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے۔تو ہمیں چاہیے کہ روزانہ سورۃ البقرہ کا کچھ حصّہ ضرور تلاوت کریں۔

صراط مستقیم کا فلیش کارڈ جو پچھلے سبق میں بچوں کو دکھایا تھا دوبارہ دکھائیں اور بچوں کے ساتھ اس سبق پر تبصرہ کریں۔

❖ یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ صراط مستقیم پر چلنے کے لیے ہمیں اچھے کام کرنے ہوں گے تا کہ ہم جنت میں جا سکیں اور تمام اچھے کام اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کر دیے ہیں۔

بچوں کے آگے قرآن مجید کھولیں اور قرآن مجید پر نظر رکھتے ہوئے بچوں سے مزید بات کریں۔

❖ بچو! قرآن مجید میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ قرآن مجید صرف متقین کے لیے ہدایت ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید تو بہت لوگ پڑھتے ہیں لیکن اس کو پڑھنے کا فائدہ تو صرف اس کو ہوتا ہے جو صراطِ مستقیم پر ہو۔ایسے ہی مسلمان کو اللہ تعالیٰ متقی کہتا ہے۔

❖ بچو!متقی کون ہوتا ہے؟

متقی کا فلیش کارڈ بچوں کو دکھائیں اور اس پر تبادلہ خیال کرنے دیں۔

متقی وہ مسلمان ہوتا ہے جو اچھے اور برے کاموں میں فرق جانتا ہے۔اس کو ہمیشہ اچھے کام کرنے کا شوق ہو اور وہ اس کے لیے کوشش بھی کرتا ہے اور برے کاموں سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ متقی بننے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہے؟

❖ اللہ تعالیٰ ہمیں سورۃ البقرہ میں فرمایا ہے کہ متقی میں پانچ خوبیاں ہوتی ہیں یعنی وہ پانچ باتوں پر عمل کرتا ہے۔

اس تصور کو اجاگر کرنے کے لیے بچوں کو ستارے والا فلیش کارڈ دکھائیں جس کے پانچوں کونوں پر متقین کی پانچ صفات لکھی ہوئی ہوں۔ان پانچوں صفات کو باری باری بچوں سے ڈسکس کریں۔اس طرح کے فلیش کارڈ کی مدد سے بچوں کے ذہن میں پانچ صفات پختہ ہو جائیں گے۔

ا۔ **الَّذِینَ یُؤْمِنُونَ بِا لْغَیْبِ غیب پر ایمان:** غیب کا مطلب ہوتا ہے وہ چیزیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں۔وہ کون کون سی چیزیں ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں؟

❁ **اللہ تعالیٰ:** کسی نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔اللہ تعالیٰ ہمیں نظر تو نہیں آتا مگر ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ہم واقعی یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیسا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس انسان کے لیے ایک خاص انعام یعنی اپنا دیدار رکھا ہے جو اچھے اچھے کام کر کے جنت میں جائے گا۔متقی اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتا ہے اور ہر حال میں اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

❁ **فرشتے:** کیا آپ فرشتوں کو دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں!متقی مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف کاموں کے لیے فرشتے بنائے ہیں۔جیسے کراماً کاتبین جو ہمارے کندھوں پر بیٹھے ہیں اور ہم جو بھی اچھے برے کام کرتے ہیں وہ لکھ رہے ہیں۔جہاں ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو بہت سارے فرشتے اس جگہ کو گھیر لیتے ہیں ۔لیکن ہمیں نظر نہیں آتے ۔سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو فرشتے اپنے پر بچھا کر اس جگہ کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتے ہیں ۔(صحیح مسلم:2700)

یہ نکتہ بتاتے ہوئے استاد بچوں کی طرف مسکرا کر دیکھے تاکہ ان کی کلاس میں آنے پر حوصلہ افزائی ہو۔

جنت: کیا جنت کسی نے دیکھی ہے؟ لیکن متقی اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ موجود ہے۔ متقی کو معلوم ہے کہ اگر وہ اچھے کام کرے گا تو جنت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جا سکے گا۔ برے کام کرنے پر اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا اور اس کو سزا ملے گی ۔ ہر کام کرتے وقت متقی یاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

متقی ان سب غیب کی باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ پھر سب سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے۔

۲.وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (نماز) :متقی نماز پڑھتا ہے۔ یہ وہ کس کے لیے کرتا ہے؟ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔ اس لیے نہیں کہ امی نے کہا یا استاد کہہ رہا ہے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیا ہم اس سے اس دنیا میں ملاقات کر سکتے ہیں؟ متقی اس سے اس دنیا میں ملاقات کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ نماز کے ذریعے بندے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ متقی پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہے، حتیٰ کہ اگر اس کا دوست اس کے ساتھ کھیلنے آتا ہے اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو وہ اس کو تھوڑی دیر انتظار کا کہہ کر پہلے نماز پڑھتا ہے پھر کھیلنے جاتا ہے۔ نماز پڑھنے والے انسان سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے اور اس وجہ سے اس کے لیے صراط مستقیم پر چلنا اور جنت میں جانا آسان ہو جاتا ہے۔ متقی کو معلوم ہے کہ نماز سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ نماز کا دنیا میں یہ فائدہ بھی ہے کہ یہ غلط کاموں سے روکتی ہے۔ وہ نماز قائم کرتا ہے یعنی اس کو بالکل ایسے پڑھتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے پڑھی۔

۳۔وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (صدقہ):جب متقی نماز پڑھتا ہے تو اسے معلوم ہے کہ اس میں اس کا اپنا فائدہ ہے تب اس کو لوگوں کی بھی فکر ہوتی ہے کہ ان کے لیے کیا کروں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرتا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ آپ کیا کیا خرچ کر سکتے ہیں؟ پیسے، کپڑے، کھلونے، کھانا وغیرہ۔ کیا صدقہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم صرف غریبوں کو ہی دے سکتے ہیں؟ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہم اپنے کزنز، دوست اور اپنے بہن بھائیوں کو بھی ان میں حصے دار بنائیں۔ اور جب متقی ایسا کرتا ہے تو یہ چیز اس کو صراط مستقیم پر چلنے میں مدد دیتی ہے اور جنت میں لے جاتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

استاد بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ ''یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آپ بھی متقی بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ آپ سب سیدھے بیٹھ کر بہت غور سے بات سن رہے ہیں۔''

❖ اب ہم دیکھتے ہیں مختلف حالات میں ہمیں ایسا کیا کرنا چاہیے کہ ہم بھی متقی بن سکیں۔

ا۔نماز: (کلاس کے کسی بچے کا نام لے کر)..... متقی بننا چاہتا ہے۔اس کے دوست اس کے گھر کھیلنے آئے ہیں۔کھیلنے میں بہت مزہ آرہا ہے کہ اتنے میں اذان کی آواز آتی ہے۔نماز کا وقت ہوگیا۔اب وہ کیا کرے؟ کھیلتا رہے یا نماز پڑھے؟اس کے دوستوں کو بھی تھوڑی دیر کے بعد واپس چلے جانا ہے۔کیونکہ اس نے متقی بننا ہے تو کیا کرے:

- اپنے دوستوں کے ساتھ نماز پڑھ لے اور پھر سب کھیلیں۔
- سب کو جانے دے اور اپنی نماز وقت پر ہی ادا کرے۔
- دوستوں کو نماز کے اوقات پر کھیلنے کے لیے نہ بلائے۔
- دوستوں کو پہلے سے بتادے کہ نماز کے وقت ہم کھیل بند کردیں گے۔
- نماز کا وقت قریب ہو تو کھیلنے کی بجائے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ذکر کرے۔

نماز انسان کو متقی بناتی ہے۔فلاح حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ لڑائی: ......اور...... کھیل رہے تھے۔کھیل کے دوران ان دونوں کی آپس میں زبردست لڑائی ہو جاتی ہے۔ایک دوسرے کو بہت زور سے مارا ہے۔وہ اپنا فیصلہ امّی کے پاس لے کر جاتے ہیں۔امی دونوں کو بلا کر پوچھتی ہیں کہ کیا معاملہ ہوا؟اب اگر وہ متقی بننا چاہتے ہیں تو کیا کریں؟

- اپنی اپنی غلطی مان لیں یا جھوٹ بولیں؟
- امی سے معافی مانگ لیں۔
- اپنے دوست سے معافی مانگ لیں۔
- کھیل شروع کرتے وقت ہی اس بات کا دھیان رکھیں کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے اور لڑائی نہیں کرنی۔

لڑائی نہ کرنے سے ہم متقی بن سکتے ہیں۔یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

۳۔امتحان:.....کے امتحان ہونے والے ہیں۔امّی اس کو پڑھنے کے لیے کہتی رہتی ہیں۔لیکن اس کا دل نہیں چاہتا کہ وہ ایسا کرے۔اس کو لگتا ہے کہ زیادہ دیر پڑھنے سے وہ بور ہو جاتا ہے۔بچو! آپ بتائیں کہ ایک متقی یہاں کیا کرے؟

- وہ خوب اچھی طرح پڑھے گا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- جب وہ پڑھتے پڑھتے تھک جائے گا تو تھوڑی دیر آرام کرلے گا۔
- وہ صحت مند غذا کھائے گا تاکہ پڑھائی کرنے کے لیے طاقت ملے۔

۴۔کھلونے: ...... بیٹھا اپنے کھلونوں سے کھیل رہا تھا۔اس کا بھائی اس کے پاس آتا ہےاوراس سے اس کا کھلونا مانگتا ہے۔اس نے اس سے پہلے بھی ایک کھلونا توڑا تھا۔ایک بار کچھ خراب بھی کیا تھا۔وہ بھی تو اپنے کھلونوں سے کھیلنے نہیں دیتا۔بچو! آپ بتائیں کہ کیا کرنے سے فلاح حاصل ہوگی؟متقی کون ہوتا ہے؟اگر وہ صراط مستقیم پر چلنا چاہتا ہےاوراللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتا ہے خود بھی خوش رہنا اور کامیاب بننا چاہتا ہے۔بچو! آپ بتائیں کہ ایک متقی کیا کرے؟

- وہ دوسروں کو اپنے کھلونوں سے کھیلنے دے۔
- وہ تھوڑی دیر کے لیے اپنا کھلونا دوسرے کو دے۔
- اپنے بہن بھائی کو اس کھلونے سے کھیلنے کا طریقہ سکھادے تاکہ وہ غلط استعمال سے خراب نہ ہوجائے۔
- یہ بھی سکھادے کہ کھیل میں احتیاط کیسے کرنی ہے۔

۵۔چھٹیاں: اسکول کی چھٹیاں تھیں.... نے دیکھا کہ اس کی امی گھر کی صفائی اور جھاڑ پونچھ کر رہی ہیں۔اس نے کہا امّی لائیں میں آپ کی مدد کردوں۔امّی مسکراتی ہیں اوراس سے کہتی ہیں کہ پہلے اپنا کمرہ صاف کرلو۔اس کا پورا کمرہ پھیلا ہوا ہے،زمین پر ہر طرف کھلونے پڑے ہوئے ہیں، کپڑے الماری سے باہر لٹکے ہوئے ہیں،جوتے اپنی جگہ پر نہیں ہیں۔لیکن اس کا اپنا کام کرنے کا دل نہیں چاہ رہا اور وہ تو امی کی مدد ہی کرنا چاہ رہا ہے۔وہ متقی کیسے بنے؟

- وہ اپنی امّی کی بات مانے۔
- وہ یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوگا۔
- اگر وہ امی کی مدد کرنا چاہے تو آئندہ اپنے کمرے میں گندگی نہ پھیلائے۔
- اپنا کمرہ صاف کرکے امی کی مدد کے لیے جائے۔

۶۔اسکول: ...... اسکول میں ہے۔استاد تمام بچوں سے کہتی ہیں کہ کلاس میں جاتے ہوئے لائن بنالیں۔اس کو لائن بنانا پسند نہیں۔اتنی دیر لگتی ہے۔وہ سوچتی ہے کہ میں کیوں لائن بناؤں؟ میں کیوں استاد کی بات مانوں۔بچو!اگر وہ متقی بننا چاہتی ہے تو اس کو کیا کرنا ہوگا؟

- فوراً سیدھی لائن بنائے۔
- دوسروں کو بھی احساس دلائے کہ لائن میں کھڑے ہوں۔
- لائن بنانے میں ہر طرح مدد کرے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- لائن میں کسی کو دھکا نہ دے۔

بچو! یاد رکھیں کہ جب ہم اصول وضوابط کی پابندی کرتے ہیں اور استاد کی بات مانتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں تو ہمارا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت خوش کرتا ہے۔

> اس تمام ایکٹوٹی کے دوران بچوں سے باہمی تبادلہ خیال جاری رکھا جائے تا کہ ہر موقع پر ان کے ذہن میں مختلف حل موجود ہوں۔ استاد ایکٹوٹی کو شروع کرنے سے پہلے بچوں کو تبادلہ خیال کرنے کے کچھ آداب بتا دے۔

❖ بچو! دیکھا متقی بننا کتنا آسان ہے۔ چونکہ متقی غیب پر ایمان لاتا ہے تو اس کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔ جو کچھ میں کرتا ہوں فرشتے لکھ رہے ہیں۔ اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے قرآن وسنت کے مطابق کام کیے تو میں جنت میں جاؤں گا۔ ان شاء اللہ!

❖ چلیں ایک لسٹ بناتے ہیں کہ متقی کو کیا کیا ملے گا:

- اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں متقی کی مدد کرے گا۔
- متقی کو سکون وآرام ملتا ہے۔
- متقی کے ہر کام میں آسانی ہو جاتی ہے۔
- متقی کے اعمال قبول ہوتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت متقی کو ملتی ہے۔
- لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
- ایسے انسان کو کوئی ڈر اور خوف نہیں ہوتا۔

❖ چلیں اب باری باری سب بتائیں کہ متقی بننے کے لیے اس ہفتہ کون سا ایک کام ضرور کریں گے۔

> بچوں کی مثالوں سے واضح ہوگا کہ ان کو کتنا سمجھ میں آیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 5 بیمار دل

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ دل کی مختلف کیفیات کو جان سکے۔

☆ سمجھ جائے کہ دل پر مختلف اعمال کے مختلف اثرات کیسے مرتب ہوتے ہیں۔

☆ عملی مثالوں کے ذریعے دل کو صحت مند رکھنا جان لے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ آیت:10

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ.

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ قلب سلیم

☆ مردہ دل

☆ بیمار دل

☆ استغفر اللہ

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ اس سبق کو کرواتے وقت منافق کا لفظ استعمال مت کریں کیونکہ بچے اس تصور کو سمجھنے میں غلطی کر سکتے ہیں۔

نوٹ: کتب: ''تزکیۃ النفوس'' از امام ابن قیم الجوزی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں: قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے کس لیے بھیجا؟ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کیا جائے؟ قرآن مجید کی دوسری سورۃ کون سی ہے؟ جنت کی طرف لے جانے والے راستے کا کیا نام ہے؟ متقی کن پانچ باتوں کا خیال رکھتا ہے؟

- بچو متقی ہی صراط مستقیم پر رہتا ہے۔ متقی ہر وقت اچھے کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے کیے۔
- بچو! جب ہم اچھا یا غلط کام کرتے ہیں تو ہمارے جسم کا کون سا حصّہ سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

فیڈ بیک لینے کے دوران بہتر ہوگا کہ پچھلی کلاس کے فلیش کارڈز بچوں کو دکھاتے جائیں تا کہ بچوں کی توجہ سبق پر ہی مرکوز رہے اور وہ فیڈ بیک دینے میں دیر نہ لگائیں۔

- بچو! ہم سب کو صرف اپنے دل کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ کیسا ہے۔ ہم کسی اور کے دل کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہر شخص کے دل کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کیسا ہے۔
- یہ بات ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۰ میں بتائی ہے

فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ بِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ.

”ان کے دلوں میں بیماری تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

بچوں کو یہ آیت قرآن مجید میں سے پڑھ کر سنائیں یا کسی بچے سے تلاوت کروائیں۔

ہمارے دین میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اچھے کام کرنے سے دل صحت مند ہوتا ہے اور برے کاموں سے بیمار ہو جاتا ہے۔ بیمار دل کو ٹھیک نہ کیا جائے تو وہ اور زیادہ بیمار ہوتا چلا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”خبردار رہو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر یہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے۔ اگر یہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ ہوشیار رہو! وہ دل ہے“۔ (متفق علیه، صحیح البخاری: 52، صحیح مسلم: 1599)

- سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں متقی کا دل کیسا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہی ہمیں بتاتا ہے کہ وہ قلبِ سلیم ہوتا ہے۔ یہ وہ دل ہوتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتا ہے اور جانتا ہے کہ سب سے طاقتور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تین فلیش کارڈز بنائیں: سلیم دل، مردہ دل، بیمار دل۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب ہم اچھا کام کرتے ہیں تو ہمارا دل صحت مند ہو جاتا ہے۔ ایک روشن اور چمک دار دل۔ یہ دل اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتا ہے۔ ہر کام اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کسی بات پر اس کو شک نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم خوشی خوشی مان لیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی ہوتا ہے۔

- اس کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی کام کروں گا تو اس میں میرا ہی فائدہ ہے۔ وہ یہ سوچ کر مشکل سے مشکل کام کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مزید مدد کرے گا۔
- قلبِ سلیم والا شخص خواہ گھر میں ہو، اسکول میں یا پارک میں، جہاں اذان کی آواز آئی تو فوراً نماز پڑھتا ہے۔ وہ صرف یہ سوچتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو مجھے ہر حال میں اس کا حکم ماننا ہے۔
- وہ دنیا میں بھی اچھے کام کرنے کی وجہ سے آرام سے رہتا ہے اور آخرت میں جب اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہاں بھی کامیاب ہوگا کیونکہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے فلاح کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس قلبِ سلیم لے کر جا رہا ہے۔

بچوں کو اچھے کاموں کے بارے میں بتایا جائے۔ ان کاموں کو تین حصّوں میں تقسیم کریں:

۱۔ اچھے کام جو گھر میں کیے جائیں۔

۲۔ اچھے کام جو اسکول میں کیے جائیں۔

۳۔ اچھے کام جو گھر سے باہر یا بازار میں کیے جائیں۔

- اس کی دنیا اور آخرت دونوں اچھی! کیونکہ وہ سچ بولتا ہے، شیئر کرتا ہے، نرمی سے بات کرتا ہے، قرآن مجید پڑھتا ہے، نماز پڑھتا ہے، امی ابو اور استاد کی بات مانتا ہے، اپنے گھر اور کمرے کو صاف رکھتا ہے وغیرہ۔
- بچو! اب ہم ایک مردہ دل کی بات کرتے ہیں۔

استاد اب مردہ دل کے فلیش کارڈ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

یہ مردہ کیوں ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے مگر اس کا کوئی حکم نہیں مانتا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ جب اذان ہو تو نماز پڑھنا ضروری ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ کوئی بات نہیں بعد میں پڑھ لوں گا اور پروا کیے بغیر اپنے کھیل کود میں مشغول رہتا ہے۔ اس کو فلمیں اور ٹی وی دیکھنے کا اتنا شوق ہوتا ہے کہ جب امی اس کو کھانے کے لیے بلاتی ہیں، وہ ان کی آواز پر کوئی توجہ نہیں دیتا اور وہی کرتا رہتا ہے جس کو اس کا دل چاہتا ہے۔ کمرہ گندہ ہو تو رہے، وہ سوچتا ہے کہ ”میں کیوں صفائی کروں۔ میرا دل نہیں چاہتا۔ میں تو وہی کام

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کروں گا جس میں میرا فائدہ ہو اور جو میرا دل چاہے۔ میں تو صرف اپنا کام کروں گا۔ دوسروں کے کام کیوں کروں؟''

- بچو! مردہ دل انسان لگاتار وہ کام کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کاموں میں اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے۔ مگر اس کو ذرا بھی پروا نہیں۔ وہ تو صرف دنیا کا فائدہ دیکھتا ہے۔ آخرت میں کس کام کا کیا اجر ملے گا وہ یہ نہیں سوچتا۔ بچو! وہ سوچ ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا دل مردہ ہے۔

- بچو! ہم نے قلبِ سلیم اور مردہ دل کے بارے میں جانا۔ اب ایک اور طرح کا دل بھی ہوتا ہے۔ اس کو ہم بیمار دل کہتے ہیں۔

استاد اب بیمار دل کے فلیش کارڈ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

یہ وہ ہے جو کچھ کام وہ کرتا ہے جو قلبِ سلیم والے ہوتے ہیں اور چند کاموں میں بالکل مردہ دل کی طرح ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ لوگ بھی اس سے خوش رہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کو بھی راضی کر لے۔ وہ دنیا کا بھی سب فائدہ چاہتا ہے اور آخرت میں جنت بھی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ایسا کرنے سے اس کا دل بیمار ہوتا ہے۔ جب ہم غلط کام کرتے ہیں تو ہمارا دل بیمار ہو جاتا ہے۔

- بچو! آپ کا کیا خیال ہے کہ کون سے کاموں سے دل بیمار ہوگا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

استاد خود بھی کلاس میں اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنی مکمل شمولیت کا اظہار کرے۔ ایسا کرنا اس تصور کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں مدد دے گا اور بچے بھی پھر خود بخود اپنا ہاتھ اٹھائیں گے۔

مثلاً امی نے نماز پڑھنے کے لیے کہا تو اس لیے نماز پڑھ لی کہ امی سے بعد میں کوئی بات منوانی ہے اور سب گھر والے بھی کہیں کہ کتنا متقی بچہ ہے۔ اسی لیے کوئی پاس ہو تو فوراً نماز پڑھ لی اور اگر اکیلا ہو تو کبھی بھول گئے یا دیر کر دی۔ بہن بھائیوں سے ہر اس بات پر لڑائی کی جہاں اپنا نقصان ہو اور جہاں کوئی فائدہ ہو تو ان کی بات مان لی۔ بیمار دل تمام باتیں جانتا تو ہے اور کہتا بھی ہے یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں لیکن ان میں سے صرف چند پر عمل کرتا ہے، باقی سب کو چھوڑ دیتا ہے، وہ بھی لوگوں کو دکھانے کے لیے۔ وہ اپنے آپ کو ہی اچھا سمجھتا ہے۔ ویسے بہت اچھے کام کرتا رہتا ہے لیکن جب غصہ آئے تو گالی بھی دے دیتا ہے اور لڑائی بھی کر لیتا ہے۔ ایسے موقع پر اس کو بالکل یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ غلط کر رہا ہے۔

- بچو! اگر یہ زیادہ بیمار رہنا شروع ہو جائے تو مردہ ہو سکتا ہے۔ اس دل کو مردہ ہونے سے بچانا بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے ہمیں چند کام کرنے ہوں گے کہ کہیں ہمارا دل مردہ ہی نہ ہو جائے۔ (بچوں سے مثالیں لیں)۔

ا۔ **بہت زیادہ اور بلاضرورت بولنا:** زیادہ بولنے سے کیا ہوتا ہے؟

- برے الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں۔
- باتوں باتوں میں لڑائی ہو جاتی ہے۔

- گالی دے دیتے ہیں۔
- جھوٹ بول دیا جاتا ہے۔
- بات بات پر تکرار اور بحث ہو جاتی ہے۔

۲۔ بہت زیادہ دیکھنا: بچو! کیا زیادہ دیکھنا دل کو بیمار اور پھر مردہ کر دیتا ہے؟ کارٹون، فلمیں اور کمپیوٹر گیم وغیرہ۔ ان سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

- وقت ضائع ہوتا ہے۔
- ہمارے ضروری کام وقت پر پورے نہیں ہو پاتے۔
- ہم ان سے بہت سے غلط کام سیکھ لیتے ہیں۔
- پیسے ضائع ہوتے ہیں۔
- صحت خراب ہوتی ہے۔

۳۔ بہت زیادہ کھانا: زیادہ کھانے سے کیا ہوتا ہے؟

- ہر وقت دل چاہتا ہے کہ کچھ کھائیں۔
- اچھے سے اچھا کھائیں۔
- امی نے گھر میں جو کھانا بنایا ہو اس پر یہ کہنا کہ "یہ مجھے پسند نہیں"۔
- ہر وقت ناشکری کی باتیں کرنا۔

تو کیسا کھانا کھانا چاہیے؟ جیسا رسول اللہ ﷺ کھاتے تھے۔ صحابہ کرام بھی کم کھاتے تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کم کھاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایسا کھانا کھاتے تھے جس سے جسم اور دل دونوں بیماری سے محفوظ رہیں۔ ان کو ہر وقت یہ فکر ہوتی کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اس لیے ہم اپنے کھانے کا بھی خیال رکھیں گے۔ آپ ﷺ صحت دینے والی غذائیں کھاتے۔ بسم اللہ پڑھ کر کھانے کا آغاز کرتے۔ پورا کھانا ختم کرتے۔ کسی چیز کو برا نہ کہتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ (صحیح البخاری: 3563)

۴۔ لوگوں سے میل جول: یہ بھی دیکھنا بہت ضروری ہے کہ ہم کیسے لوگوں سے ملتے ہیں؟ کن لوگوں کے ساتھ اپنا زیادہ وقت گزارتے ہیں؟ زیادہ میل جول سے کیا ہوتا ہے؟

- اس سے وقت ضائع ہو سکتا ہے۔
- ہم اپنی عبادات میں پیچھے رہ سکتے ہیں۔ مثلاً کم نمازیں اور قرآن مجید کی تلاوت۔
- پڑھائی کا حرج۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لیکن اگر ہم خیال رکھیں تو انہی دوستوں کے ساتھ مل کر ہم بہت سا دین کا کام بھی کر سکتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے مزید طریقے بھی سیکھ سکتے ہیں۔ مل کر نماز اور زیادہ عبادت بھی کر سکتے ہیں۔

- بچو! ان سب باتوں پر عمل کر کے ہم اپنے دل کو بیمار ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ کیونکہ آخرت میں وہ شخص کامیاب ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلبِ سلیم لے کر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہماری کوشش اور دل کی حالت کو دیکھتا ہے۔
- بچو! اس آیت (آیت ۱۰، سورۃ البقرہ) میں یہی بتایا جا رہا ہے کہ اچھے کام کرنا آپ کے دل کو صحت مند بناتا ہے اور برے کام آپ کے دل کو بیمار کر دیتے ہیں۔ ہمیں ہر کام کرتے ہوئے بس یہ سوچنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کن باتوں سے راضی ہوگا، ہم وہی کریں۔

بچوں سے کہیں کہ وہ اس آیت کو پڑھ کر سنائیں۔

- بچو! ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہم کسی کے دل کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہم یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ کس کا دل صحت مند ہے اور کس کا بیمار ہے اور ہمیں یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام لوگوں کے دلوں کو دیکھ سکتا ہے۔ ہم تو صرف اپنے دل کے بارے میں جانتے ہیں۔ اپنے دل کو ہی ہمیں ٹھیک کرنے کی کوشش کرنی ہے۔
- نبی ﷺ کا دل تو بہترین دل تھا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور بہترین اعمال کرتے تھے۔ نبی ﷺ کے صحابی جو آپ ﷺ کی مدد کرتے تھے ان کے بھی دل صحت مند تھے۔
- بچو! اگر ہم سے ایسا کام ہو جائے جو دل کو بیمار کرتا ہو تو ہم کیا کریں؟ کیا اس کو دوبارہ صحت مند بنانے کا کوئی طریقہ ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ استغفر اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے سے اور لوگوں کو معاف کرنے سے دل دوبارہ صحت مند ہو جاتا ہے۔
- بچو! کیا ہمیں صحت مند دل چاہیے؟ ہمیں اپنے دل کو صحت مند رکھنے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟ چلیں ہم اچھے اعمال کی فہرست دوہراتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 6 جنت

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ قرآن و حدیث کی روشنی میں جنت کی وضاحت جان لے۔

☆ جنت کے بارے میں جان کر ایمان میں مزید اضافہ کر سکے۔

☆ جنت کے حصول کے لیے اچھے اعمال کا شوق پیدا ہو۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ آیت:25

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَـٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (25)

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ جنت

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ جنت کا تصور دیتے ہوئے استاد احتیاط برتیں کیونکہ جنت ایمان بالغیب میں سے ہے۔

☆ جنت اور اس کی نعمتوں کی تصاویر دکھانے کے لیے کوئی فلیش کارڈ استعمال نہ کیا جائے۔

نوٹ: کتب: ''جنت کا بیان'' از اقبال کیلانی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

> پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں: صراط مستقیم کیا ہے؟ متقی کن پانچ کاموں کا خیال رکھتا ہے؟

- بچو! اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لیے قرآن مجید بھیجا۔ ہم نے اس کو سمجھ کر پڑھنا اور پھر اس پر عمل کرنا ہے۔ جو صراط مستقیم پر چلتا ہے وہی متقی ہوتا ہے۔ متقی کا دل بھی صحت مند دل ہوتا ہے۔ متقی ہر وہ کام کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔ ایسا کرنے سے وہ کہاں جائے گا؟ جنت میں! ان شاء اللہ!

- بچو! جنت کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایک ایسی جگہ تیار کر رکھی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا ہے''۔ (صحیح البخاری: 3244، وصحیح مسلم: 2824)

- بچو! اس حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے والوں کے لیے ایک ایسی خوبصورت جگہ تیار کی ہے کہ جس کی خوبصورتی کو اور اس میں پائی جانے والی چیزوں کے بارے میں خواہ ہم کتنی ہی معلومات حاصل کر لیں، کتنی ہی بحث کر لیں اور اس کے بارے میں کتنا ہی سوچ لیں پھر بھی جنت ہمارے تصور سے باہر ہے۔ یہ ہر اس خوبصورت چیز سے کہیں بہتر ہے جو ہم اپنے تصور میں لا سکتے ہیں۔

- بچو! آپ میں سے کس کس کا دل کرتا ہے کہ وہ جنت حاصل کر سکے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ آج کے سبق میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے کہ جنت کیسی ہوگی اور جنت کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کون سے کام کرنے ہوں گے؟

> اکثر بچے جنت کے بارے میں چند بنیادی معلومات رکھتے ہیں۔ اس لیے اس معلومات پر ان کی توجہ برقرار رکھنے کے لیے ایکٹیوٹی کی شکل میں سبق کرائیں۔

- بچو! میرے پاس چند کارڈ ہیں۔ آپ آپس میں دو، دو یا تین، تین کا گروپ بنا لیں۔ ان کارڈز پر جنت میں پائی جانے والی کچھ چیزیں لکھی ہیں۔ آپ لوگ سوچ کر بتائیے کہ یہ کیسی ہوں گی اور یہ معلومات آپ کو کہاں سے ملیں۔

> بچوں کو اس معلومات کے لیے ۵۔۱۰ منٹ دیں اور پھر ان کے ساتھ تفصیل سے قرآن وسنت کی روشنی میں ان کو ڈسکس کریں۔ ('جنت کا بیان' از اقبال کیلانی)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۱۔ جنت کے محلات:

- جنت کے محلات ہر طرح کی گندگی سے پاک اور صاف ہوں گے۔(التوبہ: 72)
- محلات سے بہت پیاری خوشبو آ رہی ہوگی۔(صحیح البخاری: 3245)
- جنت کے محلات سونے اور چاندی سے بنے ہوئے ہوں گے۔(صحیح البخاری: 3245)
- جنت کے سو درجات ہیں(صحیح البخاری: 7423) اور یہ محلات بھی ان کے مطابق ہوں گے۔
- فرشتے جنتی کو ان محلات کی سیر کرائیں گے۔محلات میں درخت لگے ہوں گے۔نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ان محلات میں نوکر بھی ہوں گے۔
- محلات میں سونے اور چاندی کے برتن ہوں گے۔(صحیح مسلم: 180)
- محلات کی اینٹیں مختلف رنگوں کے پتھروں سے بنی ہوں گی۔مثلاً سفید، سرخ، سبز۔

۲۔ جنت کے دروازے:

- جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے۔(صحیح مسلم: 234)
- جنتی کے آنے پر فرشتے یہ دروازے کھولیں گے۔جنتی کو خود دروازہ بھی نہیں کھولنا پڑے گا۔(الزمر: 73)
- سب سے پہلے جنت کا دروازہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھولا جائے گا۔آپ ﷺ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (صحیح مسلم: 196)
- جنت کے دروازوں کے نام: باب الصلوۃ (نماز پڑھنے والے کے لیے)، باب الجہاد (جہاد کرنے والوں کے لیے)، باب الصدقہ (صدقہ دینے والوں کے لیے)، باب الریان (روزہ رکھنے والوں کے لیے)۔(صحیح مسلم: 1027)
- ستر ہزار آدمی ایک ہی وقت میں ایک دروازے سے گزر جائیں گے کیونکہ وہ دروازے بہت بڑے ہوں گے۔ (صحیح مسلم: 191)

۳۔ جنت کے درخت:

- جنت میں ہر طرح کے پھلوں کے درخت ہوں گے۔(النباء: 33-32)
- جنت کے درخت کانٹوں کے بغیر ہوں گے۔درختوں کے سائے بہت لمبے ہوں گے۔ (الواقعہ: 32-27)
- جنت کے درخت ہمیشہ ہرے بھرے رہیں گے۔کبھی نہیں سوکھیں گے۔ان درختوں کی شاخیں ہری بھری، لمبی اور گھنی ہوں گی۔(الرحمن: 65-64)
- جنت میں تمام درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔(سنن الترمذی: 2525)
- جنت کے ایک درخت کا سایہ اتنا لمبا ہوگا کہ گھڑ سوار سو برس تک مسلسل چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہ ہوگا۔(صحیح البخاری: 4881)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۴۔ جنت کی نہریں:

- جنت میں میٹھے پانی، خوش ذائقہ دودھ، لذیذ شراب اور شفاف شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ (محمد: 15)
- کوثر جنت کی ایک نہر ہے، جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ (سنن الترمذی: 2542)
- جنتی لوگ بڑی نہروں میں سے چھوٹی نہریں نکال کر اپنے محلات تک لے جائیں گے۔ (سنن الترمذی: 2571، سورۃ الدھر، آیت: 6-5)
- کوثر جنت کی سب سے اعلیٰ اور بڑی نہر ہے۔ جو ایک بار اس کا پانی پیے گا اس کو دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔ (صحیح البخاری: 6578، 6579)

۵۔ اہل جنت کا کھانا پینا:

- سب سے پہلے جنتیوں کو مچھلی کھلائی جائے گی۔ (صحیح مسلم: 315)
- جنتیوں کو سونے، چاندی اور سفید چمکدار شیشے کے برتنوں میں کھلایا جائے گا۔ (زخرف: 73-71)
- جنت میں سفید چمکدار شراب ہوگی۔ (صافات: 47-45)
- جنتی لوگوں کی صبح شام دعوت ہوگی۔ (مریم: 62)
- جنتی جو بھی جانور یا پرندہ کھانا چاہے گا، وہ پکا ہوا خود سامنے آجائے گا۔ (الواقعہ: 21)

ان ساری باتوں کے بعد کچھ بچے ایسا بھی سوچ سکتے ہیں اتنی اچھی جنت کی خاطر تو مر جانا بہتر ہے۔ اگر استاد ایسا محسوس کرے کہ بچے یہ سوچ رہے ہیں تو وہ بچوں کی طرف سے کسی سوال کے ہونے کا انتظار کیے بغیر اسے چاہیے کہ وہ انہیں یہ بات سمجھا دے کہ ہمیں دنیا کے ذریعے سے ہی جنت کمانی ہے۔ ہم اس دنیا میں جتنے اچھے کام کریں گے جنت میں جانا اللہ کی رحمت سے اتنا ہی آسان ہوگا۔

٦۔ جنت کے پھل:

- جنت میں ہر موسم کا پھل ہر وقت موجود ہوگا۔ پھل کبھی ختم نہ ہوں گے۔
- یہ پھل کھانے کے لیے کسی سے اجازت بھی نہ لینی پڑے گی۔
- جنت کے پھل کبھی خراب نہ ہوں گے۔ کیلا، انار اور بیر جنت کے پھل ہیں۔ (الواقعہ: 33-27)
- جنت کے پھل جنتی کھڑے، بیٹھے، چلتے پھرتے، جب چاہیں گے توڑ سکیں گے۔ (الدھر: 14)
- جنت کے پھلوں کا اگر ایک خوشہ دنیا میں آجائے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے پر بھی ختم نہ ہو۔ (صحیح مسلم: 907)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۷۔ جنت کے لباس، زیورات:

- جنتی باریک ریشم، اطلس ودیبا کا سبز لباس پہنیں گے۔
- اہلِ جنت ہاتھوں میں سونے کے کنگن استعمال کریں گے۔(الکهف: 31-30)
- خالص ریشمی لباس، خالص سونے، چاندی اور موتیوں کے زیورات۔(الحج: 23)
- جنتیوں کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا۔(صحيح مسلم: 2836)
- جنتی عورتوں کا دوپٹہ دنیا کی ہر چیز سے قیمتی ہوگا۔(صحيح البخاری: 2796)
- جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے، اس جگہ تک جنتیوں کو زیور پہنایا جائے گا۔(صحيح مسلم: 250)
- ایک کنگن کی چمک سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ (سنن الترمذی: 2538)
- جنتیوں کے زیور کا ایک موتی دنیا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔(سنن الترمذی: 1663)

یہ تمام معلومات دیتے وقت استاد اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم کسی کے بارے میں بھی حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ کون جنت میں جائے گا۔ اسی لیے اگر کوئی بچہ اپنی یا کسی اور کی جنت میں جانے کی بات کرے تو ان شاء اللہ کہیں بچوں کو اس بات کا بھی احساس دلائیں کہ جنت میں جانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ضرورت سب سے زیادہ ہے۔ (صحيح البخاری: 5673) لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت مانگتے رہنا چاہیے۔

❖ بچو! اہلِ جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے، کبھی بیمار نہ ہوں گے۔ وہ ہمیشہ جوان رہیں گے، کبھی بوڑھے نہ ہوں گے۔ وہاں کسی کو موت نہیں آئے گی۔ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کو کسی بھی قسم کی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ ہمیشہ خوش رہیں گے، کبھی پریشان نہ ہوں گے۔ (سنن الترمذی: 3246)

❖ ان سب سے بڑھ کر جو جنتی کو ملے گا وہ ہے اللہ تعالیٰ کا دیدار۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر جنتی جنت کی ہر چیز کو بھول جائے گا۔
(صحيح مسلم: 181)

❖ بچو! جنت اللہ تعالیٰ کا ایسا چھپا ہوا انعام ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے کیا جو اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں اور اچھے کام کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

بچوں کو سمجھائیں کہ ہم جنت اس وقت حاصل کر سکیں گے جب ہم دنیا میں نیک کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❖ بچو! ہمیں ایسے کون سے کام کرنے چاہییں جو ہمیں جنت میں لے جائیں ؟ (بچوں کو تبادلہ خیال کرنے دیں پھر مندرجہ ذیل اعمال کی طرف توجہ دلائیں)

- بیماروں کی تیمارداری کرنا۔
- صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اچھے کام کرنا۔
- نماز باقاعدگی سے پڑھنا۔
- ناراض بہن بھائیوں یا رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا۔
- ہر حال میں اللہ کا شکر گزار رہنا اور دوسروں کو خوش رکھنا۔
- مسنون دعائیں پڑھنا۔
- زبان سے کوئی بری بات نہ نکالنا اور ہاتھوں سے کسی کو نہ ستانا۔
- مکمل وضو کرنا۔
- اذان کا جواب دینا۔
- غصے پر قابو پانا۔
- اسلام کے بارے میں تعلیم حاصل کرنا۔
- والدین کی مدد کرنا۔
- برائیوں سے بچنا۔
- اللہ تعالیٰ کے نام یاد کرنا۔
- قرآن مجید حفظ کرنا۔
- کثرت سے سلام کرنا۔

اگر استاد کے پاس وقت ہو تو وہ بچوں کو ان مثالوں کے بارے میں مزید معلومات فراہم کر سکتی ہے۔

❖ بچو! دس صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں جنتی ہونے کی خوش خبری دی تھی۔(سنن ابی داؤد: 4649) اس لیے کہ صحابہ ویسے ہی کام کرتے تھے جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے۔ ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہوا۔

اگر بچے جاننا چاہیں تو عشرہ مبشرہ کی مزید تفصیل بچوں کو بتائی جا سکتی ہے۔

❖ بچو! چلیں ہم بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم ایسے کام کر سکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ہم بھی جنت میں جا سکیں:

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا۔(سورہ تحریم: 11)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 7   آسمان ایک چھت اور زمین فرش

مقاصد: **اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ**

☆ کائنات اور انسان کی تخلیق کا مقصد جان لے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمجھ جائے جس کے تحت اس نے ہمارے لیے کائنات کا پورا نظام تخلیق کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر غور وفکر کرنا سیکھ لے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ:22

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ الارض

☆ السماء

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید، انسائیکلوپیڈیا۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ چھوٹے بچوں کو بہت زیادہ معلومات نہ دیں۔ سبق کو ان کے لیے آسان بنائیں۔

☆ بڑے بچوں کو گھر پر کرنے کا یہ کام دیں کہ وہ اپنے آس پاس غور کریں اور کچھ ایسی غیر جاندار چیزیں کاغذ پر بنا کر لائیں جو اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان میں بنائی ہیں۔

نوٹ: انٹرنیٹ لنک: http://youtu.be/3xLiOFjemWQ
http://youtu.be/AV5T-40EG0U
http://youtu.be/b42aMg_whHw
http://youtu.be/QcWxInxF1w0

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

- بچو! جب ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو تو پھر ہم صراطِ مستقیم پر رہتے ہیں۔صراطِ مستقیم پر رہنے کے لیے متقی بننا ضروری ہے۔متقی وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتا ہے جن کے لیے پانچ کام کرنے ضروری ہیں۔ایسا کرنے سے اب متقی کا دل بھی صحت مند رہتا ہے۔ایک اور کام جو صراطِ مستقیم پر رہنے کے لیے ضروری ہے، وہ ہر اس چیز پر غور و فکر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنایا۔

- اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں اپنی بہت ساری رحمتوں کے بارے میں بتایا ہے جو اس نے ہم پر کی ہیں۔ہم یہ رحمتیں روزانہ دیکھتے ہیں لیکن ان کے بارے میں سوچتے نہیں اور نہ ہی غور و فکر کرتے ہیں۔یہ رحمتیں ہر طرح کے انسانوں کے لیے ہیں، چھوٹے بڑے، امیر غریب، جوان بوڑھے سب ان رحمتوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

قرآن مجید کھول کر بچوں کو سبق سے متعلقہ آیت دکھائیں۔استاد خود پڑھ کر سنائے یا بچوں سے پڑھوائے۔آیت میں الارض اور السماء کو ہائی لائٹ کریں۔

- "اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت"۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

- بچو! اللہ تعالیٰ نے زمین بنا کر ہم پر کیا رحمت فرمائی؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لیے اس کو فرش بنایا۔ چھوٹے بڑے، امیر غریب، جوان بوڑھے؛ مسلمان و کافر ہر کوئی اس فرش سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

بچوں کو انسائیکلوپیڈیا سے زمین کی تصویر دکھائیں۔

- بچو! زمین ایک سیارہ ہے جو ایک گیند کی مانند ہے جو مسلسل گھوم رہا ہے۔بچو! کیا آپ ایک گھومتے گیند پر چل سکتے ہیں؟ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہمارے لیے ایسا فرش بنایا جو گول بھی ہے اور مسلسل گھوم رہی ہے مگر پھر بھی اس پر ہم آرام سے چل رہے ہیں، گرتے نہیں ہیں۔باقی سیاروں میں یہ خوبی نہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو خاص طور پر ہمارے رہنے کے لیے بنایا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے جو فرش ہمارے رہنے کے لیے بنایا، اگر اسے خلاء سے دیکھیں تو یہ ایک بڑا سا نیلے رنگ کا ماربل لگتا ہے۔زمین نہ زیادہ سخت ہے اور نہ زیادہ نرم۔یہ ہمارے چلنے کے لیے بہت مناسب ہے۔زمین کا اندرونی حصہ بہت گرم ہے مگر اس کا بیرونی حصہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ نے ہمارے چلنے کے لیے ٹھنڈا بنایا اور پودوں کی غذا بھی اس کے اندر رکھی۔

☆ **بچوں کو بتانے کے لیے زمین سے متعلق سائنسی توجیہات:**

❁ زمین ایک زندہ سیارہ ہے جہاں بہت سے پیچیدہ نظام بغیر رکے مکمل مہارت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ دوسرے سیاروں سے موازنہ کرنے کے بعد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمین کو اپنی ہیئت اور شکل کے اعتبار سے خاص انسانوں کے زندہ رہنے کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔

❁ زمین کا قطر (diameter)12,756 کلومیٹر ہے۔ اسی کو زمین کی موٹائی یا چوڑائی بھی کہتے ہیں۔

❁ زمین کا مدار (circumference) خطِّ استویٰ (equator) سے تقریباً 40,075 کلو میٹر ہے۔

❁ زمین کا تین چوتھائی حصّہ پانی پر مشتمل ہے۔

❁ سورج سے زمین کا فاصلہ تقریباً 93 ملین میل ہے۔

❁ زمین بہت دلچسپ جگہ ہے۔ خلاء سے دیکھنے میں یہ ایک بڑا سا نیلے رنگ کا ماربل نظر آتا ہے جس میں مسلسل چلنے اور شکل بدلنے والے بادلوں کا ساڈیزائن بھی نمایاں ہے۔ سورج کی جلا دینے والی شعاعوں سے اس کی فضاء ہماری حفاظت کرتی ہے۔

❁ اگر آپ زمین کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے اندر دیکھ سکتے تو آپ دیکھتے کہ زمین ایک بہت بڑے پیاز کی طرح ہے۔ اس کی بہت ساری تہیں ہیں جو ایک گھنے اندرونی مرکز (inner core) سے شروع ہوتی ہے جو کہ زیادہ تر لوہے کا بنا ہوا ہے اور بیرونی تہہ (crust) پر ختم ہوتی ہے جس پر ہم رہتے ہیں۔ زمین کے درمیان کے ٹھوس مرکز (solid centre core) سے لے کر بیرونی تہہ (crust) جس پر ہم رہتے ہیں، کے درمیان پگھلی ہوئی چٹانوں کا ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ ان پگھلی ہوئی تہوں کو میگما (magma) کہتے ہیں جو بہت گرم ہوتا ہے اور پھٹ سکتا ہے۔ اور جب یہ پھٹ جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ آتش فشاں پہاڑ پھٹ کر ابل پڑا۔

❁ زمین کا اوپر کا حصّہ (crust) سب سے نازک ہے لیکن پوری زمین کا توازن قائم رکھتا ہے۔ اگر بہت زیادہ موٹا ہوتا تو فضاء سے بہت زیادہ مقدار میں آکسیجن (oxygen) سطح زمین میں منتقل ہو جاتی اور انسانی زندگی کو شدید نقصان پہنچاتی۔ اور اسی طرح اگر زمین کا اوپری حصّہ (crust) بہت زیادہ پتلا ہوتا تو زمین میں آتش فشانی اور تکنیکی عملیات اتنے زیادہ ہوتے کہ اس صورت میں بھی زمین پر انسانی زندگی مشکل میں پڑ جاتی۔

❁ زمین کی تہیں

زمین کی چار تہیں ہیں: اوپری حصّہ (crust)، چادر (mantle)، اندرونی مرکز (inner core)، بیرونی مرکز (outer

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(core) ۔زمین کی اوپری سطح تقریباً ۵ سے ۳۰ میل تک گہری ہے۔چادر (mantle) تقریباً ۱۸۰۰ میل تک موٹا ہے۔بیرونی مرکز (outer core) تقریباً ۱۳۰۰ میل تک موٹا ہے،اندرونی مرکز (inner core) زمین کے مرکز سے تقریباً ۸۰۰ میل پر محیط ہے۔ اندرونی مرکز (inner core) ایک ٹھوس تہہ سے بنی ہوئی ہے۔

طشتریاں (plates): ہمارے سیارے پر بڑے بڑے مٹی کے تودے بھی پائے جاتے ہیں۔یہ چٹانی پلیٹیں جو سطح پر تیرتی ہیں انکو تکنیکی طشتریاں (tectonic plates) کہا جاتا ہے۔یہ پلیٹیں چادر (mantle) پر تیرتی ہیں ۔زمین کے مرکز (core) سے خارج ہونے والی توانائی کی وجہ سے یہ پگھلی ہوئی شکل میں ہی رہتی ہیں۔سائنس دانوں نے یہ بات بھی دریافت کی ہے کہ جیسے جیسے آپ سیارے کے بیچ میں جائیں گے دباؤ بڑھتا جائے گا۔زمین کے مرکز (core) کا درجہ حرارت اور دباؤ بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے جو لوہے اور دوسری دھاتوں کو پگھلا کر بہا دیتا ہے۔

پگھلے ہوئے لوہے کا مرکز: ہمارے سیارے میں بہنے والی دھات dynamo effe کے پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ Dynamos ایک بہت بڑا مقناطیسی میدان (magnetic field) تخلیق کرتی ہیں۔زمین کے معاملے میں یہ مقناطیسی میدان (magnetic field) ہمارے سیارے کو خلاء سے محفوظ رکھتا ہے۔یہ ہمیں شمسی لہروں اور شعاعوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

تمام معلومات بچوں کو آسان الفاظ میں فراہم کرتے وقت بچوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے جوڑیں۔

- بچو ذرا سوچیں! اگر زمین کی یہ تہیں ذرا نیچے کھسک جائیں تو کیا ہوگا؟ کیا ہم زندہ رہ سکیں گے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہمارے لیے ایسا فرش بنایا جس پر ہم آرام سے رہ رہے ہیں۔نہ ہمیں یہاں گھر بنانے میں کوئی مسئلہ ہے اور نہ اس زمین پر چلنے میں تنگی۔ہم آرام سے گھر کے اندر اور باہر تمام کام کر لیتے ہیں۔
- بچو! اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسری چیز کا بھی ذکر کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے چھت بنایا۔وہ ہے آسمان۔

بچوں سے آسمان اور گھر کی چھت کا موازنہ کرائیں۔

- بچو! چھت کیا کرتی ہے؟ اگر ہمارے گھروں پر چھت نہ ہو تو کیا ہوگا؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔چھت ہمیں سورج کی خطرناک شعاعوں، سرد ہواؤں، بارش اور بہت سی چیزوں کو ہمارے اوپر گرنے سے بچاتی ہے جو ہمیں نقصان پہنچاتی ہیں۔ہم سکون سے اپنے گھر میں رہتے ہیں کہ لوگ، موسم اور چرند پرند ہمیں تنگ نہ کر سکیں۔
- جس طرح ہمارا گھر چھت سے مکمل ہوتا ہے اسی طرح اس دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے آسمان کا ہونا ضروری ہے۔ایک چھت کی طرح آسمان بھی ہمیں ان خطرناک چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے جو بیرونی خلاء سے زمین پر گرتی ہیں اور شدید گرم اور شدید سرد موسمی اثرات سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آسمان کا رنگ دیکھنے میں کتنا اچھا لگتا ہے اور رات ہوتے ہی آسمان پر جو تارے نکلتے ہیں وہ اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اگر آسمان نہ ہوتا تو اوپر دیکھنے سے بھی ڈر لگتا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو ہمارے لیے چھت بنایا جو کسی ستون کے بغیر کھڑی ہے اور پھر بھی اتنی مضبوط ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو کتنا اچھا لگتا ہے؟ لیکن کوئی سوراخ نظر نہیں آتا جہاں سے بارش کا پانی نکل رہا ہو۔

☆ **بچوں کو بتانے کے لیے آسمان سے متعلق سائنسی توجیہات:**

ہمارے سیارے میں موجود بہت سارے توازنوں میں سے ایک اہم توازن فضاء میں ظاہر ہوتا ہے جس نے ہمیں گھیر رکھا ہے۔ زمین کی فضاء میں مناسب گیسیں صحیح تناسب کے ساتھ موجود ہیں جو ہمارے جسم کی بقاء کے لیے بہت ضروری ہیں۔ یہ صرف انسانی جسم کی بقاء کے لیے ہی ضروری نہیں بلکہ ہر جاندار مخلوق کے لیے ضروری ہے جو زمین پر پائی جاتی ہے۔ اگر فضاء میں آکسیجن oxygen کی مقدار 21 فی صد سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو ہمارا سانس لینا دوبھر ہو جائے، اور جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ توانائی میں منتقل نہ ہو۔

فضاء محض گیسوں سے بنی ہوئی پتلی پتلی تہوں پر مشتمل ہے جس نے زمین کو گھیر رکھا ہے۔ یہ بہت سے مختلف طریقوں سے اپنا کردار ادا کر سکتی ہے اور آپ کو زندہ رہنے کے لیے درکار ہے۔ جس طرح زمین کی مختلف تہیں ہیں فضاء میں بھی مختلف تہیں ہیں۔ یہ گیس کی چادروں پر مشتمل ہے جو زمین اور اس پر موجود زندگی کو خلاء اور اس کے خالی پن اور اس کی چمکیلی شعاعوں سے حفاظت فراہم کرتی ہے۔ اس کے اندر خاص قسم کے ذرات molecules پائے جاتے ہیں جیسے ozone(O3) جو خلاء سے نقصان دہ چمکیلی شعاعوں کو چھان کر خارج کر دیتے ہیں۔ فضاء کے بغیر ہماری زمین بھی اسی طرح بنجر اور مردہ ہوتی جیسے چاند اور مریخ، جہاں کوئی زندگی نہیں پائی جاتی۔

شہابِ ثاقب اور شہابی پتھر ایسی چیزیں ہیں جو کئی ہزار میل فی گھنٹے کی رفتار سے فضاء میں پھٹ جاتے ہیں۔ دم دار ستارے زمین سے ٹکرا بھی جاتے ہیں مگر کسی نقصان کا سبب نہیں بنتے۔

> یہ تمام باتیں بچوں کو چارٹ پیپر پر زمین اور آسمان بنا کر بھی سمجھائی جا سکتی ہیں، اور اس کے برابر میں ایک گھر بنا دیا جائے۔ ان دونوں کا موازنہ بچوں سے اس طرح کروایا جائے کہ ان سے کہا جائے کہ کائنات اور گھر ان دونوں میں باتیں ایک جیسی پائی جاتی ہیں ان کی فہرست بنائیں۔ آخر میں نتیجہ یہ نکالا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ہر چیز ہمارے آرام کے لیے بنائی۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے اور اس کی بات ماننی چاہیے۔

تھرموسفیئر (thermosphere) خلاء سے قریب ترین تہہ ہے۔ اس تہہ میں بہت زیادہ مقدار میں توانائی شامل ہے کیونکہ اس میں زندگی سے بھرپور اُچھلتے کودتے جوہر (atom) پائے جاتے ہیں، اس کے باوجود یہاں پر گرمی بہت تھوڑی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۞ میسوسفیئر (mesosphere) براہ راست تھرموسفیئر (thermosphere) کے اندر ہے۔ اس کا درجہ حرارت بہت کم ہے۔ یہ پوری فضاء کی تمام تہوں میں سے سب سے ٹھنڈی تہہ ہے۔

۞ فضاء کے سب سے نچلے حصّے میں جہاں زندگی پائی جاتی ہے ایک تہہ ہے جسکو ٹروپوسفیئر (troposphere) کہتے ہیں۔ یہ فضاء میں موجود تمام تہوں میں سے واحد تہہ ہے جو زندگی کو تقویت دیتی ہے۔ یہ اونچی تہیں فضاء سے نقصان دہ شعاعوں کو چھان دیتی ہیں اور یہاں پر بہت بڑی تعداد میں آبی بخارات پائے جاتے ہیں۔ یہ وہی تہہ ہے جہاں بادل بنتے ہیں، پرندے اڑتے ہیں اور آلودگی جمع ہوتی ہے۔

❖ بچو! صرف زمین کے توازن اور اس میں موجود ہم آہنگی کو ہی لے لیں تو یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھنے کے لیے کافی ہوں گی۔ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ بندی کے تحت بنائی ہے۔ بے شک کسی بھی انسان یا جاندار کے لیے یہ ممکن نہیں کہ آسمان اور زمین جیسی کوئی چیز پیدا کرے۔

❖ بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا تو اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)

❖ اسی آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں کہا کہ بس تم 'انداد' یعنی شریک مت بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات بنائی کہ ہم آرام وسکون سے یہاں رہ سکیں اور ان سب پر غور وفکر کر کے یہ جان سکیں کہ اللہ تعالیٰ کتنا طاقت ور ہے۔ لیکن کچھ لوگ کیا کرتے ہیں کہ اس زمین اور آسمان کا آرام اور مزہ تو لوٹتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہراتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ کوئی اور چیز بھی اللہ تعالیٰ جتنی طاقت رکھتی ہے۔ اس وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کی بات ماننا شروع کر دیتے ہیں۔

بچوں سے اس پر مثالیں لیں۔

- اذان کے وقت نماز کی بجائے کھیلنا
- اللہ کی بجائے قبروں پر جا کر مانگنا

تو ہمیں اللہ تعالیٰ کو سب سے طاقت ور ماننا ہے اور اسی کی عبادت کرنا ہے۔

❖ بچو! جب بھی آپ گھر سے کہیں باہر جائیں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیزوں کو دیکھیں تو سوچا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام چیزیں کیوں بنائیں اور وہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ جب بھی ہم باہر جائیں جیسے اسکول، پکنک یا بازار وغیرہ، اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں غور و فکر کریں اور یہ یاد رکھیں کہ کسی انسان کے لیے ایسا کرنا ممکن ہی نہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 8 مچھر

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ اسے اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر غور و فکر کرنا آ جائے۔

☆ وہ اس بات کو سمجھ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق کے پیچھے اس کی حکمت کام کر رہی ہے۔

☆ وہ یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق لاثانی ہے اور اپنی جگہ کمال درجے کی ہے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ: آیت 26

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ بعوضہ

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، انسائیکلوپیڈیا جس میں مچھر اور دوسرے کیڑے مکوڑوں کی تصاویر ہوں، کھلونوں کے کیڑے مکوڑے۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ کلاس میں جانے سے پہلے استاد کیڑے مکوڑوں اور مچھر کے بارے میں معلومات کو اچھی طرح پڑھ کر جائیں۔

نوٹ: انٹرنیٹ لنک: http://youtu.be/I0x_vao62a0
http://youtu.be/VwIqGbhq4T8
http://youtu.be/VmgoeleVhao
http://youtu.be/szlfndj0TFE
http://youtu.be/fKbcRSas2hk

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

> پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

- بچو! پچھلے سبق میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق کی بات کی تھی جو بہت بڑی تھی۔ کیا آپ نے گھر جا کر ان دونوں کے بارے میں غور و فکر کیا کہ

اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کیوں بنائے؟ ہمارے لیے ان میں کیا فائدے ہیں؟

- ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور اس نے کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز کو پیدا کیا ہے۔ ہر چیز کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اس نے کسی بھی چیز کو بڑا یا چھوٹا کیوں بنایا اور کیوں پیدا کیا۔

> بڑی چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائیں اور چھوٹی چیزوں کا ذکر کرتے وقت ہاتھ سکیڑیں۔

- بچو! جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زمین اور آسمان جیسی بڑی تخلیقات کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس نے اپنی ایک چھوٹی سی مخلوق کا بھی ذکر فرمایا اور وہ ہے مچھر۔

> قرآن مجید کھول کر بچوں سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 26 کی تلاوت کروائیں یا خود کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعوضہ یعنی مچھر کا ذکر کیا ہے۔

- بچو! مکہ میں کافر لوگ نہ تو خود اسلام لاتے تھے اور نہ ہی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بات سننے دیتے تھے۔ اس کے لیے وہ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کو تنگ کیا کرتے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگ قرآن مجید پڑھیں۔ اس لیے وہ کسی نہ کسی بات پر مذاق اڑاتے کہ قرآن مجید میں یہ کیا بات ہے۔ ایسا وہ صرف اس لیے کرتے کہ لوگ اس کو نہ سنیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کریں۔

- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مکھی، مکڑی اور مچھر کی مثال دی تا کہ لوگ غور و فکر کریں اور بات کو اچھی طرح سمجھیں۔ لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کتنا طاقت ور ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور صراطِ مستقیم پر رہیں۔ لیکن کافر لوگ کہتے کہ اگر یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اس میں ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کا ذکر کیوں ہے؟

- اللہ تعالیٰ نے مچھر کے بارے میں قرآن مجید میں اس لیے ذکر فرمایا تا کہ لوگ اس چھوٹی سی تخلیق پر غور کریں اور اس کے بارے میں علم حاصل کریں تا کہ وہ جان لیں اللہ تعالیٰ کتنا زبردست ہے اور اس کی طاقت (قدرت) کو جاننے کے بعد اس کی عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہر چیز بہترین ہے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اگر تم ایک مچھر کے بارے میں بھی غور و فکر کرو تو تمہیں معلوم ہو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جائے گا کہ تم تو یہ بھی نہیں بنا سکتے خواہ پوری دنیا کے انسان جمع ہو کر کوشش کریں۔

مچھر کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بچوں کو بتائیں۔اس کے علاوہ اگر ایک مچھر مل جائے تو اسے بچوں کو magnifying glass کے ذریعے دکھائیں۔

- بچو! یہ کتنی چھوٹی مخلوق ہے اور کتنی معمولی شکل وصورت کے ساتھ۔(بچوں کو بھی بولنے کا موقع دیں)۔اس کے علاوہ اور کون سی چھوٹی مخلوقات ہیں اللہ تعالیٰ کی جو آپ نے دیکھی ہیں؟(بچوں کو بولنے دیں اور ان کو ان کے نام بتانے دیں) مثلاً چیونٹی، مکڑی، مکھی وغیرہ۔
- بچو! اللہ تعالیٰ یہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم مچھر کے بارے میں جانیں اور کسی بڑی اور طاقت ور چیز کے بارے میں کیوں نہیں؟ جیسے شیر وغیرہ۔(بچوں کو بولنے دیں)۔
- بچو! چھوٹی چیزیں بنانا بڑی چیزیں بنانے کی نسبت زیادہ مشکل کام ہے۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم وہ تمام چیزیں دیکھیں جو اللہ تعالیٰ نے مچھر کے اندر بنائیں اور ہم غور وفکر کریں اور کہیں سبحان اللہ!
- مچھر اور مکھیوں کے بھی اسی طرح پاؤں، پیٹ، آنکھیں، منہ اور دوسرے جسمانی اعضاء ہوتے ہیں جیسے ہم انسانوں کے ہوتے ہیں۔سبحان اللہ، یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے چھوٹی بڑی ہر چیز کمال درجہ کے ساتھ بنائی۔

خوشی کے جذبات کے ساتھ بچوں کو بتائیں۔

- سب مل کر دوبارہ سبحان اللہ پڑھیں اور یہ جملہ بھی دہرائیں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ایسی پیچیدہ چیزیں بنا سکتا ہے اور وہ بھی اتنے چھوٹے سائز میں۔

بچوں کو کیڑے مکوڑوں کی رنگین تصاویر والی کتاب دکھائیں اور ان سے کیڑے مکوڑوں کے بارے میں تفصیل سے بات کریں کہ ان کی بے شمار اقسام اور ساخت ہوتی ہیں اور اپنی اپنی جگہ ان کیڑے مکوڑوں کے مختلف کام ہوتے ہیں۔پلاسٹک کے بنے ہوئے کیڑے مکوڑوں کے ماڈل بھی بچوں کو دکھائے جا سکتے ہیں۔

مچھر کے بارے میں معلومات:

سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے کہ مچھر پرواز کے لیے ایک سیکنڈ میں ۵۰۰ مرتبہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے۔ہر مچھر خون نہیں پیتا صرف مادہ مچھر خون پیتی ہے۔خون اس کی غذا نہیں ہے، اسے خون صرف اپنے انڈوں کی نشوونما کے لیے چاہیے ہوتا ہے۔وہ انسان کو کاٹ کر ان میں بیماری منتقل کر دیتی ہے اور پورے گھر میں پھیل جاتی ہے۔ایک گروپ میں مادہ مچھر ۳۰۰ انڈے دیتی ہے۔انڈوں سے

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ایک کے بعد ایک بچہ نکلتا ہے جو ابھی اپنی ابتدائی شکل میں ہوتا ہے اور مکمل مچھر نہیں بنا ہوتا، اس کو لاروا کہا جاتا ہے۔ پھر یہی لاروا پرورش پا کر پیوپا بنتا ہے اور پھر ایک مکمل مچھر بن جاتا ہے اور اس کی کھال اور رنگت بھی بدل جاتی ہے۔ جس وقت وہ لاروا ہوتا ہے اس وقت اس کی کھال سخت اور آسانی سے ٹوٹ جانے والی ہوتی ہے۔ لاروا کھڑے پانی میں پرورش پاتا ہے اور سانس کی نلکی کے ذریعے سے سانس لیتا ہے جیسے تیراک پانی میں سانس لیتے ہیں۔ پھر نشوونما پا کر وہ دو پروں والا مچھر بن جاتا ہے۔

یہ سمجھانے کے لیے بچوں کو مچھر کا life cycle دکھائیں۔

مچھر اپنے شکار کو دیکھ نہیں سکتا بلکہ اس کو درجہ حرارت کے ذریعے ڈھونڈتا ہے۔ اس لیے مچھر کو روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اندھیرے میں بھی اپنا شکار ڈھونڈ لیتا ہے۔

مچھر ایک زبردست تکنیک کے ذریعے خون چوستا ہے۔ خون چوسنے کا یہ پیچیدہ عمل کچھ اس طرح سے ہے: جب مچھر کسی کے جسم پر بیٹھتا ہے تو پہلے اپنے شکار کا خون سُونگھ کر چیک کر لیتا ہے کہ آیا یہ خون مناسب ہے بھی یا نہیں۔ اگر کسی انسان کا خون اسے مناسب نہ لگے تو اسے چھوڑ کر وہ دوسرے شکار کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ جس انسان کا خون اسے مناسب محسوس ہوتا ہے اس کے جسم پر وہ ایسی جگہ تلاش کرتا ہے جہاں کھال بھی نرم ہو اور خون بھی زیادہ ہو۔ اور ایسی جگہ تلاش کرنے کے لیے وہ اپنے ہونٹوں کو استعمال کرتا ہے۔ اپنی مطلوبہ جگہ پر وہ کھال کو سُن کرنے والا ایک محلول گراتا ہے بالکل ویسے ہی جیسے ڈاکٹر آپریشن سے پہلے کھال کو ایک خاص محلول (local anesthesia) سے سُن کر لیتے ہیں۔ اس کے اوپر کے ہونٹوں میں ڈنک ہوتے ہیں جن کے اوپر ایک خاص قسم کی تہہ ہوتی ہے اور یہ خون چوسنے کے کام آتے ہیں۔ ڈنک کی یہ سوئیاں کھال کو نقصان پہنچائے بغیر آہستگی سے کھال کے اندر اتر جاتی ہیں اور رگوں تک جا کر خون چوس لیتی ہیں۔

مچھر بہت سی بیماریاں اپنے ساتھ اٹھائے پھرتے ہیں۔ پوری دنیا میں مچھر کے کاٹے سے ہونے والی بیماریوں کی وجہ سے لوگوں کی اموات کسی اور وجہ کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ مچھر انسانوں میں ملیریا، yellow fever اور ڈینگی بخار کا سبب بنتے ہیں۔ ایک مادہ مچھر ایک وقت میں ۱۰۰ سے ۳۰۰ انڈے دیتی ہے اور اپنے انڈوں کو ایک لائن میں رکھتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی نظم وضبط سکھایا ہے۔ اوسطاً اپنی پوری زندگی میں ۱۰۰۰ سے ۳۰۰۰ تک بچے پیدا کرتی ہے۔ مچھروں کی افزائش کھڑے پانی میں ہوتی ہے لہٰذا اپنی رہائش کے آس پاس پانی کھڑا نہ ہونے دیں تا کہ مچھر پیدا ہونے کے مواقع کم سے کم ہوں۔ ایسی جگہیں جہاں بارش کا پانی کھڑا ہو جائے، درختوں کے سوراخ، پرانی بالٹیاں اور گاڑی کے وہ ٹائر جن میں پانی کھڑا ہو جائے مچھروں کی افزائش کی جگہیں ہیں۔ مادہ مچھر کی اوسط زندگی ۳ سے ۱۰۰ دن ہے۔ ایک مچھر کو انڈے سے نکل کر جوان ہونے میں ۴ سے ۷ دن لگتے ہیں۔

مچھر کے بھی پاؤں، پیٹ، آنکھیں، منہ اور دوسرے اعضاء ہوتے ہیں جیسے ہم انسانوں کے ہوتے ہیں۔ مچھر کی ایک سو آنکھیں سر کی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

چوٹی پر ہوتی ہیں۔مچھر کی ہڈیاں بھی ہوتی ہیں۔اس کے دماغ کے تین حصہ ہوتے ہیں۔ ہر حصہ کے کام کرنے کی اپنی صلاحیت ہے۔

ا۔اگلے حصہ سے کسی بھی چیز کو یاد رکھ لیتا ہے۔

۲۔ دوسرے حصہ سے سوچتا ہے۔

۳۔ تیسرے حصہ سے ذکر کرتا ہے۔ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (سبحان اللہ)

آسمانوں اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں. (الحدید:1)

❖ مچھر خود سے کچھ نہیں کرتا کیونکہ نہ اس کی کوئی سوچ ہے اور نہ اس نے کہیں سے تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہے جو انسانوں کا بھی خالق ہے اور اس مچھر کا بھی اور اس کی قدرت ہر تخلیق کے پیچھے کارفرما ہے اور اسی نے ہر چیز کا نظام بنایا ہے۔

❖ بچو! میں آپ کو ایک بادشاہ اور مچھر کا واقعہ سناتی ہوں۔ جو بچے بھی صحابہ کی طرح بیٹھیں گے، ان کو یہ سننے میں زیادہ سمجھ آئے گی۔

(تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:258)

❖ بچو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں بتایا ہے کہ دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو قرآن مجید پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مثالوں سے ہدایت پاتے ہیں۔ دوسرے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کرتے ہیں۔ وہ غور و فکر بھی نہیں کرتے۔

❖ بچو! اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر چھوٹی بڑی چیز میں غور و فکر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف، اس کا ذکر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے طاقت ور ہے۔ صرف اسی کی بات ماننی ہے۔ قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

❖ مچھروں سے بچنے کے لیے اپنے ماحول، گھر اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا ہے۔ کسی چیز کا مذاق نہیں اڑانا ہے۔ حفاظت کی دعائیں پڑھنا نہیں بھولنا۔

❖ مچھر پر غور و فکر کرنے سے ہمیں یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔

❖ جب مومن اللہ تعالیٰ کی کسی تخلیق کو دیکھتا ہے چاہے وہ بڑی ہو یا چھوٹی تو وہ الحمدللہ کہتا ہے۔ ہر تخلیق کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ بڑی چیزیں اس نے کیوں بنائی اور چھوٹی چیزیں کیوں۔ اس کے برعکس ایک کافر جب ان چھوٹی تخلیقات کو دیکھتا ہے تو ان کا مذاق اڑاتا ہے اس تخلیق کے درجہ کمال کو قریب سے دیکھے بغیر۔

❖ مچھروں سے بچنے کے لیے اپنے ماحول، گھر اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا ہے۔ کسی چیز کا مذاق نہیں اڑانا ہے۔ حفاظت کی دعائیں پڑھنا نہیں بھولنا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- مچھر پر غور وفکر کرنے سے ہمیں یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔
- جب مومن اللہ تعالیٰ کی کسی تخلیق کو دیکھتا ہے چاہے وہ بڑی ہو یا چھوٹی تو وہ الحمد للہ کہتا ہے۔ ہر تخلیق کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ بڑی چیزیں اس نے کیوں بنائی اور چھوٹی چیزیں کیوں۔ اس کے برعکس ایک کافر جب ان چھوٹی تخلیقات کو دیکھتا ہے تو ان کا مذاق اڑاتا ہے اس تخلیق کے درجہ کمال کو قریب سے دیکھے بغیر۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 9 — آدم علیہ السلام پہلا انسان

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ اس حقیقت کو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات ایک مقصد کے تحت بنائی ہے۔

☆ جان لے کہ انسان کا کردار زمین پر کیا ہے۔

☆ سیّدنا آدم علیہ السلام کے واقعہ کو مستند حوالوں کے ساتھ جان لے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ: آیت 30

وَاِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا وَیَسۡفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ.

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز ہمارے لیے بنائی اور ہمیں اپنی عبادت کے لیے بنایا۔

☆ انسان کو علم کی بنیاد پر فوقیت ملی۔

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: اللہ تعالیٰ کی مختلف تخلیقات کی تصاویر، فلیش کارڈز، انسان اور کچھ جانوروں کے دماغ کی تصاویر۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ استاد سیّدنا آدم علیہ السلام کے واقعہ کو قرآن کی تفسیر سے اچھی طرح پڑھ کر آئیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

> پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ یاددہانی کے لیے پچھلے سبق کے فلیش کارڈز بچوں کو دکھائیں۔اور بچوں کو تبادلہ خیال کرنے دیں۔

- بچو! آپ کو یاد ہے کہ ہم نے پچھلے اسباق میں زمین وآسمان کے بارے میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی زبردست کائنات پیدا کی۔ پھر ہم نے مچھر کے بارے میں بھی جانا کہ ایک چھوٹی سی مخلوق میں بھی اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خصوصیات رکھی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہر چیز بامقصد بنائی خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔

> ان چیزوں کی مثالیں دیں یا خود بچوں سے ان کے بارے میں پوچھیں۔

- بچو! اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی کائنات اور اس میں ہر چیز کو کیوں بنایا؟ جی ہاں! ہمارے لیے۔آج ہم بات کریں گے انسان کی پیدائش کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیوں بنایا۔

> قرآن مجید کھول کر بچوں سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 30 کی تلاوت کروائیں یا خود کریں۔

- بچو! قرآن مجید میں بہت سے واقعات ہیں۔آج ہم سب سے پہلا واقعہ پڑھیں گے۔آپ کو یہ بات یاد رکھنا ہے کہ قرآن مجید میں جو واقعات آتے ہیں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم ان سے کچھ سبق سیکھیں۔ پھر ان اسباق سے اپنی زندگی کو بہتر بنائیں۔

> بہت سے بچے پہلے ہی قرآن مجید کے اس مشہور واقعہ سے واقف ہوں گے لیکن ہمارا مقصد یہاں اس سے سبق حاصل کرنا ہے اور ان اسباق کو اپنی زندگیوں میں ڈھالنا ہے۔

- اب آپ کو یہ واقعہ غور سے سننا ہے کیونکہ اس کو پڑھانے کے بعد میں آپ سے پوچھوں گی کہ آپ نے اس واقعہ سے کیا سبق سیکھا۔
- دنیا کی تمام چیزیں بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ایک اہم خبر دی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''میں زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔''

بچو! اللہ تعالیٰ تو المالک ہے، تمام بادشاہوں کا بادشاہ۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کیوں بتایا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ یہ اس لیے کہ انسان کو بنانا ایک اہم کام تھا۔اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر مخلوق میں سب سے بہترین مخلوق بنانے والا تھا۔ انسان کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے پوچھا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جب واقعہ سنانا شروع کریں تو بچوں کی توجہ مبذول رکھنے کے لیے جیسے جیسے آگے بڑھتے جائیں مارکر اور چارٹ پیپر کا استعمال کرتے ہوئے ایک flow chart بناتے جائیں۔

❖ جب فرشتوں کو پتہ چلا تو انھوں نے کہا کہ ''آپ ایسی مخلوق کیوں بنا رہے ہیں جو زمین میں لڑائی جھگڑا اور آپ کی نافرمانی کرے گی''؟

بچو! ابھی تو انسان پیدا ابھی نہیں ہوا تھا۔ پھر فرشتوں کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ لڑائی جھگڑا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

❖ فرشتوں نے کہا کہ ''کیا ہم آپ کی عبادت کے لیے کافی نہیں ہیں۔'' بچو! فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرتے اور لڑائی جھگڑا نہ کرتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے کبھی نہ تھکتے۔

❖ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔'' بچو! اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسانوں میں کچھ ایسے بھی لوگ ہوں گے جو خود بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور وہ دوسروں کو بھی بتائیں گے۔ وہ وقت ضائع نہیں کریں گے اور وہی کریں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

جب انسان کی اچھی صفات کا ذکر کریں تو بچوں کو آہستہ آہستہ، مسکراتے ہوئے اور ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بتائیں۔ اس طرح سے پیغام میں جان پڑ جائے گی اور بچے اسے یاد رکھیں گے۔

❖ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ (ص: 75) پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چند چیزوں کے نام سکھائے۔ اب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سامنے لے آئے اور فرشتوں سے کہا کہ تم ان چیزوں کے نام بتا دو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ان چیزوں کا کوئی علم نہیں ہے ہم تو صرف وہی جانتے ہیں جو آپ نے ہمیں سکھایا۔

❖ اب فرشتوں کو سمجھ آ گئی کہ انسان اللہ تعالیٰ کی خاص مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ عزت دی جو اپنی کسی اور مخلوق کو نہ دی۔ بچو! کیا خیال ہے اس عزت کی کیا وجہ تھی؟ (بچوں کو بولنے دیں) علم کی وجہ سے۔

❖ بچو! اللہ تعالیٰ نے اس علم کے ساتھ انسان کو عقل دی اور اس کی وجہ سے ہی اس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ علم سیکھتا ہے اور فیصلہ کر سکتا ہے کہ کیا صحیح اور کیا غلط ہے۔ پھر اپنے علم اور عقل کے استعمال سے ان دونوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔ انسان کو علم اور عقل دی گئی کیونکہ اسے اپنے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پہچاننا اور اس کی عبادت کرنی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچوں کوانسانی دماغ کی اہمیت بتانے اور یہ بتانے کے لیے کہ کیا چیز انسان کوذہین بناتی ہےانہیں انسانی دماغ اور حیوانی دماغ کی تصاویر دکھائیں۔اس کے علاوہ بچوں سے انسانی ذہن اور عقل کے بارے میں معلومات پر تبادلہ خیال کریں۔

انسانی دماغ کے بارے میں معلومات

انسانی دماغ انسانی جسم کا ایک پیچیدہ عُضو ہے۔دراصل یہی وہ عُضو ہے جوتمام انسانی اعمال کوقابو میں رکھنے کے ساتھ ساتھ انہیں سیکھنے میں بھی حاضر رکھتا ہے۔انسانی دماغ پیچیدہ اور وسیع ہے۔اسکے اندر تقریباً ۱۰۰ بلین خلیے ہیں۔ایک صحت مند بالغ انسان کے دماغ کا وزن ایک سے ڈیڑھ کلوگرام (۳ پونڈ) کا ہوتا ہے۔مرد ہو یا عورت دونوں کے دماغ کا وزن یکساں طور پر ان کی جسامت کے تناسب کے مطابق ہوتا ہے۔

کیا آپ کومعلوم ہے؟ ایک ڈائنوسور (dinosaur) کا وزن تقریباً1600 کلوگرام ہوتا تھا مگراس کے دماغ کا وزن صرف 70 گرام یعنی0.07 کلوگرام ہوتا تھا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا دماغ اس کے پورے جسم کے وزن کا صرف 0.004 فی صد تھا۔ اس کے برعکس ایک انسان کا وزن تقریباً70 کلوگرام ہوتا ہےاوراس میں دماغ کا وزن 1.4 کلوگرام ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسانی دماغ اس کے پورے جسم کے وزن کا 2 فی صد ہے۔ یہاں سے پتہ چلا کہ جسم اور دماغ کا تناسب انسانوں میں ڈائنوسور (dinosaur) کے مقابلے میں 500 گُنا زیادہ ہے۔

دماغ ہمارے لیے کیا کرتا ہے؟

- سوچنا
- ارادی اور اختیاری اعمال
- بولنا
- احساسات
- حرکت،توازن
- سانس کی آمد و رفت، دل کی دھڑکن اور خون کے دباؤ کو قابو میں رکھنا
- جسمانی درجہ حرارت
- بھوک پیاس
- جذبات کی تبدیلی کو قابو میں رکھنا
- یادداشت

یہ تمام معلومات استاد کے لیے ہیں تا کہ وہ خود پڑھ کر بچے کی عمر اور سمجھ کے مطابق اس کو معلومات فراہم کرے۔

❖ بچو! اللہ تعالیٰ نے دماغ تو اور مخلوق کو بھی دیا لیکن انسان کے دماغ کو سب سے بہترین بنایا۔اسی دماغ کو استعمال کرکے انسان علم حاصل کرتا ہے جو کہ زمین پر کوئی اور مخلوق نہیں کرتی۔انسان اس علم اور عقل کے ذریعے بہت بڑے بڑے کام کرتا ہے۔اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور دوسروں کو بھی۔اسی علم کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کو بھی اپنا رب مانتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❖ بچو! اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے علم کو پسند فرمایا۔ کون بتائے گا کہ ہم علم کہاں کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں؟

• ابو امی • کتابیں • سکول • میڈیا وغیرہ

❖ سب سے اہم کتاب کون سی ہے جس کا علم ضرور حاصل کرنا چاہیے؟ قرآن مجید۔ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا۔ پھر مسلمان بنایا۔ پھر ہماری رہنمائی کے لیے ہمیں قرآن مجید دیا۔ قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد ہی انسان اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتا ہے۔

جب انسان کو قرآن مجید کے ذریعے

اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو جاتی ہے تو پھر اس کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ دنیا میں اور کون سا علم ہے جو فائدہ مند ہے۔ میں کیا پڑھوں اور سیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہو گا اور کیا پڑھنے اور سیکھنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔

❖ بچو! قرآن مجید کے بعد کون سا علم حاصل کرنا ہے؟ جی حدیث کا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت قرآن مجید کی عملی شکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کے مطابق تمام کام کیے۔ صحابہ کرام نے بھی یہی کیا اور ان کی یہی کوشش تھی کہ بعد میں آنے والے لوگ بھی اسی طرح قرآن وسنت کو پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ صحابہ کرام دنیا کے کام بھی کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ دین کا علم بھی حاصل کرتے۔ اس سے انھوں نے پوری دنیا میں خیر پھیلائی۔ پھر لوگوں نے آگے لوگوں کو سکھایا۔ یوں یہ علم ہم تک آ گیا۔ اب ہمارا کام بھی یہی ہے کہ خود اس علم کو سیکھیں پھر اس پر عمل کریں اور مزید لوگوں تک اس کو پہنچائیں۔

❖ بچو! آپ کو معلوم ہے کہ اچھا علم اس قدر ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لیے بھی یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِی بِمَا عَلَّمْتَنِی، وَعَلِّمْنِی مَا يَنْفَعُنِی، وَارْزُقْنِی عِلْمًا تَنْفَعُنِی بِهِ

اے اللہ! جو آپ نے مجھے علم دیا ہے، اس میں مجھے فائدہ دیں اور مجھے وہ علم سکھائیں جو مجھے فائدہ دے اور مجھے ایسا علم عطا فرمائیں جس کے ذریعے آپ مجھے فائدہ پہنچائیں۔ (مستدرك حاكم: 1879)

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔ (طه: 114)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ یہ بھی دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ

اے اللہ! میں آپ کی ایسے علم سے پناہ چاہتا ہوں جو فائدہ مند نہ ہو۔ (صحیح مسلم: 2722)

❖ بچو! جب ہم فائدہ مند علم حاصل کریں گے تو دنیا میں کیا فائدہ ہو گا اور آخرت کا کیا فائدہ ہو گا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 10 شیطان کا تکبر

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ شیطان کے کردار کو سمجھ جائے کہ کیا کام اسے ہمارا دشمن بنا تا ہے۔

☆ یہ جان لے کہ شیطان کن حربوں سے ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم نہیں رہنے دیتا۔

☆ تکبر کی تعریف کو جان لے اور یہ بھی کہ ہماری زندگیوں میں تکبر کس طرح شامل ہو جاتا ہے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ: آیت 34

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ.

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ ابلیس

☆ تکبر

☆ شیطان

سبق کا دورانیہ: 30 منٹ **خاکہ:** 15 منٹ

درکار اشیاء: قرآن مجید، فلیش کارڈز، رائی کے دانے۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ استاد کو شیطان کے کردار اور اس کے تصور کے بارے میں بہت واضح ہونا چاہئے کیونکہ بچے شیطان کے ساتھ کئی چیزیں وابستہ کر دیتے ہیں جن کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں۔

نوٹ: کتب: ''شیطان کا انٹرویو'' ''تلبیسِ ابلیس''

آڈیو: ''شیطان کے ہتھکنڈے'' اور ''مقاعد شیطان'' از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

❖ سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

❖ بچو! ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے بنائے، جنات بنائے پھر آدم علیہ السلام کو بنایا۔ آدم علیہ السلام کو علم سکھایا اور پھر فرشتوں سے کچھ چیزوں کے نام پوچھے تو وہ جواب نہ دے سکے۔ جب آدم علیہ السلام سے پوچھا تو انھوں نے سب چیزوں کے نام بتا دیئے۔

قرآن مجید کھول کر بچوں سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 34 کی تلاوت کروائیں یا خود کریں۔

❖ بچو! اللہ تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ تو سب فرشتوں نے فوراً اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور سجدہ کیا۔

❖ بچو! ایک جن تھا، جس کا نام ابلیس تھا۔ جو جنوں میں سے تھا۔ مگر اس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اس نے تکبر کیا۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بہتر سمجھا۔ اس نے کہا: اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ میں اس سے بہتر ہوں۔ (سورہ ص:76)

اس نے کہا: ''میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ میں آگ سے بنا ہوں اور یہ مٹی سے۔''

یہ واقعہ سناتے ہوئے ابلیس کے تکبر کو بتانے کے لیے اعضاء کی حرکات وسکنات سے مدد لیں body language

❖ بچو! ذرا سوچیں یہ بھی مان رہا ہے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ پھر خود سے ہی سوچ لیا کہ آگ مٹی سے بہتر ہے۔ حالانکہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا کہ آگ یا مٹی میں سے کیا بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو جیسا چاہے اور جس سے چاہے بنا سکتا ہے۔

❖ فرشتوں نے تو اللہ تعالیٰ کی بات مان لی لیکن ابلیس نے نہ مانی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے پاس سے نکال دیا اور اس کا نام شیطان مردود رکھ دیا۔ اس کا مطلب ہے ''اللہ کی رحمت سے دور''۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجنا تھا تاکہ وہ اپنے علم وعقل کے صحیح استعمال سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور بعد میں آگے آنے والے لوگوں کو بھی سکھائیں۔ اس طرح صراطِ مستقیم پر رہ کر وہ جنت میں جا سکیں۔

❖ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے پر شیطان اور غصے میں آ گیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ ''اے میرے رب! پھر مجھے اس دن تک کے لیے مہلت دے جس میں یہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں مہلت دی جاتی ہے مقرر وقت کے دن تک۔ وہ کہنے لگا:''

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تیری عزت کی قسم ! میں سب (انسانوں) کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔سوائے ان کے جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

(ص:83-79)

یعنی شیطان نے قیامت تک کا وقت مانگا اور کہا کہ ''میں صراطِ مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا۔ جو اچھے کام کرے گا اس کو روکوں گا تا کہ میں تمام انسانوں کو اپنے ساتھ جہنم میں لے جاؤں۔'' اللہ تعالیٰ نے شیطان کو قیامت تک کا وقت دے دیا۔لیکن جو متقی بندے ہوں گے، جو قلبِ سلیم رکھتے ہوں گے، وہ اس کی بات نہ مانیں گے۔

چہرے کے تاثرات کے ساتھ بچوں کو بتائیں کہ شیطان کیسے غصّہ ہوا۔

- بچو!اب شیطان صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کو کیا کہتا ہے؟ جھوٹ بولو، نماز مت پڑھو،لڑائی کرو،شیئر مت کرو، بڑوں کی بات مت مانو،تم بہت اچھے ہواس لیے جو دل چاہتا ہے وہ کرو۔
- لیکن ہمیں شیطان کی بات بالکل نہیں ماننی۔شیطان نے کیا کیا تھا؟ اس نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی، اس نے انکار کیا، اس کے انکار کی وجہ تکبر تھا، وہ اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھتا تھا۔اللہ تعالیٰ کو تکبر بالکل پسند نہیں۔اسی لیے تو ابلیس کو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔

یہ بات کہتے ہوئے استاد بچوں کی طرف اشارہ کریں اور ان کی آنکھوں میں دیکھیں۔

- بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ شیطان آپ سے کیا کہتا ہے؟ اور وہ آپ کو کن باتوں سے روکتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

بچوں کو مختلف مثالیں دیں اور ہر مثال پر ان سے یہ سوال پوچھیں اور پھر ان کی حوصلہ افزائی کریں اس بات پر کہ وہ اچھے کام کرتے رہیں۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جا سکے گا۔''

(صحیح مسلم: 91، ترمذی:1998)

اس حدیث کو سناتے ہوئے استاد خود بھی اس بات کے بوجھ کو محسوس کریں۔رائی کا دانہ تمام بچوں کے ہاتھ میں دیں اور ہر بار تکبر کا ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کریں۔

- بچو!ہم میں سے کوئی اگر اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانے اور یہ محسوس کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے زیادہ جانتے ہیں اور مغرور ہو جائے تو اس کو تکبر کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔سب مل کر ان الفاظ کو دہرائیں: ''اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا''۔
- چلیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ کہیں ہم بھی تو تکبر نہیں کرتے:

ا۔ اگر میرے امتحانوں میں اچھے نمبر آ گئے تو میں الحمد للہ کہوں گی۔ میں نے یہ نمبر اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل کیے۔ میں محنت نہیں کر سکتی تھی اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہوتی۔

۲۔میرے بہن بھائیوں میں سے کوئی اگر میری چیز لے لے تو میں یہ نہیں کہوں گی کہ اس کو واپس کرو یہ میری چیز ہے اور کوئی اس کو نہیں لے سکتا۔ اگر میں ایسا کہوں گی تو یہ تکبر ہوگا۔ میں اپنی خاص چیزوں کو سنبھال کر الماری میں رکھ سکتی ہوں جو میں دوسروں کو نہیں دینا چاہتی (کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اس کو توڑ دیں گے یا خراب کر دیں گے)۔ میں تھوڑی دیر کے لیے اپنی چیز دوسروں کو دے سکتی ہوں پھر میں ان سے نرمی سے التجا کروں گی کہ کیا میں اپنی چیز واپس لے سکتی ہوں۔

۳۔اگر میں ایسا بولوں یا سوچوں کہ فلاں فلاں سے میں زیادہ خوبصورت ہوں یا گوری ہوں تو یہ تکبر ہوگا کیونکہ شیطان نے تکبر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جیسا بنایا ہے میں اس پر الحمدللہ کہوں گی اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھوں گی کیونکہ ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جسے بھی بنایا اور جیسا بھی بنایا، خوبصورت ہی بنایا ہے۔

۴۔اگر میں یہ سوچوں کہ پارٹی میں میرے کپڑے دوسرے تمام لوگوں سے بہتر ہیں تو یہ تکبر ہوگا۔ میں اچھے کپڑے پہن سکتی ہوں اور اچھی طرح تیار ہو سکتی ہوں مگر لباس پہننے کی دعا پڑھ لوں اور دوسروں کے بارے میں بھی یہی سوچوں کہ وہ بھی اچھے لگ رہے ہیں۔

۵۔اگر ہمارے گھر مہمان آئیں اور ہم ان کو سلام کا جواب نہ دیں، آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کون چاہتا ہے کہ ہم ایسا کریں؟ تو ہمیں کیا کرنا ہوگا؟

۶۔نماز کا وقت ہو گیا اور میری امّی نے مجھے بہت مرتبہ کہا کہ میں نماز پڑھ لوں۔ شیطان ہم سے کیا چاہتا ہے کہ ہم کیا کریں؟ تو ہمیں چاہئے کہ ہم نماز کے لیے جلدی اٹھ جائیں اور اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔

۷۔گھر میں نوکر کے ساتھ بدتمیزی کرنا اور یہ سوچنا کہ ان کے پاس کچھ نہیں، یہ غریب ہیں اور میرا جو دل چاہے میں ان کے ساتھ کر سکتی ہوں۔

۸۔امی ابو نے کوئی کام کرنے کو کہا تو جواب میں اگر ہم کہہ دیں ''مجھے سب معلوم ہے'' تو یہ تو تکبر ہو جائے گا۔

۹۔کسی کا کسی کام پر مذاق اڑانا۔ بہن بھائی، استاد، کلاس کے بچے۔ مذاق کیوں اڑایا جاتا ہے؟ کیونکہ ہم سوچتے ہیں کہ ہم زیادہ اچھے ہیں۔ یہ تو تکبر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور شیطان نے کیا تھا۔

۱۰۔اسکول جاتے وقت یہ دیکھنا کہ کون بڑی گاڑی میں آتا ہے، کس کے لنچ میں کیا آتا ہے اور کیسے گھر میں رہتا ہے؟ بچوں جو بھی دیا اللہ تعالیٰ نے دیا تو اس میں تکبر کیوں؟

> ہر مثال کے ساتھ بار بار رائی کا دانا دکھائیں اور شیطان کے تکبر کا ذکر کریں۔ بچوں کو یاد دہانی کراتے رہیں کہ تکبر کر کے ہم جنت میں نہیں جا سکیں گے۔

❖ بچو! اگر ہم اسلام کے بارے میں جانیں تو ہر کام ایسا ہے کہ تکبر آ ہی نہیں سکتا۔ مثلاً

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۱۔نماز: ایک صف میں کھڑے ہوکر سب نماز پڑھتے ہیں۔امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا۔سب کو پانچ وقت کی نماز پڑھنی ہوتی ہے۔
۲۔روزہ: تمام مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔
۳۔حج: حج کے موقع پر سب مسلمان ایک جیسا لباس پہنتے ہیں۔وہاں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کون امیر یا غریب ہے۔
رسول اللہ ﷺ کی سنت سے بھی ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو بہت بڑی چیز نہ سمجھیں۔رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔(شمائل ترمذی مترجم، ص:349، طبع: مکتبہ اسلامیہ، لاہور، حدیث:341)

❖ بچو! اب آپ بتائیں کہ شیطان نے کیا کیا؟ اس نے اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانی۔تکبر کیا۔اب وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی ویسے ہی بن جائیں۔ہم نے اپنے دل کو قلبِ سلیم بنانا ہے اور صراطِ مستقیم پر ہی رہنا ہے۔ ان شاءاللہ!

خاکہ

جو استاد شیطان کا کردار ادا کرے وہ ایک کارڈ پر شیطان لکھے اور میز کے پیچھے چھپ کر بولے۔ہمیں کسی بھی خاکہ میں بچوں کی توجہ شیطان کے رویے اور عمل پر مرکوز کروانا ہے نہ کہ اس کے حلیے پر کیونکہ ہم میں سے کسی نے شیطان کو اس کی اصل صورت میں نہیں دیکھا۔

☆ کردار: انٹرویو لینے والا، شیطان۔

انٹرویو لینے والا: آپ کا نام کیا ہے؟

شیطان: ابلیس! ویسے مجھے شیطان بھی کہتے ہیں۔یہ نام میرا اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی۔لیکن کیا تم کو معلوم ہے کہ لوگوں کو میرا یہ نام اس قدر پسند ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسی نام سے بلاتے ہیں یہ سوچے بغیر کہ اللہ تعالیٰ کو یہ نام پسند نہیں ہے۔

انٹرویو لینے والا: تم تو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ تھے پھر کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ تم سے اس قدر ناراض ہو گئے؟

شیطان: میں نے آدم علیہ السلام کے آگے جھکنے سے انکار کیا تھا۔اس کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بنایا اور میں.... میں تو آگ سے بنا ہوں۔ انا خیر منہ !(تکبر کا انداز)۔اب میرا ایک ہی کام ہے کہ میں ہر وقت صراطِ مستقیم پر بیٹھتا ہوں اور جس کو بھی میں اس پر دیکھتا ہوں مجھے فکر لگ جاتی ہے کہ یہ کہیں اللہ تعالیٰ کی بات مان کر جنت میں نہ چلا جائے۔

انٹرویو لینے والا: آپ کو صراطِ مستقیم پر بیٹھنے کا کیا فائدہ؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شیطان: سب سے پہلے میری کوشش ہوتی ہے کہ کوئی نماز نہ پڑھ سکے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے گا۔(غصّے میں کہتا ہے)۔

انٹرویو لینے والا: کیا آپ اس کو پکڑتے ہیں؟ یا رسی سے باندھتے ہیں؟

شیطان: (ہاہاہا) نہیں۔ میں نظر تھوڑا آتا ہوں۔ میرا کام تو بہت آسان ہے۔ جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو میں اس کے کان میں جا کر اس کو کہتا ہوں ''ابھی تم اتنے تھکے ہوئے ہو، تھوڑا آرام کرلو۔ نماز تھوڑی دیر کے بعد پڑھ لینا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کو کہتا ہوں کہ پہلے کھیل لو، پھر کھانا کھالو'' یوں وہ آہستہ آہستہ بھول جاتا ہے۔ جب وہ میری بات سنتا ہے تو صراطِ مستقیم سے ہٹ جاتا ہے۔(خوش ہوتا ہے)

انٹرویو لینے والا: لیکن مجھے تو ماشاءاللہ اتنے بچے نظر آتے ہیں جو اپنی نماز نہیں چھوڑتے۔ پہلے نماز پھر کھیل، کھانا اور آرام۔

شیطان: (غصہ سے)۔ میرا مسئلہ وہ لوگ ہیں جن کا دل صحت مند ہوتا ہے: قلبِ سلیم۔ کیونکہ مجھے تو ایک بات بتانا ہوتی ہے۔ جس کا دل بیمار ہوگا، وہ فوراً میری بات مانے گا مگر جس کا دل صحت مند ہوگا، اس پر میری کسی بات کا اثر نہیں ہوگا۔(غصہ)

انٹرویو لینے والا: اوہو! تمہیں تو غصّہ آرہا ہے! تم بیٹھ جاؤ اور پانی پیو۔

شیطان: نہیں! نہیں! اگر میں نے اپنا غصّہ چھوڑ دیا تو میں برے کام کیسے کروں گا۔(ہلتا جلتا ہے اور پھر اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا ہے)۔

انٹرویو لینے والا: تم بار بار گھڑی میں کیوں دیکھ رہے ہو کیا تم جلدی میں ہو؟

شیطان: جی! میں بہت مصروف ہوں، اپنے کام میں محنت کرتا ہوں۔ گھڑی میں اس لیے دیکھ رہا ہوں کہ مجھے وقت ضائع نہیں کرنا ہے مجھے ہر وقت کسی نہ کسی کے کان میں ایک برا کام کرنے کا خیال ڈالنا ہے۔ کتنا مزہ آئے کہ سب کا دل بیمار ہو جائے اور وہ صرف میری بات مانیں اور جنت میں نہ جاسکیں۔

انٹرویو لینے والا: آؤ ٹی وی دیکھیں! اتنے اچھے کارٹون آرہے ہیں۔

شیطان: کیا تم پاگل ہو گئے ہو مجھے اتنے سارے اہم کام ہیں۔ میں بے کار چیزوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ میں بچوں کو سست بناتا ہوں تاکہ وہ یہ کام کریں۔ لیکن میں خود بہت مصروف رہتا ہوں۔ میرے پاس ایسے بیکار کاموں کے لیے وقت نہیں ہے۔ مجھے ابھی بہت سارے کام کرنا ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کو بتانا ہے کہ میں انسان سے بہتر ہوں۔ مجھے ہر وقت کوشش کرنا ہے کہ کوئی صراطِ مستقیم پر نہ رہ سکے۔

انٹرویو لینے والا: اگر میں آپ سے بات کرنا چاہوں تو میں آپ سے کہاں مل سکتا ہوں؟ میرا خیال ہے کہ آپ مجھے وہاں ملیں گے جہاں لوگ برے کام کر رہے ہوں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شیطان: بالکل نہیں! (ہنستے ہوئے) برے کام کرنے والے تو میرے اپنے ہی لوگ ہیں جن کے دل مردہ ہو چکے ہیں اور وہ سوچے سمجھے بغیر جو میں کہتا ہوں وہی کرتے ہیں۔ میں تو ان لوگوں کے پاس پاس رہتا ہوں جو اچھے کام کرتے ہیں۔ جیسے منارالاسلام کی کلاس۔ اگر مجھے لگے کہ کسی کا دل تھوڑا سا بھی بیمار ہے تو میں اس کو اور برے کام سکھاؤں گا۔

انٹرویو لینے والا: آپ کیا کھاتے ہیں؟

شیطان: جان بنانے والی مزیدار غذا جیسے دودھ پھل وغیرہ!!! (کھانے کی پلیٹ سامنے رکھیں)۔

انٹرویو لینے والا: واقعی؟ حیرت ہے!!!

شیطان: ہرگز نہیں! یہ کھانا تو آپ لوگ ہی مجھے دیتے ہیں جب آپ اپنے کھانوں پر بسم اللہ نہیں پڑھتے ہو اور کھانا ختم نہیں کرتے وہ کھانا پھر میں کھاتا ہوں اور میں طاقتور بن جاتا ہوں۔ ہاہاہا!!!

انٹرویو لینے والا: آپ بچوں کو کن برے کاموں میں لگانا چاہتے ہیں؟

شیطان: کچھ بھی! اکثر میں ان کو شاباش دیتا ہوں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور پھر ان کے اچھے کاموں میں برے کام ملوا دیتا ہوں۔ سب سے ضروری یہ کہ وہ اپنے امی ابو کی کوئی بات نہ مانیں۔ ہر بات پر ان سے لڑیں۔ ان کے پیسے ضائع کروائیں۔ ان سے بدتمیزی کریں۔

انٹرویو لینے والا: کیا آپ کی چالیں ہمیشہ ایک جیسی ہوتی ہیں؟

شیطان: نہیں! میری چالیں ہر وقت مختلف ہوتی ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت بھی بہت سے بچے ٹھیک سے نہیں بیٹھ رہے ہیں کیونکہ میں نے ان کے کان میں کہا ہے کہ استاد کی بات مت سننا۔ کیونکہ اگر بچوں نے یہاں آ کر استاد کی بات سن لی تو وہ تو صراطِ مستقیم پر رہنے والے کام جان لیں گے۔ اگر انہوں نے ان کاموں کو کر لیا تو ان کا قلبِ سلیم ہو جائے گا اور پھر تو وہ بالکل میری بات نہ مانیں گے۔ پھر میں کیا کروں گا؟

انٹرویو لینے والا: مہربانی فرما کر بتائیں کہ وہ کون سے حالات ہوتے ہیں جب آپ بہت آسانی سے ہمیں بری باتیں سکھا سکتے ہیں؟

شیطان:

۱۔ جب دوست مل کر کھیل رہے ہوں یا کوئی کام کر رہے ہوں تو میرے لیے ان کی لڑائی کرانا بہت آسان ہے۔

۲۔ جب کسی کو غصّہ آ رہا ہو تو میرے کہنے پر وہ فوراً گالی دیتا ہے۔

۳۔ جب کوئی خرچ کرنا چاہتا ہو تو میں اس سے پیسے ضائع کرواتا ہوں۔

۴۔ جب کوئی منارالاسلام آنا چاہتا ہے تو اسے کہتا ہوں کہ مت جاؤ تم وہاں جا کر بور ہو گے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(اب بچوں سے کہیں کہ وہ شیطان سے کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ سکتے ہیں)

شیطان: ارے! میں تمہیں یہ ساری باتیں کیوں بتا رہا ہوں؟ اوہو!! اب مجھے اور زیادہ غصّہ آ رہا ہے۔ لیکن میں اب بھی تمہیں اپنی چالوں سے پھنسا سکتا ہوں۔

انٹرویو لینے والا: نہیں! آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھا دی ہے، جو آپ کی چالوں سے ہماری حفاظت کرتی ہے۔

شیطان: اوہ! برائے مہربانی یہ دعا مت پڑھو! برائے مہربانی برائے مہربانی....

انٹرویو لینے والا دعا پڑھتا ہے۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ. وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ.

اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(شیطان زور سے روتا ہے اور چلا جاتا ہے)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 11 — التَّوابُ الرَّحیم

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ آدم علیہ السلام اور شیطان کے مختلف طرزِ عمل کے درمیان فرق کر سکے۔

☆ استغفار کی اہمیت کو جان لے ۔

☆ توبہ کا طریقہ سیکھ جائے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ: آیت 37

فَتَلَقّٰىٓ اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ.

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ اللہ تعالیٰ اَلتَّوَابُ الرَّحِیۡمُ ہے۔

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ استاد استغفار سے متعلق مثبت پیغام بچوں کے دل و دماغ میں ثبت کرے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

> پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ابلیس کے بارے میں بچوں سے بات کریں اور ان سے پوچھیں کہ پچھلا سبق پڑھنے کے بعد بچے ابلیس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں؟

- بچو! ہم آدم علیہ السلام کا واقعہ پڑھ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا پھر علم دیا۔فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم پر آدم علیہ السلام کے سامنے جھک گئے لیکن ابلیس نے تکبر کیا۔اس نے کہا میں انسان سے بہتر ہوں۔
- بچو! اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حوا کو جنت میں جانے کے لیے کہا۔ان کو جنت کی ہر نعمت سے نوازا۔وہاں ان کے لیے ہر وہ چیز موجود تھی جن کے لیے ان کے دل چاہتے تھے۔وہ جو چاہتے تھے کھاتے تھے اور جہاں چاہتے تھے گھومتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے امتحان کے طور پر ان کو ایک درخت کے قریب جانے سے منع کیا۔چونکہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی تھی کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرنے دے گا اور وہ انسان کا دشمن بن گیا تھا۔شیطان نے آدم علیہ السلام اور حوا کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ان سے کہا کہ اگر وہ اس درخت کا پھل کھالیں گے تو ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔وہ دونوں شیطان کی باتوں میں آ گئے اور اس درخت کا پھل کھا لیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا۔اب اللہ تعالیٰ ان دونوں سے ناراض ہو گئے کیونکہ انھوں نے شیطان کی بات مان لی تھی۔

> بچوں پر یہ بھی واضح کر دیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو زمین پر بطور سزا کے نہیں بھیجا بلکہ ان کی تخلیق کا مقصد زمین پر جانا تھا۔

- بچو! اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک امتحان تھا جیسے اس سے پہلے اس نے ابلیس کو آزمایا تھا۔بچو! آپ کے خیال میں اب کیا ہوگا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

> یہاں پر تھوڑا سا تجسس پیدا کریں۔

- اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض ہوا کہ وہ دونوں شیطان کے کہنے میں آ گئے۔اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو حکم دیا تھا شیطان نے اسے بھلا دیا۔آدم علیہ السلام کو فوراً احساس ہو گیا کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے۔وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا چاہتے تھے۔بچو! اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دعا سکھائی کہ ان الفاظ میں وہ معافی مانگیں:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (سورہ اعراف:23)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اگر بچوں کو اس کہانی کا علم پہلے سے ہو تو پھر اس میں سے اسباق نکالیں اور اگر ان کے اس کہانی سے غلط تصورات وابستہ ہوں تو ان کی تصحیح کر دیں۔

❖ بچو! اللہ تعالیٰ کتنا مہربان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت میں ہر چیز عطا کی۔ پھر آدم علیہ السلام سے ایک غلطی ہوگئی تو بھی اللہ تعالیٰ نے معافی مانگنے پر انھیں معاف کر دیا۔ آدم علیہ السلام نے بھی غلطی کی مگر وہ ابلیس سے مختلف کیسے ہوگئے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ ابلیس نے نافرمانی کی مگر اس نے اپنی غلطی نہیں مانی، وہ اپنی غلطی پر بضد رہا اور اکڑ گیا جبکہ آدم علیہ السلام غلطی کر کے نادم و شرمندہ ہوئے اور اپنے کیے پر پچھتائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کی۔

چہرے کے تاثرات اور جسمانی حرکات کا استعمال کرتے ہوئے بچوں سے تبادلہ خیال کریں تا کہ ان کی توجہ مرکوز رہے۔

❖ آدم علیہ السلام اور شیطان میں فرق:

سیّدنا آدم علیہ السلام	شیطان
انہوں نے سب کچھ یاد کر لیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو علم سکھایا۔	اس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بات کا حکم دیا تھا۔
شیطان کے بہکاوے میں آکر ممنوع پھل کھا لیا۔	حسد کی چال چلی اور انسان کو بہکایا۔
انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔	اس نے اپنی غلطی نہ مانی اور اسی بات پر اڑا رہا۔
انہوں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی۔	اس نے اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانی اور تکبر کیا۔

❖ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ بیشک وہ بہت معاف کرنے والا اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ بہت بخشش فرمانے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس لیے اس نے آدم علیہ السلام اور اس کی بیوی کو بخش دیا۔

قرآن مجید کھول کر بچوں سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 37 کی تلاوت کروائیں یا خود کریں۔

❖ بچو! توبہ کیا ہوتی ہے؟ توبہ کی پانچ شرائط ہیں:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۱۔ اخلاص

۲۔ نیت اللہ تعالیٰ کے لیے

۳۔ گناہ کو چھوڑ دینا

۴۔ گناہ پر دل میں شرمندہ ہونا

۵۔ دل میں مضبوط ارادہ کہ آئندہ اس گناہ کو نہیں دہرانا

❖ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو! بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ میں روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں''۔ (صحیح مسلم:2702)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے۔

❖ اللہ تعالیٰ کی صفت اَلتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ پر غور کریں جو اللہ تعالیٰ کی بہترین صفت ہے۔ التَّواب کا مطلب ہے بہت توبہ قبول کرنے والا اور الرَّحِیْمُ کا مطلب ہے کہ بار بار رحم کرنے والا (ہمیں معاف فرما)۔

❖ بچو! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بارے میں بتاتی ہوں۔ یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیتے رہے لیکن قوم کے لوگ ان کی بات ہی نہ مانتے تھے۔ آخر تنگ آ کر یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا حکم آنے سے پہلے اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ یونس علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو کچھ دور جا کر کشتی ڈگمگانے لگی۔ لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ایک شخص کو سمندر میں پھینکنا پڑے گا تا کہ کشتی میں بوجھ کم ہو جائے۔ لوگوں نے قرعہ ڈالا تو وہ یونس علیہ السلام کے نام نکلا۔ یونس علیہ السلام نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ اب یونس علیہ السلام بہت پریشان ہوئے اور ان کو سمجھ آ گئی کہ ان سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔ اس پر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور توبہ بھی کی۔ مچھلی نے کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو صحیح سلامت کنارے پر ڈال دیا۔ (یونس: 87، الصافات:147-139) دیکھا بچو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کتنا اَلتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ہے۔

❖ رسول اللہ ﷺ بھی انسانوں کے لیے بہت مہربان تھے اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتے تھے۔ بدلہ نہیں لیتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دینا شروع کیا تو لوگ آپ ﷺ کے خلاف ہو گئے۔ طرح طرح سے آپ ﷺ اور صحابہ کو تنگ کرنے لگے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے مکہ فتح کر لیا تو اب مسلمانوں کے پاس بھی موقع تھا کہ وہ ان سے بدلہ لیتے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ہے اور اپنے بندوں سے بھی یہی امید رکھتا ہے کہ وہ بھی دوسروں کو معاف کرنے والے ہوں۔

❖ بچو! صحابہ میں بھی یہی خوبی تھی کہ وہ دوسروں کو معاف کر دیتے تھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وقت کی مناسبت سے بچوں کو صحابہ کی زندگی سے بھی کوئی واقعہ سنایا جاسکتا ہے۔

❖ بچو! رسول اللہ ﷺ رات کا بڑا حصّہ نماز میں کھڑے رہتے اور روتے اور اللہ تعالیٰ سے بار بار بخشش مانگتے۔اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسا کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس پر جواب دیا کہ ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔(صحیح مسلم:2820)
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی رحمتوں سے نوازا۔اس کا شکرادا کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اس سے بخشش مانگی جائے۔

❖ بچو! اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ سب سے پہلے تو ہر وقت یہ یاد رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اَلتَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ہے۔ہم سے کوئی بھی غلطی ہو جائے اور ہم اس پر شرمندہ ہوں تو فوراً اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اس سے بخشش چاہیں۔

❖ توبہ کا مطلب بھی یاد رکھنا ہے کہ توبہ میں نیت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔جو بھی غلطی کی اس پر افسوس ہو کہ میں نے اچھا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے غلطی ہوگئی تو اس بات پر میری پکڑ نہ کرنا،اور آئندہ کے لیے یہ پکا ارادہ کرنا کہ اب میں ایسا نہیں کروں گا رکروں گی اور شیطان کی طرح تکبر اور غلطی پر اصرار نہیں کرنا۔

❖ کبھی دل میں یہ نہ سوچیں کہ ''پتا نہیں اللہ تعالیٰ مجھے معاف بھی کرے گا کہ نہیں''؟ بچو! اللہ تعالیٰ تو اتنا مہربان ہے کہ اگر کوئی انسان غلط کام کا سوچے اور ابھی کیا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کو ابھی نہ لکھنا اور اگر اس کام کو نہ کرے یا اچھے کام کا صرف سوچے بھی تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔(صحیح بخاری:6491) ہم وضو کریں اور نماز پڑھیں تو ہم سے جو بھولے سے چھوٹے چھوٹے غلط کام ہو جاتے ہیں،اللہ تعالیٰ ان کو بھی معاف کر دیتا ہے۔(صحیح مسلم:233) پھر جو مسلمان حج کرلے تو وہ یوں ہو جاتا ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔(صحیح بخاری:1819)

❖ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ صفت اپنے اندر پیدا کرنی ہے کہ ہم بھی لوگوں کو ان کی غلطیوں پر معاف کر دیا کریں۔

❖ چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہم سے کہاں کہاں غلطی ہوتی ہے جس پر ہمیں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا ہے:

کچھ حالات کے ذریعے بچوں کو بتائیں کہ چند مواقع ایسے آجاتے ہیں کہ ہم اپنے والدین،دوستوں اور خادموں کو کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس پر ہمیں بعد میں افسوس ہوتا ہے۔ہمیں ان لوگوں سے معافی مانگ لینی چاہئے اور اپنے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے۔

والدین:

- امی مارکیٹ جارہی تھیں اور آپ نے بھی کسی چیز کی فرمائش کی۔امی لانا بھول گئیں۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- امی نے آپ کی پسند کی چیز نہیں لی۔
- اسکول کے لیے تیار ہو کر آپ گاڑی میں بیٹھنے لگے کہ کوئی بھائی یا بہن اپنی چیز بھول آیا۔ ابو نے آپ کو لانے کے لیے کہا اور آپ کو غصہ آیا۔
- ابو نے آپ کی پسند کا کھلونا خرید کر نہیں دیا تو آپ ناراض۔
- امی نے دعوت میں آپ کی پسند کے کپڑے پہننے نہیں دیئے تو آپ ناراض ہو گئے اور آپ نے بھی ان کی بات نہ مانی۔

❖ ایسے تمام کاموں پر جب بعد میں شرمندگی ہو تو امی ابو سے بھی معافی مانگیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں کہ آئندہ امی ابو کی ہر بات ماننے کی کوشش کریں گے، خواہ اچھی لگے یا بری۔

دوست/ بہن بھائی/ کزن:

- آپ کی دوست نے آپ کی پنسل یا ربڑ توڑ دی۔
- کسی نے اسکول میں آپ کو دھکا دے دیا۔
- بہن آپ کے حصہ کا پسندیدہ کھانا کھا گئی۔
- کزن نے اپنے کھلونے آپ کے ساتھ شیئر نہیں کیے۔

❖ ایسے تمام کاموں پر بہت غصہ آتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری غلطیوں پر معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی سب کو اللہ کی خاطر معاف کر دینا چاہیے۔

ملازمین:

اکثر بچے ملازمین کو بہت برا سمجھتے ہیں اور ان سے ناروا سلوک کرتے ہیں۔ ان کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جو انسان بھی محنت سے کام کرے وہ عزت کے قابل ہے۔

- انھوں نے ہماری چیز کہیں رکھ دی جواب نہیں مل رہی۔
- جو مانگا اس کے علاوہ کچھ اور دے دیا۔
- کام جلدی نہیں کیا۔

❖ ہمیں ملازمین کے ساتھ بدتمیزی نہیں کرنی چاہیے۔ انسان ہونے کے ناطے ان کی بھی عزت کرنی ہے۔ اپنی غلطی پر ان کو الزام نہیں دینا بلکہ معافی مانگنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

استاد:

- بات نہ ماننا
- کلاس میں کام نہ کرنا
- لائن میں نہ کھڑے ہونا۔

❖ اللہ تعالیٰ نے تو استاد کا بہت درجہ رکھا ہے۔اس لیے اپنی غلطی پر ان سے بھی معافی مانگنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بھی توبہ کرنی ہے کہ آئندہ ہم ایسا کام نہیں کریں گے۔

❖ بچو! ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں کو معاف کر دے اور ہم خود بھی دوسروں کو معاف کر دیں اور ان سے درگزر سے کام لیں۔ہم رات کو سونے سے پہلے ضرور استغفار پڑھیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 12 غم وخوف

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ غم اور خوف کی حقیقت کو جان لے۔

☆ جان لے کہ غم اور خوف کو دور کر کے پریشانیوں سے آزاد زندگی کیسے گزارنی ہے۔

☆ قرآن اور سنت سے مثالیں دینا۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ: آیت 38

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ غم وحزن

☆ خوف

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید، دور پورٹ کارڈز۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

❖ سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ بچو! شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیوں کی تھی؟ شیطان کے برعکس آدم علیہ السلام کا کیا رویہ تھا؟ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیسے معافی مانگی؟

❖ شیطان نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور تکبر کیا۔ آدم علیہ السلام سے غلطی ہوگئی انہوں نے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اس درخت کا پھل کھا لیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام، حوّا اور شیطان سے کہا کہ زمین پر اتر جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاِمَّا یَاْ تِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ.

ترجمہ: جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی پیروی کرنے والوں پر کوئی خوف و غم نہیں ۔(سورة البقرة:38)

بچوں کو قرآن مجید میں سے یہ آیت کھول کر دکھائیں اور کسی بچے سے پڑھوائیں۔

❖ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور تمام انسانوں سے فرمایا کہ میری طرف سے (وحی) ہدایت آتی رہے گی اور جو لوگ اس کے مطابق عمل کرتے رہیں گے ان کو کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات (وحی) نہیں مانیں گے اور شیطان کی بات مانیں گے تو ان کی زندگی میں خوف، غم اور پریشانیاں بھری ہوں گی۔

یہ بتاتے وقت استاد کے چہرے پر بھرپور تاثرات ہوں۔

❖ بچو! غم اور خوف کیا ہے؟ (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)۔ غم past (ماضی) کا ہوتا ہے۔ اور خوف future (مستقبل) کا ہوتا ہے۔

❖ بچو! چلیں ایک کھیل کھیلتے ہیں۔ میں آپ سے سوال پوچھوں گی اور آپ اس کے بارے میں آنکھیں بند کر کے سوچیں گے۔ پھر ان پر غور کر کے اور سوچ کر جواب دیں گے۔

۱۔ نماز پڑھنے کے بعد آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

۲۔ کیا آپ نے کبھی جھوٹ بولا؟ اگر بولا تو جھوٹ بولتے وقت آپ نے کیسا محسوس کیا؟

۳۔ کسی کو دھکّا دے کر کیسا لگا؟

۴۔ قرآن مجید پڑھ کر کیسا لگا؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

۵۔سنتِ رسول ﷺ پر عمل کر کے دل میں کیا خیال آیا؟

۶۔کسی کو دھوکہ دے کر کیسا لگا؟

۷۔والدین کی بات مان کر دل میں کیسا لگا؟

۸۔نرمی سے بات کر کے یا کسی کی مدد کر کے کیسا لگا؟ وغیرہ وغیرہ۔

بچوں سے تفصیل سے ڈسکس کریں کہ کن مواقع پر انہوں نے کیسا محسوس کیا؟ بچوں کو بتائیں کہ اچھا کام کرنے سے اچھا محسوس ہوتا ہے اور دوسرے لوگ بھی آپ کے اس اچھے عمل سے خوش ہوتے ہیں۔

❖ ہم سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو ہمارا دل پریشان ہو جاتا ہے۔ہم سے کیا کیا غلطیاں ہوتی ہیں۔(بچوں سے پوچھیں) مثلاً کسی کو دھکاّ دے دیا، امی کی بات نہ مانی، بہن بھائی کی چیز چھین لی، نماز نہ پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت نہ کی، کسی کو گالی دی، کسی پر چیخے یا چلائے۔ جب ایسے کام ہو جائیں تو آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

❖ اسی طرح جب آپ کوئی اچھا کام کرتے ہیں مثلاً کسی کی مدد کی، امی کی بات مانی، ابو کو پانی پلایا، چھوٹے بہن بھائی کو ہوم ورک کروا یا، کلاس میں دوست کی پڑھائی میں مدد کی، اپنی غلطی مان کر معافی مانگی، نماز باقاعدگی سے پڑھی، قرآن مجید کی ہر روز تلاوت کی وغیرہ۔ تو آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

❖ غم، خوف، پریشانی ہر ایک کی زندگی میں ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی دکھوں اور پریشانیوں کا گھر ہے۔غم، خوف، پریشانی کو ہم اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔

❖ جس کا دل سلیم ہوتا ہے وہ ان پریشانیوں کا مقابلہ کر لیتا ہے۔اور جس کا دل بیمار ہوتا ہے اس پر شیطان حملہ کرتا ہے تاکہ اس کو ہر وقت غمگین، خوف زدہ اور پریشان رکھے۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ غم، خوف اور پریشانیاں تو ہر طرح کے لوگوں کو ہوتی ہیں۔فرق یہ ہے کہ قلب سلیم والا شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور بیمار دل والا شخص شیطان کی بات مان لیتا ہے۔۔

❖ بچو! کیا کچھ غم صحت مند بھی ہو سکتے ہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے؟ (بچوں کو تبادلہ خیال کرنے دیں)۔مثلاً انبیاء بھی غمگین ہوتے تھے۔ ان کا غم تھا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بات کیوں نہیں مانتے۔ان کی زندگی میں جو غم، خوف اور پریشانی ہوتی تھی اس کی وجہ سے وہ اور اچھے کام کر پاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا دل لوگوں کے لیے پریشان ہوتا تھا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بات کیوں نہیں مانتے اس لیے آپ ﷺ لوگوں کے پاس جا جا کر کہتے کہ اللہ کی بات مانو۔ نماز میں لوگوں کی بھلائی کے لیے دعا کرتے۔لوگ برے کام کرتے تو رسول اللہ ﷺ کا دل غمگین ہو جاتا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❖ کیا ہمارا دل لوگوں کے لیے غمگین ہوتا ہے؟ اگر آپ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی طرح کا غم ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟
آپ لوگ منارالاسلام کلاس میں آتے ہیں، جو کچھ یہاں سیکھتے ہیں کیا اپنے دوستوں کو جا کر بتاتے ہیں؟ ان سے یہ تمام باتیں شیئر کرتے ہیں یا ان کو کبھی اس کلاس میں آنے کو کہتے ہیں؟

❖ مخلص علماء کا غم یہ ہوتا ہے کہ اب کوئی انبیاء نہیں آئیں گے اور اب قرآن وسنت کی تعلیم آگے لوگوں تک کون پہنچائے گا؟ کیا وہ اور باقی لوگ قرآن وسنت کی پابندی کر رہے ہیں اور لوگوں تک قرآن وسنت کی تعلیم پہنچا رہے ہیں؟

❖ کوئی لیڈر، صدر، پرنسپل یا استاد ہو، ان کو بھی یہی غم و پریشانی ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں صحیح طریقے سے پوری کر رہے ہیں یا نہیں۔

❖ امی ابو کا دل اس بات پر غم و پریشانی میں ہوتا ہے کہ میرا بچہ کوئی غلط کام نہ کرے، کوئی گندی چیز نہ کھائے، کسی کو گالی نہ دے، کوئی غلط چیز کمپیوٹر یا ٹی وی پر نہ دیکھے۔ نماز پڑھ لے، کوئی فحش کام نہ کرے، اللہ تعالیٰ کو اپنا رب بنا لے، نبی ﷺ نے علم حاصل کرنے کے لیے کہا تو میرا بچہ بھی پڑھ لکھ جائے۔

ان تمام غموں کو استاد محسوس کرتے ہوئے بچوں کے سامنے بیان کرے۔

❖ اساتذہ کا دل اس بات پر غمگین ہوتا ہے کہ کوئی بچہ کلاس مس نہ کرے، جو استاد نے سکھایا اس پر عمل کرے۔

❖ بچو! ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ کون سے کام کرتے وقت ہمارا غم، خوف، پریشانی درست ہے اور کب نہیں؟ کس موقع پر ہمیں غم، خوف اور پریشانی ہونا چاہیے اور کب نہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ قرآن وسنت رسول ﷺ سے۔

قرآن مجید کھول کر آیت دوبارہ دکھائیں۔

❖ دینِ اسلام سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھے گا اور عمل کرے گا اور رسول اللہ ﷺ جیسے کام کرے گا اس کو ہدایت ملے گی۔ وہ اس دنیا میں بھی خوش رہے گا اس کو کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا اور آخرت میں بھی خوش ہوگا۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے صحیح کر رہا ہے اور اس کا ہر عمل فرشتے لکھ رہے ہیں۔

بچوں کے ساتھ ایک ایکٹیویٹی کریں۔ ان کو نظم وضبط میں رکھنے کے لیے چند کلاس کے قواعد دہرالیں۔ پھر ہر بچے کو پہلے فیل والا رپورٹ کارڈ دیں۔ وہ دکھا کر ان کو محسوس کروائیں کہ اگر کلاس میں یہ ملے تو وہ دل میں کیسا محسوس کریں گے؟ کیا ان کا دل چاہے گا کہ وہ اپنے گھر والوں کو وہ دکھائیں؟ پھر پاس والا رپورٹ کارڈ دیں اور پوچھیں کہ اب ان کو دل میں کیسا محسوس ہو رہا ہے؟

❖ جی بچو! اگر آپ پڑھائی محنت سے کریں اور اچھے نمبر لیں، ہر سوال کا جواب صحیح لکھیں تو نمبر اچھے آئیں گے آپ کو کامیابی ملے گی۔

بالکل اسی طرح

ہماری ایک رپورٹ فرشتے بھی تیار کر رہے ہیں۔ ہمارے دل میں اس بات پر پریشانی ہونی چاہیے۔ہمیں غم ہونا چاہیے کہ ہماری فیل والی رپورٹ تیار نہ ہو جائے۔

یہ ایکٹیوٹی بچوں کے لیے مؤثر ہوگی کیونکہ وہ امتحان اور اس کے نتیجے کا تصور سمجھتے ہیں۔

❖ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں پاس والی رپورٹ ملے تو ہمیں وہ تمام کام کرنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرنے ہیں۔ جب ہم ایسا کریں گے تو ہمیں کوئی خوف نہیں ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا۔

❖ میں آپ کو سیرت میں سے ایک واقعہ سناتی ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا رب بنا لیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ہر غم اور پریشانی میں ہماری مدد کرتا ہے۔

قرآن مجید کھول کر بچوں کو بچوں کو آیت دکھائیں۔(التوبہ:۴۰) چھوٹے بچوں کو قرآن مجید کھول کر صرف آیات دکھادیں۔لیکن بڑے بچوں کے لیے آیت کی تلاوت کروانا مؤثر ثابت ہوگا۔

’’ اگر تم اس (محمد ﷺ) کی مدد نہ کرو گے تو اللہ نے اس کی مدد کی ہے جب کافروں نے اس کو مکہ سے نکالا تھا۔ جب وہ دو میں سے ایک تھا۔جب وہ دونوں (محمد ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے۔جب (محمد ﷺ نے) اپنے ساتھی (سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا تھا غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر اپنی سکینت (سکون اور اطمینان) اتارا اور ایسے لشکروں کے ذریعے ان کی مدد کی جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کی بات پست کر دی اور اللہ ہی کے کلمے کا بول بالا ہے۔اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

❖ جب نبی ﷺ اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مکّہ سے غار ثور کی جانب جا رہے تھے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی نبی ﷺ کے آگے آگے چلتے تھے اور کبھی پیچھے پیچھے۔نبی ﷺ ان کی بے چینی دیکھ رہے تھے۔آپ ﷺ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! تم کو کیا ہو گیا ہے ؟ کبھی تم میرے آگے چلتے ہو اور کبھی پیچھے۔سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ’’یارسول اللہ ﷺ! جب میں یہ سوچتا ہوں کہ دشمن کہیں آپ کے پیچھے سے نہ آجائے تو میں آپ کے پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب میں یہ گمان کرتا ہوں کہ دشمن آگے سے گھات لگا کر بیٹھا ہوگا تو میں آپ کے آگے چلنے لگتا ہوں‘‘۔ جب وہ دونوں غارِ ثور پر پہنچے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے گزارش کی کہ باہر ہی رکیں میں اندر جا کر دیکھتا ہوں کہ غار کے اندر کوئی نقصان دینے والی چیز تو نہیں اور تاکہ میں غار کی اندر سے صفائی بھی کر دوں۔

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھاڑ کر زہریلے جانوروں کے بلوں کے منہ بند کیے اور غار کی صفائی کر کے وہ باہر آئے تو انہوں نے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پھر نبی ﷺ سے کہا کہ وہ اندر تشریف لے آئیں۔
قریش مکّہ نبی ﷺ کا پیچھا کرتے ہوئے ہر طرف پھیل گئے۔اور کچھ تو غارِ ثور کے منہ تک آ پہنچے جبکہ وہ دونوں اندر ہی تھے۔ جب سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو خون کے پیاسے دشمن ان کو غار کے دہانے پر ہی نظر آئے۔ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ انہوں نے نبی ﷺ سے کہا: ''یا رسول اللہ! یہ لوگ اگر ذرا سا جھک کر اپنے پیروں کی طرف دیکھیں گے تو ان کی نظر ہم پر پڑ جائے گی''۔
نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ان دو انسانوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو''۔(بحوالہ صحیح البخاری:3653)
اس موقع کا ذکر کرتے ہوئے جب سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اپنی شدید محبت کا ثبوت دیا اور نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر اپنے کامل ایمان اور اعتماد کا ثبوت دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جب وہ دونوں (محمد ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے، جب (محمد ﷺ نے) اپنے ساتھی (سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا تھا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔(سورہ التوبہ:40)

❖ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ صحیح پریشان تھے۔لیکن یہ پریشانی اپنے لیے نہیں تھی۔وہ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں اور ان کو اس بات کی فکر تھی کہ نبی ﷺ کو کچھ نہ ہو اور وہ محفوظ رہیں۔اللہ تعالیٰ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس فکر و پریشانی کو پسند فرمایا اور قرآن مجید میں ان کو اپنے نبی ﷺ کا صاحب کہہ کر پکارا اور ان کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا کہ ''جب وہ دونوں غار میں اکیلے تھے (یعنی نبی ﷺ اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ)''۔اور نبی ﷺ نے ان کو اس موقع پر ان خوبصورت الفاظ میں ڈھارس دی تھی کہ غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

❖ بالکل اسی طرح اگر ہم بھی پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں اور اپنی پوری قابلیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے لیے خود کو سپرد کر دیں تو پھر بے شک ہمیں بھی کوئی غم نہیں ہوگا اور ہمیں یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

❖ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔'' (مستدرک حاکم:318)
یعنی قرآن مجید اور حدیث مظبوطی سے تھامنے سے انسان جب گمراہی سے بچتا ہے تو خوف اور غم بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

بچو: جب ہمارا دل پریشان ہو اور ہم غمگین اور خوف زدہ ہوں تو ہمیں کیا کرنا ہے؟ (بچوں سے ڈسکس کریں)۔
- اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہر مشکل سے مجھے صرف اللہ تعالیٰ ہی نکال سکتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- اپنے اندر تقوی پیدا کرنا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔
- بہت زیادہ استغفار اور توبہ کرنی ہے۔
- ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہنا ہے۔ گھر ہو، اسکول یا کھیل کا وقت۔
- زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے سنت کے مطابق کام کرنے ہیں۔ آپ جو بھی کام کرنے لگیں تو پہلے یہ سوچیں کہ آخرت میں اس کا کیا فائدہ ہوگا۔
- اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان سے بچائے اور صراط مستقیم پر رکھے۔ (آمین)

بچوں کو دعا یاد کرائیں۔

دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡهَمِّ وَالۡحَزَنِ.

اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں فکر و غم سے۔ (صحیح البخاری:6369)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 13   اللہ سے وعدہ

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ

☆ وہ یہ جان لے کہ وعدہ کیا ہوتا ہے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان ہونے والے پہلے وعدے (وعدہ الست) کو جان لے۔

☆ وہ اس بات کو سمجھ جائے کہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرنے کا عملی اظہار کیا ہوتا ہے۔

متعلقہ آیاتِ قرآنی: سورۃ البقرہ: آیت 40

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ.

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

☆ وعدہ الست۔

☆ وعدے کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

☆ یہ بہت مؤثر سبق ہے خاص طور پر آرٹ کے کام کے بعد بچوں سے عملی طور پر ایک عہد لینا۔

☆ استاد وعدہ الست کے بارے میں قرآن مجید سے پڑھ کر آئیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے اسباق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔بچو! ہم غم اور خوف سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ جب کوئی غم محسوس ہو تو کونسی دعا مانگنی چاہیے؟

خاکہ

گروپ کے دوران ہی دو اساتذہ ایک چھوٹا سا خاکہ کریں کہ جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس سے کیا مسائل پیش آتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کردار: مریم، ثنا۔

ثنا: السلام علیکم!

مریم: وعلیکم السلام! کیسی ہو آپ؟

ثنا: الحمدللہ! سنو مریم! میں دو دن سے غیر حاضر تھی۔کیا تم مجھے کلاس میں کام کرنے والی کاپی گھر لے جانے کے لیے دے سکتی ہو؟ وعدہ، وعدہ، کل میں اسے واپس لے آؤں گی۔

مریم: اچھا! میں تم کو کاپی آج دے دیتی ہوں مگر یاد رکھنا مجھے یہ کاپی کل ہر حال میں واپس چاہیے کیونکہ کل مجھے اس میں کام کرنا ہے اور پرسوں ٹیسٹ ہے مجھے اسی کاپی سے تیاری کرنی ہے۔

ثنا: جزاکِ اللہ! اللہ حافظ۔

(دوسرا دن)

مریم: السلام علیکم ثنا! کیا تم میری کاپی لے آئی ہو؟

ثنا: اوہ! میں بھول گئی۔مگر میں کل لے آؤں گی۔

مریم: تم بھول گئیں!!! میں نے تم کو کہا تھا کہ مجھے یہ کاپی کل ہر حال میں چاہیے کیونکہ کل مجھے اس میں اپنا کام کرنا ہے اور پرسوں

ٹیسٹ کے لیے مجھے اس کاپی سے تیاری کرنی ہے۔تم نے وعدہ کر کے پورا نہیں کیا۔(اداس ہو کر)

اب بچوں سے تبادلہ خیال کریں۔بچوں کو یہ بھی سمجھائیں کہ مریم مشکل میں پڑ گئی کیونکہ کاپی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے کام نہیں کیا اور استاد بھی اس سے ناراض ہوئیں۔یہ سب وعدہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔

(اگلے دن)

مریم: (جلدی میں آتی ہے) کیا تم میری کاپی لائیں؟ کل ٹیسٹ ہے نا۔

ثنا: اوہ! میں پھر بھول گئی!

مریم: تم پھر بھول گئیں؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ کل ٹیسٹ ہے۔اب میں ٹیسٹ میں فیل ہو جاؤں گی اور میری امی بھی مجھ سے ناراض ہوں گی۔تم نے ایک مرتبہ پھر وعدہ پورا نہیں کیا۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اس طرح وعدہ خلافی کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ پھر بچوں سے تبادلہ خیال کریں۔مریم مزید مشکل میں گرفتار ہوگئی صرف ثنا کی لاپروائی کی وجہ سے۔اس نے ایک مرتبہ پھر وعدہ کر کے پورا نہیں کیا اور آخر کار مریم ٹیسٹ میں فیل ہوگئی اور ساتھ میں مریم کے دل میں یہ بات بھی بیٹھ گئی کہ ثنا اس کی اچھی دوست نہیں ہے کیونکہ اس نے اس کو مشکل میں ڈال دیا۔

- بچو! ثنا کو بہت اہم کام کرنا تھا جو اس نے نہیں کیا۔وہ کیا تھا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔جی اس نے ایک وعدہ کیا تھا جس کو پورا نہیں کیا۔آج ہم وعدہ کے بارے میں بات کریں گے کہ وعدہ (promise) کیا ہوتا ہے؟
- جب ہم کسی کام کا فیصلہ کرتے ہیں، اپنے ساتھ یا لوگوں کے ساتھ، یہ وعدہ کہلاتا ہے۔بچو! ہم کس کس سے وعدہ کرتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔
- لوگوں کے ساتھ کیا کیا وعدہ کرتے ہیں؟ والدین، دوستوں اور اساتذہ کے ساتھ کیا کیا وعدہ کرتے ہیں؟ اپنے آپ کے ساتھ کیا کیا وعدہ کرتے ہیں؟ (بچوں کو جواب کا موقع دیں)۔مثلاً آپ نے اپنے دوست سے کچھ لیا اور کہا کہ کل واپس کر دوں گا۔آپ کی استاد کلاس سے باہر گئیں اور آپ سے کہا کہ شور مت کرنا۔
- بچو! ایک وعدہ (promise) ہم سب نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی کیا ہوا ہے۔کیا آپ کو معلوم ہے؟ یہ وعدہ ہم نے اس وقت کیا تھا جب ہم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

یہاں پر بچے نماز، روزہ، اور باقی عبادات کا ذکر کر سکتے ہیں۔اس پر ان کو شاباش دیں کیونکہ ہم ان عبادات کو کرنے کا بھی وعدہ کرتے ہیں۔پھر عہدِ الست کے بارے میں بتائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❖ بچو! ہم نے اللہ تعالیٰ سے ایک وعدہ جو کیا ہے اس کو وعدہ الست کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہمیں قرآن مجید میں بتایا ہے کہ:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا

(سورہ الاعراف:172)

ترجمہ۔اور جب آپ کے رب نے آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود اپنے اوپر گواہ بنا کر پوچھا "کیا میں تمھارا رب نہیں"؟ وہ (ارواح) کہنے لگیں "کیوں نہیں! ہم یہ شہادت دیتے ہیں"۔

> یہ تصور سمجھاتے ہوئے قرآن مجید کھول لیں اور بچوں کو قرآن مجید کی آیات ان کے معنی کے ساتھ بتائیں۔اس کا بچوں پر گہرا اثر پڑے گا۔

❖ اس آیت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس کے بعد تمام انسانوں کو بنایا جو بھی دنیا میں قیامت تک آئیں گے۔ ہمیں، ہم سے پہلے انسان اور ہمارے بعد آنے والے بھی۔تمام انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں سے عہد لیا اور پوچھا کہ "کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں"؟ تمام انسانوں نے جواب دیا کہ "جی اللہ تعالیٰ تو ہی ہمارا رب ہے"۔

> یہ بات بتاتے ہوئے استاد کے چہرے پر اطمنان ہو اور وہ مسکرا کر بچوں کو دیکھ رہی ہو کیونکہ کچھ اساتذہ اس بات سے خوفزدہ ہو جاتی ہیں کہ بچے عہدِ الست کے بارے میں مشکل سوالات کریں گے۔اس تصور پر ہمارا اپنا ایمان بھی پختہ ہونا ضروری ہے تا کہ بچوں پر اس پیغام کا اثر ہو۔

❖ بچو! جب ہم نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہمارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہے تو ہم نے بات بھی صرف اسی کی ماننی ہے اور اس سے کیے ہوئے وعدے پورے کرنے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ.

ترجمہ۔اور میرا عہد پورا کرو میں بھی تمھارا عہد پورا کروں گا۔اور مجھ ہی سے ڈرو"۔(سورہ البقرہ:40)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف مجھ سے ڈرو۔جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ ہم نے واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے اور جو وعدے اللہ تعالیٰ سے کیے ہیں ان کو پورا کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان وعدوں کے بارے میں پوچھنا ہے۔

❖ بچو! ہم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی اپنی عبادت کا وعدہ لیا تھا۔جب انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے تمام وعدے توڑے تو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❖ کیا آپ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو عہدِ الست یاد نہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ یہ وعدہ سب کے دل میں ہے۔ جب بھی آپ قرآن مجید پڑھیں گے آپ کو اچھا محسوس ہوگا اس لیے قرآن مجید ہمارے دل کو وہ وعدہ محسوس ہونے دیتا ہے۔ جب آپ اچھے اچھے کام کرتے ہیں تو آپ کے دل کو خوشی ہوتی ہے۔

❖ شیطان چاہتا ہے کہ آپ اس وعدے کو بھول جائیں۔لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کو ضرور پورا کرنا ہے۔ جب ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنا وعدہ پورا کرے گا۔

❖ بچو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ اپنے بندوں کے ساتھ کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ جو اللہ تعالیٰ سے اپنا وعدہ پورا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو جنت دے گا اور دنیا میں بھی عزت، سکون دے گا۔فکر پریشانیاں ختم کرے گا۔

❖ سب انبیاء نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا۔ ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی بات لوگوں تک پہنچادی۔ نبی کہتے تھے کہ ہم نے صرف اللہ تعالیٰ سے اجر لینا ہے۔لوگوں سے ہمیں کوئی اجر نہیں چاہیے۔

❖ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کہ ''کیا میں نے پیغام پہنچا دیا'' ؟ تو لوگوں نے کہا کہ ''ہاں! (آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم تک پہنچادیا)''۔(صحیح البخاری:1741)

''تجلیاتِ نبوت'' میں سے یہ واقعہ پڑھ کر سنائیں۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری (صفحہ:372)

❖ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ''بلا شبہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا'' (آل عمران:9) یعنی وعدہ پورا کرنا اللہ کی صفت ہے اور یہی خصوصیت

رسول اللہ ﷺ میں بھی موجود تھی۔ یہی صفت ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہے۔

❖ صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ سے جو شخص مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے پاس جائے گا، مکہ والوں کے کہنے پر اس کو واپس بھیج دیا جائے گا۔ ابھی آپ حدیبیہ ہی میں تھے کہ ایک مسلمان ابوجندل رضی اللہ عنہ مکہ سے بھاگ کر وہاں پہنچے۔ کافروں نے مکہ میں ان کو قید کر رکھا تھا اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال رکھی تھیں۔ وہ کسی طرح قید خانے سے نکل کر بیڑیاں سمیت اس حال میں آپ ﷺ کے پاس پہنچے کہ پنڈلیوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ مسلمان ان کو اس حال میں دیکھ کر تڑپ اٹھے اور ان کو اپنی پناہ میں لینے کے لیے بے تاب ہو گئے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا ''صبر کرو اور باعث ثواب سمجھو، اللہ تمہارے لیے اور تمہارے علاوہ جو دوسرے کمزور مسلمان ہیں ان سب کے لیے اللہ کشادگی اور پناہ کی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس وعدے کو پورا کریں۔

بنی اسرائیل کے چند وعدے شمار کریں اور ان کے بارے میں مختصراً بات کریں کہ بنی اسرائیل نے کیا کیا؟
خاص طور سے اس بات کو کہ کس طرح انہوں نے نبی ﷺ کو بطورِ آخری نبی ماننے سے انکار کر دیا۔

❖ اچھا بچو! ہم نے بھی منار الاسلام میں بہت سے سبق پڑھے۔ چلیں ہم ان کو دہرا کر دیکھتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیا کیا وعدے کیے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

بچوں کو یہ کراتے وقت پچھلے فلیش کارڈ دکھائیں۔

قرآن مجید: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ہماری رہنمائی کے لیے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کے لیے ہم سب سے پہلے قرآن مجید سمجھ کر پڑھیں گے کیونکہ قرآن مجید میں زندگی گزارنے کے سارے طریقے اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ قرآن مجید پڑھنے سے ہمارا دل قلبِ سلیم بن جائے گا۔ قرآن مجید پر عمل کرنا ہے۔ قرآن مجید میں جن کاموں سے منع کیا گیا ہے ان کاموں سے بچنا ہے۔ پھر قرآن مجید کو آگے تک پہنچانا ہے۔ غور و فکر کرنا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت ہر روز کرنی ہے کیونکہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر: قرآن مجید کی پہلی سورۃ الحمدللہ سے شروع ہوتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم نے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے کیونکہ اسی نے ہمیں بنایا اور یہ پوری کائنات بنائی۔ اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس دنیا کی ہر چیز کا رب ہے۔ ہر ایک کی ضرورتیں وہی پوری کر رہا ہے۔ ہم نے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے اور کوئی بھی مسئلہ ہو یا کچھ چاہیے ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے۔ اسی سے مدد مانگنی ہے کیونکہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تو ہی میرا رب ہے۔

صراطِ مستقیم: بچو! ہم نے اس راستے کے بارے میں پڑھا تھا جو ہمیں جنت تک لے کر جاتا ہے۔ اس راستے پر ہمارا بہت بڑا دشمن بیٹھا ہوا ہے، شیطان۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہوا کوئی وعدہ پورا نہ کریں۔ جب ہم قرآن مجید کو معنی کے ساتھ پڑھیں گے اور عمل کریں گے تو ہمیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت پانے کے لیے ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر رکھے۔ آمین!
بچو! صراط مستقیم پر رہنے کے لیے ہمیں کون کون سے کام کرنے ہیں؟ جی! اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کرنا، اپنے ابو امی کی بات ماننا، دوسرے لوگوں کی مدد کرنا، سب کا خیال رکھنا، اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا، اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا، دوسروں کو سلام میں پہل کرنا، نرمی سے بات کرنا، ہمیشہ سچ بولنا، نماز پڑھنا، گالی دینے سے بچنا۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچوں سے مثالیں لیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مزید مثالیں دیں۔

یہ تمام کام کریں گے تو صراط مستقیم پر رہیں گے اور جنت میں جا سکیں گے۔ان شاءاللہ!

متقی: جو شخص صراط مستقیم پر چلتا ہے وہی متقی ہوتا ہے اور متقی بننے کے لیے ہم نے اپنے اندر پانچ خصوصیات پیدا کرنی ہیں:

- غیب پر ایمان
- نماز پڑھنا
- اپنے رزق سے دوسروں کی مدد
- قرآن وسنت پر عمل
- آخرت پر یقین

قلبِ سلیم: متقی شخص کا دل کیسا ہوتا ہے؟ مردہ دل، بیمار دل یا قلبِ سلیم؟

چونکہ یہ اس کتاب کا آخری سبق ہے تو وعدہ کی اہمیت کا احساس دلاتے وقت بچوں کے ساتھ پچھلے اسباق دہرا لیں۔

جس کا دل صحت مند ہوتا ہے پھر اس پر شیطان حملہ نہیں کر سکتا۔ایسا شخص شیطان کی بات نہیں مانتا۔ہم نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بات مانیں گے شیطان کی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی بات مانے گا اسے جنت ملے گی اور جنتی کو ہر وہ چیز ملے گی جو اس کا دل چاہے گا۔اس لیے ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے جنت میں گھر بنائے۔

کائنات: اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا۔اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرتے ہوئے ہم اس زمین پر رہتے ہوئے صرف ایک اللہ کی عبادت کریں گے۔اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئے چیزوں میں غور وفکر کریں گے۔اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کوئی چھوٹی چیز ہو یا بڑی مثلاً مچھر، ہم نے اس سے بھی سیکھنا ہے۔مذاق نہیں اڑانا۔ہر چیز کے بنانے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے جو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

❖ پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا۔اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرتے ہوئے ہم نے علم بھی حاصل کرنا ہے پھر اس پر عمل کرنا ہے۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی ہے۔تکبر نہیں کرنا شیطان کی بات نہیں ماننی۔ جب ہم قرآن وسنت پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانیں گے تو ہمیں کوئی غم وخوف نہیں رہے گا۔ہمارا دل بھی خوش ہوگا ہم پریشان نہیں ہوں گے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جگہ بنائے گا''۔(صحیح البخاری2732،: 2731)

❖ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے منافق کی پہچان یہ بتائی کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ (صحیح البخاری: 2459)

❖ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ. اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا.

''عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (سورہ بنی اسرائیل: 34)

بچوں کو قرآن مجید میں سے یہ آیت کھول کر دکھائیں اور کسی بچے سے پڑھوائیں۔

❖ بچو! اب ہم نے کیا کرنا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے (وعدہ الست) کو بھولنا نہیں۔ قرآن مجید میں جو بھی لکھا ہے ہمیں اس پر عمل کرنا ہے اور ان باتوں پر بھی جو نبی ﷺ نے ہمیں کرنے کو کہی ہیں۔

❖ جب ہم لوگوں سے کوئی وعدہ کریں تو اس کو بھی پورا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ جب ہم لوگوں سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کرتے تو لوگوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور ہم اپنا آخرت کا اجر بھی گنواتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION